ناولز حب
روگ ایسے بھی غمِ یار سے لگ جاتے ہیں
دانین خان
ناولز حب
NovelsHub
www.Novelshub.pk

حصہ ۳

وہ روٹین کی طرح اپنا کام کر رہی تھی۔ آفس میں نکاح کا آئی رہ اور امیرہ کے علاوہ کسی کو پتا نہیں تھا۔

گیارہ بجے امیرہ بھاگی بھاگی اسکے روم میں آئی تھی۔

”تمہارا شوہر اور اسکے مرید آئے ہیں۔ سر میٹنگ روم میں بولا رہے ہیں۔“

”کیا کہہ رہی ہو۔ کیا ضشیم پیر مریدوں والا کام کرتا ہے۔“

وہ آنکھیں پھاڑے بولی۔ میر واس سے زیادہ حیران نظر آئی۔

”کون پیر مرید۔“

امیرہ ایک پل کو سمجھ ہی نہ پائی۔

وہاں سے گزرتے آئی رہ نے ہانک لگائی تھی۔

”مرید سے مراد اسکے دم چلے ہیں۔ صیان یاسین چوہدری اور اسود حنیف۔ اب چلو ادیوا تمہارے شوہر کو انتظار پسند نہیں۔“

www.Novelshub.pk

تیزی سے ضروری فائی لز اٹھا کر وہ ان دونوں کیساتھ میٹنگ روم کی طرف چل دی۔ کہہ تو سچ رہی تھی انتظار تو اسے واقعی پسند نہیں تھا اور پیچھلی بار کا وہ بھولی نہیں تھی۔

وہ تینوں اندر داخل ہوئی تو سر کے ساتھ ٹیم ممبرز کے علاوہ وہ تینوں اور انکا مینجر موجود تھا۔ ادیوا اسے دیکھ کر کنفیوز ہوئی تھی۔

"آو آو بیٹا تمہارا ہی انتظار ہو رہا تھا۔"

سر وہاب اسے دیکھتے بولے۔ وہ خود کو کمپوزڈ کرتی سر کیساتھ خالی کرسی پر بیٹھی جس کی دوسری طرف ضشیم تھا اور اسکی گہری نظریں ادیوا کے وجود کا طواف کر رہی تھی۔

پھر ایک گھنٹے تک وہ میٹنگ میں مصروف رہے۔ اور ادیوا دعا کرتی رہی کہ میٹنگ جلدی ختم ہو اور وہ اسکے پہلو سے اٹھ سکے۔ کوئی اسکی سمت متوجہ نہ تھا لیکن اسے لگ رہا تھا۔ وہاں بیٹھے سارے لوگ صرف اسی پر نظریں جمائے ہوئے ہیں۔

"اوف کب ہوتا ہے تمہارا۔"

میٹنگ ختم ہونے کے بعد باقی باہر نکلے تو ضشیم نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا تھا۔ وہ اس عمل پہ ساکت وجود دھڑکتے دل کیساتھ کھڑی رہ گ ئی۔ ضشیم نے ان چاروں پر ایک نظر ڈالی پھر اپنی بیوی پر۔

"ایوا۔"

www.Novelshub.pk

یہ نرم لہجہ یہ نام لینے کا انداز شاید صرف دنیا دیکھاوے کیل ئے تھا۔ لیکن وہ تو شہر عشق کی داسی تھی۔ اسکی عقل کام کرتی تو وہاں عشق کا گزر کیسے ہوتا۔

لالی نے ادیو اعباس کے چہرے کا احاطہ کیا تھا۔ وہ ان سب کے سامنے جھنیب سی گ ئی۔

"چا چار بجے اوف ہوتا ہے۔"

لڑکھڑاتی آواز بمشکل ہونٹوں سے بر آمد ہوئی تھی۔ وہ سب انہیں شرارتی نظروں سے دیکھنے لگے۔

اسود نے ہنکارا بھرا۔

"ہم جارہے ہیں۔ تم لوگ سکون سے بات کرو۔"

آوہ تینوں نکلے۔ میرو نے پیچھے مڑ کر دیکھا آئی رہ نہیں تھی۔۔ امیرہ واپس اندر گ ئی۔ تپ کر اسکا ہاتھ کھینچا۔ سرگوشی میں بولی۔

"چلو اب کیا انہیں اور کیا کرتے دیکھنا ہے۔"

"میں پک کرنے آونگا دس منٹ پہلے مجھے کال کر لینا۔"

انکے نکلنے کی دیر تھی۔ ضشیم نے اسکا ہاتھ اپنی گرفت سے آزاد کیا۔ اب کہ وہ بولا تو لہجے کے ساتھ چہرہ بھی بے تاثر تھا۔ ادیو اعباس اپنے خالی ہاتھ کو دیکھنے لگی۔

"نمبر نہیں ہے آپ کا۔"

www.Novelshub.pk

ہائے اتنی شرمندگی تو کبھی نہیں ہوئی جتنی یہ بتاتے ہوئے ہوئی تھی۔ کہ ایک ہفتے پہلے بنے شوہر کا نمبر نہیں تھا اسکے پاس۔

"فون۔"

وہ گہری سانس بھرتے سرد لہجے میں بولا۔ اسنے خاموشی سے فون اسکی ہتیھلی پر رکھا تھا۔

مہارت سے انگلیاں کی بیڈ پر چلاتے نمبر ٹائپ کیا سیو کر کے اپنے فون پر بل ماری۔

فون واپس کرتے وہ دوسری کوئی بات کہے بغیر نکل گیا۔

ادیوا کچھ دیر وہی کھڑی رہی۔ یہ کیا ہو رہا تھا یہ اسے نارمل کیوں نہیں لگا رہا تھا۔

وہ جانتا تھا اسے الجھن میں مبتلا کر رہا ہے۔ لیکن ضشیم حاقان راوا ابھی اس پر کچھ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اسکا بہیویر روڈ ہے کچھ کام وہ ارادتاً کر رہا تھا اور کچھ غیر ارادتاً ہو جاتے تھے۔ لیکن وہ بھی عادت سے مجبور تھا۔ اتنی جلدی کسی عورت پر دوبارہ یقین اسکے لئے ناممکن سی بات تھی۔

اب خدا جانے یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھنا تھا۔

چار بجنے میں دس منٹ رہتے تھے اور اسکے کہے کے مطابق وہ فون ہاتھ میں پکڑے اس کا نمبر ملا رہی تھی۔

www.Novelshub.pk

ضشیم فائی لوں میں سر گھسائے سخت قسم کا مصروف تھا۔ جب توجہ فون پر ہوتی بل نے کھینچی۔ اس مداخلت نے ماتھے کے بلوں میں اضافہ کیا تھا۔ فون اٹھا کر دیکھا تو ایوا کالنگ لکھا آرہا تھا۔

"اسلام علیکم۔"

کال اوکے کرتے فون کان سے لگایا تو اسکی میٹھی نرم سی آواز ضشیم حاقان کے کانوں سے ٹکرائی۔ ایک ان دیکھا ان جانا سا سکون تھا جو اسکے وجود میں پھیل چکا تھا۔ پر سمجھنے والے کی عقل پر پھتر پڑ چکے تھے۔ اب اتنی آسانی سے اتنا بھاری پھتر ہٹانا فلحال ناممکن سی بات تھی۔

"وعلیکم اسلام جی۔"

جواب دینے کے بعد وہ خاموش رہا۔

ادیوا نے ہونٹ کاٹے۔ کیا وہ بھول گیا تھا۔

"وہ آپ لینے آئی یں گے۔"

وہ دھیمے سے بولی۔

ضشیم سمجھ نہ سکا یہ سوال تھا یا عطلاع پر اسے یاد آچکا تھا۔

"آرہا ہوں۔"

دو لفظی جواب میں بات ختم کی۔ اور ٹک سے فون بند کر دیا اٹھ کر کوٹ پہنا اور گاڑی کی چابی ولٹ اور فون لے کر سب کچھ ویسے ہی ٹیبل پر بکھرا چھوڑ کر اسے لینے نکل گیا۔

”ادیوا ادھر کیا کر رہی ہو۔ چلنا نہیں ہے۔“

اسے فون کر کے اب وہ آفس کے ایکزٹ لاونج میں بیٹھی انتظار میں تھی۔

جب وہاں آتی امیرہ نے پوچھا۔

”وہ ضشیم لینے آرہے ہیں۔“

”واہ بھئی۔ اب تو لوگوں کی شادی ہو گئی ہے۔ انکے شوہر خود آنے لے جانے لگے ہیں۔“

آئرہ نے اسے کندھا مارتے چھیڑا۔ وہ فقط مسکرا دی۔

ضشیم کا مس کال دیکھتے وہ ان دونوں سے گلے ملنے لگی۔

تم لوگ بھی چلو گھر ڈراپ کر دیں گے۔

”نہیں تم جاو ہمارا آج زرا گروسری کرنے کا ارادہ ہے۔“

امیرہ اسکے گلے لگتی بولی۔

www.Novelshub.pk

ادیوا نے سر ہلایا۔ پھر جلدی سے پارکنگ کی جانب بڑھ گ ئی۔ جہاں وہ گاڑی سے ٹیک لگائے اسکے انتظار میں تھا۔ اسے آتے دیکھ فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا وہ جھجھک کر بیٹھ گ ئی۔

ڈرائی یونگ سیٹ سنبھالتے اسنے گاڑی سٹاٹ کی۔

"لنچ کیا تھا۔"

ناک ک سیدھ میں دیکھتے ضشیم سنجید گی سے اس سے مخاطب تھا۔

"جی۔"

وہ دوپہر کا کھانا اکثر سکپ کر دیتی تھی۔ جیسے آج کیا تھا لیکن اسکے سامنے ظاہر نہیں کیا۔

"کچھ کھانا ہے۔"

مجھے ہوسپٹل لے چلیں گے۔

اسکی بات نظر انداز کرتی وہ التجائی یہ لہجے میں بولی تھی۔

"کیوں طبعیت ٹھیک ہے۔"

وہ فکر مند سا ہوا نجانے کیوں۔

"بھ بھائی سے ملنے۔"

www.Novelshub.pk

بھائی کا ذکر اسے ہمیشہ تکلیف دیتا تھا۔وہ ابھی بھی نہیں سمجھا۔کچھ دیر خاموش رہا یاد کرنی کی کوشش کی کون سا بھائی پھر اپنا نکاح یاد آیا۔تو خود کی عقل پر ماتم کرنے کا دل کیا تھا۔پھر گاڑی ہوسپیٹل کی جانب موڑ دی۔

"آپ مل لے میں باہر ہی انتظار کر رہا ہوں۔"

وہ دونوں ساتھ روم میں انٹر ہوئے تھے۔ضشیم اسے اندر چھوڑ کر خود باہر کرسی پر بیٹھ کر اسکے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

ادیوا آکر بھائی کے سرخانے کھڑی ہوئی اور آہستہ سے انکے کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔

"میری شادی ہوگ ئی ہے بھائی آپ کی گڈی آپ کے بغیر رخصت نہیں ہونا چاہتی تھی۔جب آپ ٹھیک ہونگے تب اماں سے لڑنا ضرور۔آپ کو بتادو آپ کی بیگم بھی اس مہم میں برابر کی شریک تھی۔"

وہ خفگی سے ان سب کی شکایتیں لگا رہی تھی۔اسے کبھی کبھی لگتا تھا وہ اسکی باتیں سن رہا ہے۔

پھر ڈھیروں باتیں ان سے کر کے ایک آخری بار انکے ماتھے پر بوسہ دے کر ادھے گھنٹے بعد وہ باہر آئی تھی۔

جہاں ضشیم کرسی پر بیٹھا دیوار سے ٹھیک لگائے فون یوز کر رہا تھا۔اسے آتا دیکھ اٹھا کھڑا ہوا۔

"ایم سوری وہ ٹائ م کا پتا ہی نہیں چلا۔"

وہ شرمندہ سی بولی۔

"کوئی بات نہیں چلے۔"

www.Novelshub.pk

اسی سنجیدگی سے کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا۔

سب کو کافی اور حاقان صاحب کو چائے اور ٹی کو ہاٹ چوکلیٹ سرو کرتے وہ اپنی گرین ٹی لے کر طہ کیساتھ بیٹھ گ ئی۔

وہ سب لاونج میں بیٹھے تھے انڈیا پاکستان کا میچ چل رہا تھا۔ اور اسی چکر میں رات کا کھانا بھی مس کر دیا گیا تھا۔ حاقان صاحب تھیری سیٹر صوفے پر بیٹھے تھے دائیں دائیں ٹی صاحبان براجمان تھے۔ جبکہ دوسرے صوفے پر ضشیم اور اسود لیپ ٹوپ گود میں رکھے میچ دیکھنے کیساتھ ساتھ کام بھی کام کر رہے تھے۔ صیان انہی کے ساتھ نیچے کارپٹ پر کوئی فائل پکڑے بیٹھا تھا۔ وہ تینوں کسی ضروری پروجیکٹ پر کام کر رہے تھے۔ کھانا تو انھوں نے کھانا نہیں تھا۔ سوادیوا چائے کافی کیساتھ کچھ سنیکس اور ٹی کیل ئے ہاٹ چلکیٹ لے آئی تھی۔

”یہ نہیں جیتنے والے۔“

”ایسے کوئی کھیلتا ہے۔“

www.Novelshub.pk

پاکستان کی کارکردگی تھوڑی لو ہوئی تو طہ طلحہ ہاتھ ہلا ہلا کر سکرین کو گھورتے بولنے لگے۔ حاقان صاحب نے ایک ایک دونوں کو لگائی تھی۔ ان کو اپنی ٹیم سے بڑی محبت تھی پاکستان ہار بھی جائے تب بھی کچھ مخالف نہیں سنتے تھے۔

"بیٹا یہ سب تو اسی طرح مصروف ہوں گے۔ آپ کھانا کھالو بچے۔"

وہ چائے کے گھونٹ بھرتے ضشیم کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے تھی۔ جب حاقان صاحب کی بات پر ہڑبڑا کر انکو دیکھا۔

"بھوک نہیں ہے ڈیڈ۔"

"کب بھوک لگتی ہے آپ کو بچے۔"

وہ ڈانٹنے والے انداز میں پوچھنے لگے۔ ادیوا کنفیوژ ہوئی کیا کہے۔

"میں نے ان دو ہفتوں میں نوٹ کیا ہے آپ دن میں ایک ادھ بار ہی کھاتی ہے وہ بھی ہلکا پلکا سا۔ ایسا کیوں ہے بیٹا اپنی صحت کا خیال کیوں نہیں رکھتی۔"

انہوں نے طہ کو اٹھایا۔ اور اسے اشارے سے بلا کر اپنے ساتھ بیٹھا کر بازو کے حصار میں لیا تھا۔

"اور آپ سوچتی بھی بہت ہے۔ بیٹھے بیٹھے خیالوں میں کھو جاتی ہیں۔"

اب کے وہ مسکرائے۔ اسکی کھوئی صورت پہ چھوٹ کی۔

www.Novelshub.pk

"وہ بھوک نہیں لگتی مجھے مطلب جب لگتی ہے تب کھاتی ہوں۔یعنی کم لگتی ہے۔"

وہ کپ کی سطح پر شہادت کی انگلی پھیرتی آہستہ سے بولی۔ سمجھ نہیں آئی انکو کیسے سمجھائے کہ بس اتنی ہی بھوک لگتی ہے۔

"میں سمجھ گیا۔لیکن آئی یندہ سے ایسا نہیں ہو گا آپ وقت پر کھائے گی۔مناسب کھائے گی۔تاکہ کچھ صحت بنے۔یوں تو ایک پھونک سے اڑ جائے گی۔میں اپنی بیٹی کو کہاں تلاشتا پھیروں گا پھر۔"

وہ بلکل عباس صاحب کی طرح اس پر دھونس جماتے پیار سے بولے تھے۔ادیوا نے مسکرا کر سر ہلایا۔انہوں اسکے سر پر بوسہ دیا۔باپ کی دیکھا دیکھی ٹی ٹی بھی بھابھی سے چمٹ گ ئے۔

صیان فائی ل سینے سے لگائے ان کو دیکھ رہا تھا۔پھر جب بولا تو لہجہ مزاحیہ تھا۔

"یہ محبت سے بھرپور گھرانہ دیکھ کر میرے تو انسو نکل آئے۔"

طہ نے کمر پر ہاتھ رکھے پوز مارتے کہا۔

"آپ کی آنکھیں ہے کہ پانی کی ٹھنکی ہر بات پر آنسو نکل آتے ہیں۔"

"چلو چوزے راستہ ناپتے نظر آو۔زمین سے اگے نہیں اور مجھے سنا رہے ہو۔ادیوا سنبھالو اپنے دیور کو میری ایک چٹکی کی مار ہے۔"

ادیوا نے جلدی سے اسے ساتھ بیٹھا کر خود سے لگا یا۔

www.Novelshub.pk

"ایسے تو نہ کہیے صیان بھائی۔ میرا معصوم دیور کہتا کیا ہے آپ کو۔"

وہ مڑ کر ضشیم کو دیکھنے لگا۔

"لو دیکھ لو۔ تمہاری معصوم بیوی پوری طرح سے انکے چنگل میں پھنس چکی ہے۔"

ضشیم نے لیپ ٹاپ سے سر اٹھائے بغیر اسے جواب دیا تھا۔ انداز میں ہمیشہ کی طرح سنجیدگی تھی۔

"مجھے افسوس ہے اسکی معصومیت پر۔"

وہ لوگ سمجھ نہ پائے یہ ادیوا کی تعریف تھی۔ یا اس پر تنقید۔ پر اسکی بات کو مذاق کی سنس میں لیا گیا۔ جبکہ ادیوا کے دل کو یہ بات لگی تھی۔ پر بظاہر مسکا دی۔

"ادیوا مجھے ایک کافی اور مل سکتی ہے۔"

اسود نے آخری گھونٹ بھر کر فرمائش کی۔

"جی میں لاتی ہوں"۔

وہ فوراً سے اٹھ کر کچن میں چل گئی۔ ضشیم کی نظر نے اسکا پیچھا کیا تھا۔ پھر ہلکا سا بڑبڑایا۔

"وہ بھابھی ہے تمہاری۔"

اسود نے چونک کر سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ لیکن وہ سپاٹ تاثرات سمیت کام کر رہا تھا۔ اسود نے ہونٹوں پہ آیا تبسم بمشکل روکے رکھا۔

www.Novelshub.pk

رات کے بارہ بجے اسکی کمرے میں آمد ہوئی تھی۔اپنی سائیڈ پر لیٹے ضشیم نے سرد مہری سے ماتھے پر بل لائے اسے مخاطب کیا۔

”ڈیڈ سے کیا شکایت کی ہے۔“

وہ جو آنکھیں بند کئے سونے کی کوشش کر رہی تھی۔پٹ سے کھول کرنا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

”آپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں۔میں سمجھ نہیں پائی۔“

وہ بمشکل غصہ ضبط کر پایا تھا۔اچانک سے اسکی کلائی جکڑی۔کہ ادیوا ششدر رہ گئی۔

”کیا میں تمہیں منع کرتا ہوں کھانے سے۔اپنی صحت کا خیال رکھنا تمہارا کام ہے۔میں بیٹھ نوالے نہیں کھلا سکتا“۔

وہ کلائی چھڑواتی نم آنکھوں سے اسے دیکھے گئی۔جو اس وقت انتہا کا اجنبی اور کٹور لگ رہا تھا۔

”ضشیم آپ ہرٹ کر رہے ہیں مجھے۔“

اسکی روہانسی آواز اور آنسو سے بھری آنکھیں دیکھتے ضشیم نے تیزی سے اسکی کلائی جھٹکی تھی۔بالوں میں ہاتھ پھیر کر اپنا غصہ ضبط کرنے کی کوشش کی۔پھر سگریٹ کا پیکٹ اور لائٹر اٹھا کر سرعت سے اٹھ کر بالکنی میں چلا گیا۔

www.Novelshub.pk

اب ساری رات اسکی سگریٹ پھونکتے ہوئے گزرنی تھی۔

ادیوا نے تھک کر سر تکیے پر گرا دیا۔ آنکھ کے کونے سے آنسو لکیر کی صورت بہنے لگے۔ وہ اسکا نہیں تھا۔ اسکے پاس تھا لیکن اسکا نہیں تھا۔ ضشیم حاقان جو اسکا عشق تھا۔ وہ جو کبھی اسکے فراق میں بھی نہ روئی تھی۔ اب اس کی قربت میں آنکھیں ہمہ وقت گیلی ہوتی تھی۔

یوں گیا ہے وہ مجھے سکتے میں چھوڑ کر
میں سب سے مل رہا ہوں لبادات اوڑھ کر

ہم دو کے درمیاں ہے دیوار زندگی
ہم دونوں ایک ساتھ ہے دیوار توڑ کر

اس نے میرے وجود میں دفنا دیا مجھے
ہوتے ہی مجھ سے سامنا رخ اپنا موڑ کر

www.Novelshub.pk

شدت سے مجھ کو آرزو عزائیل ہے

اب وہ بھی مجھ سے بھاگتا ہے دوڑ دوڑ کر

جسموں کو جوڑ دیجئے کر دیجئے الگ

دل نہ تباہ کیجئے یوں توڑ توڑ کر

"ضشیم کی بھی شادی ہو گئی تم کب کرو گے کیا ارادے ہیں تمہارے۔"

ناشتے کے وقت یاسین چوہدری نے بیٹے سے کہا۔صیان نے اکڑ سے باپ کو دیکھا تھا۔

"میرا جب جی چاہے گا شادی کروں گا۔کیا پتا کروں ہی ناں۔آپ یہ سوال کرنے کا حق نہیں رکھتے۔"

ان کے جبڑے غصے سے بھینچ گے۔یہ لڑکا ان کا ضبط آزماتا تھا اور بہت برے طریقے سے آزما رہا تھا۔

"باپ ہو میں تمہارا۔مجھے تم پر ہر حق حاصل ہے۔"

صیان نے چمچ پلیٹ میں پٹختے کرسی سے ٹیک لگائی تھی۔اب وہ ریلکس بیٹھا تھا۔

www.Novelshub.pk

"اوہ ریلی۔ یاسین چوہدری آپ کو پتا ہے آپ کا ایک بیٹا بھی ہے۔ آپ ایک باپ ہے۔ ویسے میں دعوائے سے کہہ سکتا ہوں آپ یہ بھی نہیں جانتے ہوں گے کہ آپ کے بیٹے کا برتھ ڈے کب آتا ہے۔"

یاسین صاحب چونک گئے۔ آج کیا تاریخ تھی۔ کیا اسکی برتھ ڈے تھی۔ صیان نے کچھ پل کیلئے رک کر اپنا غصہ ضبط کیا تھا۔

"شادی کی بات آئندہ نہ کریئے گا۔ آپ جانتے ہیں آپ کا بیٹا شادی سے کتنی نفرت کرتا ہے۔ یا پھر یہ کہ اپنے باپ سے اور انکی ایکس وائف سے کتنی نفرت کرتا ہے۔ شادی کی بات کر کے آپ میری اپنے لئے نفرت کو اور بڑھ دیں گے۔"

یاسین چوہدری ساکت رہ گئے اسکے حقارت امیز لہجے پر۔ وہ اتنا تلخ کب سے ہو گیا تھا۔ کیا وہ بیوی کے بعد اب بیٹا بھی کھو چکے تھے۔

جبکہ صیان نے تیش سے سامنے پڑی پلیٹ ہاتھ مار کر گرائی۔ اور ڈائینگ سے نکلتا چلا گیا۔

"ادیوا جان مجھے ایک بات ابھی بھی ستا رہی ہیں۔"

ائی رہ پر سوچ انداز میں بولی۔

www.Novelshub.pk

وہ تینوں بریک ٹائی م میں آفس کے کیفے میں بیٹھی تھی۔

"کیا بات۔"

کافی کے گھونٹ پیتے ادیوا نے آہستہ سے پوچھا۔وہ کل رات سے بجھی بجھی سی تھی۔ان دونوں کے پوچھنے پر بھائی کی طبیعت کا بہانہ کرتے ٹال گ ئی۔

"تم دل پر مت لینا لیکن میرا سوچ سوچ کے دماغ پھٹ جائے گا۔لینہ۔۔۔"

میرو نے دانت پیس کر کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔لینہ کہاں سے آگ ئی اس وقت اسکا ذکر ضروری تھی۔

"لینہ دارنی کہاں گ ئی۔ ضشیم کی شادی لینہ سے نہیں ہوئی۔وہ دونوں تو ساتھ تھے ناں۔۔۔۔۔تو کیا وہ صرف ٹائی م پاس تھا۔یا پھر۔۔۔۔"

کافی کی سطح پر انگلی پھیرتی وہ مسکرادی زخمی سی مسکراہٹ۔

"پتا نہیں لینہ کہاں ہے۔ کہی اور ہے یا پھر یہی ہے۔"

اسکی بڑبڑاہٹ وہ دونوں سن نہیں پائی تھی۔ لیکن اسکی سوگوار صورت کو دیکھتے امیرہ ماحول کو ہلکا پلکا کرنے کو ہنستے ہوئے کہنی لگی۔

www.Novelshub.pk

"وہ ٹائم پاس نہیں تمہاری بدعائی یں تھی۔ہائے ارو تمہی ان دونوں کو اٹھتے بیٹھتے منہ بھر بھر کر بدعائی یں دیتی تھی۔"

آئی رہ نے اس کی بات پر منہ کے زوای ئے بگھاڑے تھے۔

"اسی لائی ق تھی وہ چڑیل ابن ڈائی ن۔"

ادیوا نے سر اٹھاتے پست آواز میں کہا۔

"اس بات کا تجسس مجھے بھی ہے آرو۔لیکن ضشیم سے پوچھنے کی ہمت نہیں۔انہیں کب کون سی بات بری لگ جائے کچھ پتا نہیں چلتا۔ان کے مزاج سے آشنا ہونے کیل ئے ابھی مجھے بہت سارا وقت درکار ہے۔ضشیم خاقان راو کسی کی سمجھ میں آنے والی چیز نہیں ہے۔"

امیرہ نے حیرت سے گالوں پر ہاتھ ٹکائے۔جبکہ آئی رہ پیچ و تاب کھاتی رہ گ ئی۔ضشیم اور اسکا مزاج۔

"ادیوا تم یہ کہہ رہی ہو۔کہ ضشیم خاقان نے تمہیں قابو کیا ہوا ہے۔اس نے تمہیں رعب میں رکھا ہوا ہے۔کیا ایسا ہے۔اگر ایسا ہے تو یہ غلط ہے میری جان یہ کام تمہیں کرنا چاہی ئے تھا۔"

وہ نہایت افسوس سے بولے جارہی تھی۔

"تمہیں لگتا ہے میرو یہ لڑکی شوہر کو آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکتی ہے۔شوہر بھی وہ جو ہر وقت ماتھے پر بل ل ئے گھومتا ہے کھڑوسوں کا سردار۔"

www.Novelshub.pk

آئی رہ تلملائی ہوئی لگ رہی تھی۔

”جیجو ہے وہ ہمارے۔اب تو تھوڑی عزت سے ذکر کیا کرو۔

میر و نے تنک کر کہا۔جس پر وہ ناک چڑا گئی۔

”جس دن ادیوا نے اسے دل سے شوہر مانا اس دن بھائی کہوں گی۔“

امیر ہ نے ادیوا کو دیکھا وہ حفت و شرم سے سرخ پڑ گئی۔

”آرو میں اسے دل سے شوہر مان چکی ہوں۔اب کہو بھائی۔“

آئی رہ تو کسی شعلے کی طرح بھڑک اٹھی تھی۔

”یہ غداری ہے۔اتنی جلدی کیسے شوہر قبول کر گئی۔“

اس کی شکل دیکھتے ان دنوں کا قہقہ کیفے میں گونجا تھا۔

”انعم۔“

ایک دھاڑ سی آفس میں گونجی تھی۔انعم گرتی پڑتی اسکے آفس میں داخل ہوئی۔

”جی جی سر“

وہ آگے سے چہرے پر سنگلاخ چٹانوں سی سختی لیے آتش فشاں بنا کھڑا تھا۔

www.Novelshub.pk

”پانچ منٹ پہلے میں نے فائی ل منگوائی تھی۔ کہاں ہے فائی ل۔ پورے دس بجے مجھے کافی چاہیئے ہوتی ہے لیکن اس وقت دس بج کر گیارہ منٹ ہو رہے ہیں۔ اور کافی کا نام ونشان تک نہیں۔“

”س سوری سر میں ابھی دونوں چیزیں حاظر کرتی ہوں۔“

وہ طنزیہ ائی برو اچکا گیا۔

”پیلیز مہربانی کر کے۔ ورنہ آپکی سیٹ کیلیئے بہت سی لائی ن میں کھڑی ہے۔“

انعم سر ہلاتے جلدی سے باہر نکلی

”آج تک تو مجھے وہ لائی ن دیکھی نہیں۔ اب لگ ہی جائے وہ لائی ن۔ میں خوشی خوشی اپنی سیٹ چھوڑ دوں گی۔“

۔وہ بڑابڑتے فائی ل ڈھونڈنے لگی۔ صبح سے ان سب کی شامت آئی ہوئی تھی۔ ضشیم حاقان راو کل رات کا غصہ ان بچاروں پر نکال رہا تھا۔

صیان نے اسود کے کیبن کا دروزاہ نوک کیا۔ اسود نے لیپ ٹوپ سے سر اٹھایا تو وہ دروازے میں کھڑا تھا۔

”یہ بارود آج مسلسل کیوں پھٹ رہا ہے۔ زرا دیکھ کے آنا۔“

اس نے کندھے اچکائے۔

”مجھے کیا خبر۔ آج تو مجھے بھی ڈر سا لگ رہا ہے۔ تم ہی جا کے شیر کی کچار میں ہاتھ ڈالو۔“

www.Novelshub.pk

وہ دروازے کی چوکھٹ سے ٹیک لگاتے بازو فولڈ کر کے کھڑا ہوا جبکہ پاوں کی قینچی بنائی ہوئی تھی۔

”میرے مشاہدے کے بطابق مرد شادی کے بعد ایسے شعلیں تب ہی اگلتا ہے۔جب بیوی سے جھگڑا کر کے آفس آئے۔“

اسود تیزی سے لیپ ٹوپ پر انگلیاں چلاتے سر نفی میں ہلاتے بولا۔

”تمہارے مشاہدے سے میں کچھ کچھ خد تک متافق ہوں۔مگر ادیوا اس مزاج کی نہیں کہ شادی کے تین ہفتے بعد ہی شوہر سے لڑائی جھگڑے کرتی پھرے۔اس لئے فلحال اپنی جگہ پہ جاو۔ورنہ یہ بار دو تم پہ بھی گر سکتا ہے۔“

”بھائی میرے ادیوا کی بات بھی کون کر رہا ہے۔وہ ایسی نہیں ہے لیکن میرا دوست ایسا ہی ہے۔سرد جمی ہوئی برف جیسا۔“

صیان استہزا بولا تھا۔

”صیان تم جاتے کیوں نہیں ہو۔مجھے کام کرنا ہے۔“

اسود نے سنجید گی لہجے میں کہا تھا۔وہ اس وقت ایک ضروری فائی ل بنانے میں مصروف تھا۔اور یہ سدا کا فارغ بندہ نہ خود کام کر رہا تھا اور نہ اسے کرنے دے رہا تھا۔

www.Novelshub.pk

صیان نے ناک چھڑائی پھر جان بھوج کر جاتے جاتے دروازہ دوز دار آواز سے بند کیا تھا۔ پیچھے اسود کے منہ سے گالی نکلتے نکلتے رہ گ ئی تھی۔

ایک اہم پروجکٹ پر کام کرنا تھا۔ یہ بہت اچانک تھا۔ لہذا سارا اسٹاپ اس وقت فائی لز اور لیپ ٹوپز پر جھکا ہوا تھا۔ سٹوڈیو میں اس وقت ضشیم فوٹو گرفر کیساتھ کھڑا تھا۔ سامنے ایک ماڈل تھی۔ جس کا فوٹ شوٹ چل رہا تھا۔ یہ ایک شیمپو کے ایڈ کیل ئے کمپین کی تیاری ہو رہی تھی۔

ضشیم سختی سے سرد لہجے میں ہدایات جاری کرتا انعم کو ایک بار پھر سے ہڑبڑانے پر مجبور کر گیا۔

"انعم ہیر سٹ ئی لسٹ کہاں ہے۔ ہم ایک شیمپو ایڈ کر رہے ہیں۔ لیکن یہاں ماڈل کے بالوں کا ہی گھونسل بنا ہوا ہے۔

احمد بیک گراونڈ کی چینجنگ کرواو۔ یہاں پیچھے وائی ٹ شیڈ ہونا چاہی ئے۔"

احمد جو ڈزائی نر تھا جلدی سے سر ہلا کر اسکی بات پر عمل کرنے لگا۔

"صیان نے فائی ل تیار کر دی۔"

انعم سٹ ئی لسٹ سے بات کر کے فارغ ہوئی ہی تھی کہ ضشیم نے صیان کے بارے میں پوچھا۔

جی سر وہ اسی میں مصروف ہے ابھی تک نہیں ہوئی۔"

www.Novelshub.pk

"اس لڑکے کے سر پر رہ کر جب تک کام نہ کرواو تب تک کرتا نہیں ہے۔"

وہ ماتھے پر بل لیے لفٹ کی طرف بڑھا۔ سٹوڈیو گرواونڈ فلور پر تھا۔ اوپر ان سب کے آفسز بنے ہوئے تھے۔

یہ صیان کے آفس کا منظر ہے۔ جہاں وہ بے یقینی سے سامنے پڑی ٹیبل پر رکھے کیک کو دیکھ رہا تھا۔ اسود ایک طرف کھڑا منہ پر ہاتھ رکھے اپنی مسکراہٹ ہونٹ میں دبائے ہوئے تھا۔

"مجھے ٹی ٹی نے بتایا تھا کیا آپ کو برا لگا۔"

وہاں ادیوا بھی تھی۔ جو صیان کے تاثرات سے کچھ خفت کا شکار نظر آرہی تھی۔

"آپ کو پتا ہے۔"

صیان نے سر اٹھایا۔ اسکی آنکھوں میں ہلکی سی نمی تھی۔ اسود اب بھی مسکرا رہا تھا۔ یہ مسکراہٹ صیان کیلیے تھی۔

"مجھے کبھی کسی نے وش نہیں کیا۔ نہ اس نے اور نہ آپ کے اس خرانٹ شوہر نے۔"

ادیوا مسکرا دی۔ یہ بات کرتے وہ معصوم لگ رہا تھا۔

"آپ نے مجھے وش کیوں کیا۔"

www.Novelshub.pk

”میری اس عادت سے آئی رہ چھڑتی ہے۔ لیکن میں ہر کسی کو اسکا برتھ ڈے ایک چھوٹا سا کیک دے کروش کرتی ہوں۔“

”کیوں۔“

وہ پھر مسکرائی تھی۔ یہ مسکراہٹ اور نرمی اسکی شخصیت کا حاصہ تھی۔

”میرے خیال مس سالگرہ کا دن واحد دن ہوتا ہے۔ جب ہم کسی سے کچھ خاص کی امید رکھتے ہیں۔ اور میں وہ خاص کرنے کی کوشش کرنا چاہتی ہوں۔ یہ میرے حق میں بہتر ہے کہ میری وجہ سے کسی کے چہرے پر ایک پل کیل ئے سہی مسکراہٹ آجائے۔“

اور مسکراہٹ آگ ئی تھی۔ صیان کے چہرے پر اس وقت جو مسکراہٹ تھی۔ وہ زندگی سے بھرپور تھی۔ اسود نے ڈھیروں تشکر آنکھوں میں سموئے ادیوا عباس کو دیکھا تھا۔ صیان کی یہ مسکراہٹ بہت سالوں بعد دیکھنے کو ملی تھی۔ صرف اس لڑکی کی وجہ سے۔ جو دل کی بہت اچھی تھی۔ جو انکے دوست کا نصیب تھی۔

”میں نہیں بیان کر سکتا۔ میں نے کبھی سالگرہ نہیں منائی۔ لیکن یہ کیک یہ مجھے اچھا لگ رہا ہے۔ اور اس کیل ئے میں شکریہ ہرگز نہیں کہوں گا۔ ورنہ میری پیاری بہن کی محبت کی توہین ہوگی۔“

www.Novelshub.pk

آفس میں داخل ہوتے ضشیم نے یہ بات سنی تھی۔ بھنوئیں اچھنبے سے اوپر کو اٹھی۔ استفہامیہ نظروں سے اسود کو دیکھا۔ پھر سامنے پڑے کیک کو۔ اور صیان کے چہرے کی خوشی، مسکراہٹ یہ سب انوکا سا تھا۔ اور اس کی بیوی وہ یہاں کیا کر رہی تھی۔

”اگر تم نہ آتے تو میں تمہارے بغیر ہی کیک کاٹ لیتا۔“

صیان نے شرارتاً کہا تھا۔

اسود کیک کے پاس آتے ضشیم سے کہنے لگا۔

”یہ کیک ادیوا لائی ہے۔ صیان کی آج برتھ ڈے ہے اسے وش کرنے۔“

ضشیم نے ہونٹ اوہ کی صورت سکوڑے۔ اپنی بیوی کو دیکھا جو نظریں چراتی خوامخواہ چادر ٹھیک کرنے لگی تھی۔

”جو کیک میری بیوی لائی ہے وہ تم میرے بغیر کاٹ لیتے۔ اچھا مذاق ہے صیان یاسین۔ خیر ان فضولیت سے فارغ ہو جاو تو اکاونٹس کی فائل کے ساتھ میرے کمرے میں تشریف لے آنا۔ اور اسود تم ٹیم ورک کی پروگریس چیک کرو۔ جس رفتار سے وہ چل رہے ہیں۔ ہمیں دو سال لگ جائیں گے پروجیکٹ کمپیلٹ کرنے میں۔“

www.Novelshub.pk

ادیوا اسکی بات سنتی ہکا بکا رہ گ ئی تھی۔ہاں ان دونوں پر کچھ خاص اثر نہیں پڑا تھا کہ وہ ضشیم حاقان کی طبیعت سے واقف تھے۔ لیکن وہ تو نہیں تھی ناں۔

"آپ کو یہ فضولیت کیونکر لگ رہی ہے۔"

وہ کہے بغیر نہ رہ سکی۔ ضشیم کے قدم دروازے کے پاس رکے۔پلٹ کر ایک سرد کٹیلی نظر اس پر ڈالی۔ادیوا عباس نے اپنی ریڑھ کی ہڈی میں واضح سنسناہٹ محسوس کی تھی وہ بے ساختہ نظریں جھکا گ ئی۔

"کیا ہم کیک کاٹے۔صیان دیکھو تمہاری ڈرا میں کینڈل ہو گا۔"

ماحول میں تناو سا محسوس کرتے اسود نے آنکھوں ہی آنکھوں میں صیان کو اشارہ کیا تھا۔صیان جلدی سے کینڈل ڈھونڈنے لگا۔ ضشیم بمشکل بہت کچھ کہنے کی خوائ ش دل میں ل ئے ضبط کرتے باہر نکل گیا۔

ادیوا نے پلکیں جھپک جھپک کر نمی باہر آنے سے روکی تھی۔پھر صیان کے متوجہ کرنے پر بڑی دقت سے مسکراہٹ چہرے پر لاتے اسے وش کرنے لگی۔

"نہیں کیا جائے گا اگر تو یہ کولی تھوڑی سستی بیٹنگ کر لے تو۔"

طہ سخت قسم کا جنھجھلایا ہوا تھا۔

www.Novelshub.pk

”انڈے ٹماٹر پڑ نگے اور تو کچھ نہیں جائے گا۔

ادیوا پوپ کان کا ٹکڑا منہ میں ڈالتی بولی۔ نظریں انہماک سے سکرین کا جائی زہ لے رہی تھی۔

”ادھر سے آفریدی کے آنے کی دیر ہے ایسے چکے چو کے لگے گے۔نانی یاد آجائے گی۔ لیکن وہ بندہ آ کیوں نہیں رہا۔“

طلحہ ادیوا کی گود میں پڑی پوپ کارن کی ٹوکری سے پوپ کارن اٹھا کر فخریہ انداز میں بولا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد خود پر نظریں محسوس کرتے مڑ کر ان دونوں کو دیکھا۔ جو اسے ایسی نظروں سے دیکھ رہے تھے جیسے کہہ رہے ہو۔ پاگل تو نہیں ہو گ ئے۔

”کیا۔“

”بابر کپتان ہے۔ آفریدی اپنا دور پورا کر چکا ہے پیارے لیکن تم شاید ابھی تک اسی دور میں جی رہے ہو۔“

طہ کا انداز بڑا اجلا کٹا سا تھا۔

وہ ادیوا کو درمیان میں بیٹھائے بڑے مزے کا پوپ کان کھاتے میچ دیکھ رہے تھے۔ انڈیا پاکستان کا ٹی ٹو نٹی میچ تھا۔ ایک ہار چکے تھے اور دوسرے کے نتیجے کیل ئے شائی قین بے تاب تھے۔

”اچھا یعنی بابر کے سر ہے ہماری عزت۔“

طلحہ نے معصومیت سے پوپ کارن چباتے سکرین کو دیکھتے پر سوچ انداز میں کہا۔

www.Novelshub.pk

"بلکل بھائی میرے۔"

"تم لوگوں کو نہیں لگتا یہ نیا لڑکا چھا رہا ہے۔

ادیوا کی نظریں نسیم شاہ پر تھی۔ جس پر شاید کسی اور کی بھی نظریں جمی ہوئی تھی۔ وہ کسی کا دل اڑا کر لے جا چکا تھا۔

"فلحال تو چھانے کے اثرات محمد رضوان کے ہے۔"

طہ پیپسی کا سپ لیتے بولا۔

"ایوا۔"

آں ں ں ں

وہ ابھی ہی گھر میں داخل ہوا تھا۔ ادیوا جو پوری طرح میچ میں غرق تھی۔ ضشیم کی اچانک پکار پر اچل کر رہ گئی گود میں رکھے سارے پوپ کارن بکھر گئے۔ وہ تینوں بھائی ہونقوں کی طرح اسے دیکھے گئے پھر سمجھ آنے پر ٹی ٹی کا قہقہ چھوٹا تھا وہ بچاری شرمندگی سے سرخ پڑھ گئی۔

ضشیم نے ناگواری سے اسکی اڑھی صورت دیکھی۔ وہ کیا کوئی جن تھا۔ جسے دیکھ ادیوا عباس ڈر جایا کرتی تھی۔

"بیبیار کیوں ڈری ہے اتنا۔"

www.Novelshub.pk

طہ ہنسی روک کر مسکراتی آواز میں بولتا اسے ساتھ لگا گیا۔ ضشیم کی سرد نظریں اب بھائی یوں پر تھی۔ ڈانٹے والے انداز میں استفسار کیا۔

"رات کے بارہ بج رہے ہیں۔ تم لوگ ابھی تک سوئے کیوں نہیں۔"

پھر ساکت کھڑی بیوی کو دیکھا۔

"دس بجے انکے سونے کا ٹائم ہوتا ہے۔ تمہاری وجہ سے انکی بھی روٹین خراب ہو رہی ہے۔ آج کے بعد اس وقت میں کسی کو جاگا ہوا نہ پاوں۔ اور تم دونوں میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔ کمرے میں جاو اپنے۔"

"لیکن بھائی میچ۔"

طلحہ منمنایا۔

"ایک لگاوں گا کان کے نیچے اگلے پیچھلے سارے میچ بھول جاوگے۔"

۔اسکے تنبہی لہجے پر وہ دونوں منہ بسورے چلتے بنے۔ تو ادیوا بھی شرمندہ شرمندہ سی سر جھکائے آگے بڑھ گئی۔ ضشیم سر نفی میں ہلاتے غصہ ضبط کرتا اسکے پیچھے ہولیا۔

کمرے میں آکر اسے ایک فائل تھمائی۔

"اس پر سائن چاہئے تمہارے۔"

اس نے فائل کھولی وہ پروپرٹی کے پیپرز تھے۔

www.Novelshub.pk

ادیوا کو اچنبھا ہوا۔

"میں اس پر کیوں سائن کرو۔"

"یہ تمہاری منہ دکھائی کا تحفہ ہے۔ میں نے اپنی ساری پروپرٹی تمہارے نام کروادی ہے۔

وہ دنگ رہ گئی۔

"کیوں۔"

ضشیم نے ناگواری سے اس کا سوال سنا۔ اور پھر جیسے زبردستی سائن کروائے تھے۔

"کوئی سوال نہیں جو کہا ہے وہ کرو۔"

کیسے کوئی سوال نہیں۔ وہ اپنی ساری جائیداد اس کے نام کیوں کروا رہا تھا۔ کیا چاہتا تھا یہ بندہ۔ لیکن سوال کا حق نہیں تھا۔ ادیوا مرتی کیا نہ کرتی سائن کر گئی

رات کے بارہ بج رہے تھے۔ چودھری ہاوس اس وقت اندھیرے میں ڈوبا ہوا گہری خاموشی اڑھے ہوئے تھا۔

اس گہری خاموش اندھیری رات میں کوئی جان ہی نہ پایا کہ صیان یاسین چودھری پر اس وقت کیا گزر رہی ہے۔ اس پہ پھر سے ایگریشن ایپسوڈ آیا تھا۔ وجہ سامنے پڑا وہ سرخ پھولوں کا بکے تھا۔ جو اس وقت پرسکون

www.Novelshub.pk

ہونے کے بعد بھی اسکا منہ چھڑا رہا تھا۔ کمرے کی حالت بکھری ہوئی تھی۔ قیمتی بیش بہا شو پیس ٹوٹے پڑے تھے ڈریسنگ مرر کا شیشہ درمیان میں ٹوٹا ہوا تھا۔ دبیز قالین پر شیشے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے۔ ایسے میں وہ صوفے پر بیٹھا ہاتھ کی مٹھی منہ پر ٹکائے سوچ میں گم تھا۔ چہرے پر ناقابل فہم تاثرات تھے۔

”تم مجھ سے نفرت کیوں نہیں کرتی۔ تمہیں مجھ سے نفرت کرنی ہے۔ مجھ سے بیزاریت برتنی ہے۔ مجھے ایسی نظروں سے دیکھنا ہے جیسے میں گند کا ڈھیر ہوں۔ مجھ سے ایسے دور رہنا ہے جیسے میں کوئی اچھوت ہوں۔“

وہ سفاکیت سے سرخ گلابوں کو تکتا سرسراتے لہجے میں سرگوشی کر رہا تھا۔ سینے میں ایک آگ سی بھڑک رہی تھی۔

”اور یہ سب کرنے پر مجھے تمہیں مجبور کرنا ہے۔۔۔۔۔ لیکن تم۔۔۔ تم بار بار مجھے یہ احساس دلاتی ہوں کہ میں اپنی کوششوں میں ناکام ہو رہا ہوں۔“

اسکا انداز اب زہر خند سا ہو چکا تھا۔ وہ خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔ اور بے بسی سے اسے سخت نفرت تھی۔

---

www.Novelshub.pk

آج سنڈے تھا۔ اور اس وقت گیارہ بج رہے تھے لیکن ضشیم حاقان راو اب تک سو رہا تھا۔ حاقان صاحب عباس صاحب کے ساتھ کچھ پرانے دوستوں سے ملنے گ ئے تھے۔

بوریت سے بچنے کیل ئے اس نے ٹی ٹی کے مشورے پر آئی رہ امیرہ کو کال کی۔ کچھ ہی دیر میں وہ بھاگی بھاگی چلی آئی۔ اب وہ تینوں کچن میں کھڑے کیک بیک کر رہی تھی۔۔ ٹی ٹی ہاتھ میں ٹیب ل ئے انہیں ریسپی بتائے جا رہے تھے۔

”ارو جان تم اس کریم کو بیٹ کرتے جانے کیوں مجھے خوبصورت سی لگ رہی ہو۔ ایسا لگ رہا ہے یہ کام بنا ہی تمہارے ل ئے ہیں۔ تمہارے خوبصورت ہاتھ دیکھتے میں کنفیوژ ہوں۔ یہ کریم زیادہ سفید ہے یا پھر تمہارے ہاتھ۔“

طہ کا ٹھرک پن عروج پر تھا۔ آئی رہ نے کہاں اتنی تعریف سنی تھی۔ فوراً خوش ہوتی بولی۔

”ارے یہ کیا ہے۔ میں تو ایسے ایسے کیکس بیک کرتی ہوں۔ کہ سوات کی ساری لڑکیاں مجھ سے ٹرینگ لینے کی منتیں کرتی ہے۔“

امیرہ جو بیٹر مکس کر رہی تھی طنزیہ بولی۔

”سوات کے لوگ کام کاج کوئی نہیں کرتے بس تمہارے فنون کو سکھنے کیل ئے منتیں ہی کرتے رہتے ہیں۔“

آئی رہ نے تلملا کر اسے دیکھا پھر ٹی ٹی کی جانب مڑی۔

www.Novelshub.pk

”یہ لڑکی مجھ سے جلیس ہے۔اسکی بات کو سیریس نہ لیا جائے۔“

ڈیکوریشن کیلئے پھول سجاتی ادیوا نے انہیں ٹوکا تھا۔

”جلدی جلدی ہاتھ چلاو لڑکیوں میں نے دوپہر کا کھانا بھی بنانا ہے۔آج تو تم لوگوں کے چکر میں کک کو چھٹی بھی دے دی۔“

طلحہ بولا۔

”بھائی ڈائیٹ فوڈ کھاتے ہیں۔پہلی بار کھانا بنا رہی ہے تو دیور کی بات یاد رکھئے گا۔ڈائیٹ فوڈ۔ویسے انہیں ڈائیٹ فوڈ صرف شیر گل ہی کھلا سکتا ہے۔“

طلحہ کی بات پر طہ کا اونچا قہقہ کچن کی فضا میں گونجا تھا۔

”جگ جگ جیو دیور جی۔لیکن یہ شیر گل کون ہے۔“

وہ نرمی سے مسکراتی بولی۔

”شیر گل ہمارے پرانے کک کا بیٹا ہے۔وہ بیمار ہے تو شیر گل ان کی جگہ کام کرتا ہے۔وہ ہمارے ساتھ ہی بڑا ہوا ہے بھابھی بس ایسا سمجھ لے کہ جگری یار ہے اپنا۔لیکن فلحال وہ اپنے گاوں گیا ہے۔“

طہ نے تفصیل بتائی۔ادیوا نے سر اثبات میں ہلایا۔

”اچھا میں زرا کمرے کا چکر لگا آوں۔وہ اٹھ نہ گئے ہو۔“

www.Novelshub.pk

امیرہ نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

”دیکھ ہی آنا فقط خود نہ سو جانا۔“

ادھر ادیوا کمرے میں داخل ہوئی۔ ادھر گھر میں داخل ہوتے شور سنتے اسود اور صیان کچن میں ہی چلے آئے۔

”طہ میری خوبصورت سی تصویر بناو۔ میں آج خود کو ایک شیف محسوس کر رہی ہو۔“

آئی رہ نے پوز مارا وہ دونوں حیرت سے انہیں دیکھتے رہے۔ جبکہ اسکی بات دروازے میں کھڑے صیان کے کانوں تک پہنچی تو اسکی زبان میں بے ساختہ کجلی ہوئی تھی۔

”ایسی چڑیل شیف کے ہاتھ کا ذائقہ واللہ کیا شیطان سے برتر ہو گا۔“

امیرہ نے حیران کن تاثرات سے انہیں دیکھا۔ اب یہ کدھر سے آگ ئے تھے۔ جبکہ آئی رہ تیورا کر پلٹی۔

”کیا شیطان کہا تم نے۔ یقین مانو ابھی ہی میرے ذہین میں شیطان کا خیال آیا۔ اور تم حاضر ہوئے۔ اب یقیناً اپنے ہاتھ کا ذائقہ تمہیں چکانے والی ہوں۔“

امیرہ اور اسود کبھی ایک کو دیکھتے کبھی دوسرے کو۔ طہ انکی ویڈیو بنانے لگا۔ جبکہ طلحہ آہستہ آواز میں کومنٹری کر رہا تھا۔

”مجھے خدا تم جسی زہریلی ناگن کے ہاتھ کے ذائقے سے دور رکھے۔ یہ اپنے ناگ کو ہی کھلانا۔“

اسکی بات آئی رہ کے سر پر لگی پیر پر بجھی۔

www.Novelshub.pk

”اور یہ ایک دھماکہ دار گولا باری صیان بھائی کی طرف سے ہوئی ہے۔اب سنتے ہیں اروجان کا جواب۔“

”ہاں ضرور کیوں نہیں۔اور پھر ہم دونوں ناگ ناگن کا جوڑا مل کر تمہیں ڈھسں گے۔یہ جو تمہاری گردن کا بل ہے ناں۔جس کی بنا پہ اکھڑی ہوئی ہے۔اسی پہ پہلا وار کروں گی۔“

وہ بے یقینی سے خود کی طرف اشارہ کرتے بولا

”مج مجھ پہ وار کرو گی تم۔ہاتھ تو لگا کے دیکھاو۔توڑ نہ دی ئے تو کہنا۔“

آئی رہ نے غصے میں پاس پڑا میدہ اس پر الٹ دیا۔سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گ ئے۔اس کے بعد تو صیان نے بھی کوئی لحاظ نہ رکھا۔کوکو پاوڈر کا جار اسکے چہرے پر حالی کیا تھا۔

اور پھر ایک طوفان بدتمیزی کچن میں برپا ہو گیا تھا۔چمچ پلیٹ ایک دوسرے پر پھینکتے وہ پانچ سال کے بچے لگ رہے تھے۔

طلحہ کونے میں گھستے کیمرے میں بولا۔

”اور اسی کے ساتھ بات ہاتھا پائی تک پہنچ گ ئی ہے۔ہم کوئی محفوظ مقام ڈھونڈ رہے ہے۔کہ کوئی بھی اوزار اس وقت ہم پر حملہ آور ہو سکتا ہے۔“

”ضشیم۔ضشیم“

www.Novelshub.pk

وہ کب س اسے آواز دے رہی تھی۔ جو اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ ساڑھے گیارہ بج چکے تھے۔ اس نے آخری بار کوشش کی۔ اسکا کندھا ملکے سے ہلایا۔ اگلے ہی لمحے ضشیم نے سرعت سے اسکا ہاتھ کھینچا تھا۔ وہ تیورا کر اس پر آگری۔ اس نے کروٹ بدلی۔ تو ادیوا اسکے چھوڑے سینے کے نیچے چھپ سی گ ئی۔ وہ ساکت رہ گ ئی تھی اس بے باکی پر۔ اوپر سے وہ شرٹ لس تھا۔ اسکی خفت و شرم سے رنگت سرخ پڑنے لگی۔ جکہ نیند سے بوجھل ہوتی آنکھیں کھول کر وہ سرد برفیلے لہجے میں بول رہا تھا۔

”کیوں جگایا مجھے۔

وہ ڈرتے ہوئے للکھڑاتے لہجے میں گویا ہوئی۔

”س ساڑے گیارہ بج رہے ہیں۔ آپ کبھی لی لیٹ تک نہیں سوئے۔“

”تمہیں کس نے کہا میں دیر تک نہیں سوتا۔“

”م میں نے خود ن نوٹ کیا ہے۔“

ضشیم طنزیہ مسکرایا۔

”بہت جاننے لگی ہوں مجھے۔ آئی ندہ سے مجھے نیند سے مت جگانا۔ اس بار چھوڑ رہا ہوں۔ اگلی بار یوں آسانی سے نہیں چھوڑوں گا۔“

ادیوا نے تیزی سے سر ہلایا۔ معاً شور کی آواز سے وہ دونوں چونکے تھے۔ نیچے سے برتن گرنے کی آوازیں بڑی زور سے آرہی تھی۔ ادیوا نے اسے خود پر سے ہٹانے کیل ئے زور لگایا۔ وہ خود ہی اٹھ گیا۔ ادیوا سرعت سے نیچے بھاگی۔ ضشیم شرٹ پہنتا بکھرے بالوں میں ہاتھ پھیر کر اسکے پیچھے چل دیا۔

آئی رہ کے ہاتھ میں بیلن تھا۔ صیان نے پین اٹھار کھا تھا۔ اس سے پہلے وہ ایک دوسرے پر حملہ کرتے اور ان کے سر پھٹتے ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ پھر اسود نے سرعت سے آئی رہ کے ہاتھوں کو جکڑا تھا جبکہ صیان کو امیرہ نے کنٹرول کیا تھا۔

"آج میں اس بندے کا سر پھاڑ کے رہوں گی۔"

"میں تمہارا کام ہی تھام کرلیتا ہوں۔ یہ بھینگی شکل تو دیکھنی نہیں پڑے گی مجھے۔"

وہ دونوں غیض و غضب کا شکار بنے ہوئے تھے۔

"آئی رہ پلیز شانت رہیں۔"

"صیان غصہ توک دے۔"

صیان نے امیرہ کو اور آئی رہ نے اسود کو مڑ گھورا پھر یک زبان ہو کر غصے سے بولے۔

"چھوڑوں مجھے۔"

www.Novelshub.pk

وہ دونوں جلدی سے پیچھے ہوئے تھے۔

طلحہ نے دروازے میں ششدر کھڑی ادیوا کو دیکھا۔ جو کچن اور ان دنوں کا حال دیکھ کر مرنے والی ہو گئی تھی۔ ہر طرف آٹا اور کوکو پاوڈر بکھرا ہوا تھا۔ کیک کا بیٹر دونوں کے کپڑوں پہ لگا تھا۔ برتن الگ زمین کو سلامی دے رہے تھے۔ کچھ پیلٹس ٹوٹی ہوئی تھی۔

طلحہ شکر کرتا کونے سے نکل آیا۔ طہ نے کیمرہ ادیوا پہ سیٹ کیا تو طلحہ بولا۔

"اور یہ دیکھیے بھابھی کے تاثرات صدمے سے انکی رنگت سفید پڑ گئی ہے۔"

اسکے تاثرات پہ ایک پل کو تو ضشیم کے ہونٹوں پر بھی تبسم چھا گیا تھا۔ جو اس کے ساتھ ہی کھڑا تھا۔ ان سب نے بھی ہونق سی ادیوا کو دیکھا۔

"بھابھی"

"ادیوا۔"

"دس منٹ۔۔۔ دس منٹ کیلئے میں یہاں سے غائب ہوئی تھی۔ اور یہ حال کر دیا تم لوگوں نے۔"

آئرہ نے کھا جانے والی نظروں سے صیان کو گھورا۔

"شروعات اس نے کی تھی۔"

"آٹا پہلے تم نے پھینکا تھا۔"

www.Novelshub.pk

اس پہلے وہ پھر شروع ہوتے۔ ضشیم کا ازلی غصہ عود کر آیا۔

"چپ کرو دونوں۔ عمریں دیکھو اپنی اور حرکتیں دیکھو۔ صیان تمیز گاس چرنے گ ئی ہے تمہاری۔ اور لڑکی تم۔۔۔۔۔ یہ گز بھر زبان کو زرا کم استعمال کیا کرو۔"

آئی رہ اسکا غصہ دیکھتی زرا خائف ہوئی تھی۔ پھر اچانک سے یوں ٹرن لیا تھا۔ جلدی سے اسکے پاس آئی۔ اسکا دایاں بازو دونوں ہاتھوں میں لیا۔ لہجے میں بچارگی سموئی۔

"اس بار قسم سے میری غلطی نہیں تھی جیجو۔ یہ بندہ مجھے پر سکون دیکھ ہی نہیں سکتا۔ مجھے شیطان کہہ رہا تھا۔ اب آپ بتاو میں کہاں شیطان کی طرح لگتی ہوں۔"

ان سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گ ئے اس کا یاپلٹ پر۔ یہاں تک کہ ضشیم بھی ایک دو پل تو کچھ بول ہی نہ پایا۔ پھر اس کے ہاتھوں سے بازو نکال کر زرا نرمی برتی۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ لیکن آئندہ دھیان رکھنا دونوں۔"

صیان نے شکایتی نظروں سے دوست کو دیکھا تھا۔

"لیکن ابھی کیل ئے یہ سب صفائی۔۔۔۔ تم دونوں کرو گے۔ ایک بھی زرہ گند کا مجھے نہ دیکھے۔ امیرہ بچے تم انکی نگران ٹھہری۔ زرا جو زبان لڑائے۔ انکے سر پر یہی بیلن اور پین مارنا بغیر ہچپچائے۔"

www.Novelshub.pk

امیرہ نے تیزی سے سر ہلایا تھا۔وہ دونوں احتجاجاً بری بری شکلیں بنائے ادیوا کو دیکھنے لگے۔وہ پگل بھی جاتی لیکن ضشیم جاتے جاتے اسے تنبیہہ کرنا نہ بھولا تھا۔

”تم باہر نکلو خبر دار جو انکی مدد کی۔کوئی ترس کھانے کی ضرورت نہیں۔اور ٹی ٹی تم۔۔۔تم لوگ جا کے اپنا ہوم ورک کرنے بیٹھو۔“

ٹی ٹی ایک آواز پہ بھاگ کھڑے ہوئے۔وہ بچاری کبھی ایک کو دیکھتی کبھی دوسرے کو۔اسود نے ہنستے ہوئے اسے کندھوں سے پکڑتے باہر نکالا۔

”یہ لوگ اتنے معصوم بلکل بھی نہیں ہے۔آپ آرام سے بیٹھے ابھی کچن صاف ہو جائے گا۔

پیچھے اب ان دونوں کی نظریں امیرہ پر ٹک گ ئی وہ ہاتھ اٹھاتے ڈرتے منمنائی۔

”م مجھے ای ایسے دیکھنے کی ضرورت نہیں۔م میں تو حکم کی غلام ہوں۔“

”اللہ۔“

وہ جائے نماز پر بیٹھی ہاتھ دعا کی صورت اٹھائے ہوئے تھی۔آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔لبوں پر اللہ کے سواء کچھ نہیں تھا۔

www.Novelshub.pk

پچھلے تین سالوں سے وہ ادھی رات کو اٹھ کر اللہ کے حضور آنسو بہاتی۔ کہ اس کے سواء سننے والا نوازنے والا کوئی نہیں تھا۔

سب کے سامنے وہ لاکھ خود کو مضبوط ظاہر کرتی لیکن رات کے اس پہر وہ اللہ کے سامنے رورو کر گڑ گڑاتی۔ اب توماں باپ بھی اپنے پاس بلانے کی کوششوں میں تھے۔ لیکن وہ کیسے اپنے محبوب شوہر سے منہ پھیر لیتی۔

"ماما۔"

ہدا اٹھ کر آنکھیں ملتی ماں کو پاس نہ پا کر رونے کی تیاری میں تھی۔ وہ جلدی سے آنسو صاف کرتی جائے نماز سمیٹتی اسکے پاس آکر لیٹ گ ئی کہ اسکا باجا شروع ہوتا تو پھر صبح تک بجتا رہتا۔

طہ اور طلحہ لان کے گاس پر لیٹے اپنے اپنے فون میں مصروف تھے۔ ادیوا انکے ساتھ ہی بیٹھی تھی۔ آج اسنے آفس سے چھٹی کی تھی۔ طبیعت کچھ ناساز سی تھی۔ اور کل کے پیرز نٹیش کی تیاری بھی رہتی تھی۔

"آپ کی زندگی میں کس کی کمی ہے صنم کی یا شرم کی۔"

طلحہ انسٹا سکرولنگ کر رہا تھا جب اسکے سامنے سے یہ پوسٹ گزری۔

"قسم سے دونوں کی شدید کمی ہے۔"

www.Novelshub.pk

طہ ایکدم اٹھ کر بیٹھتا بڑے حسرت بھرے لہجے میں بولا تھا۔

"اتنا تر سے ہوئے ہو تم دونوں۔ اللہ عمر دیکھو اپنی اور باتیں دیکھو۔"

ادیوا کو اسکی بات پہ بے اختیار ہنسی آئی۔

"اور نہیں تو کیا۔ سولا سال ہو گئے ہیں مجھے اس دنیا میں آئے ہوئے مجال ہے جو کسی لڑکی نے مڑ کر اک نگاہ بھی پیار سے ڈالی ہو۔"

وہ تو بھرا پڑا تھا جیسے۔

"مجھے تو بس لڑکی مل جائے کالی گوری دبلی
پتلی لمبی چھوٹی کوئی لور نہیں۔ لیکن یہ سنگل کا دباہٹ جائے بس۔"

طلحہ کے خیالات سنتی وہ ہونقوں کی طرح اسے دیکھے گئی۔

"اتنی جلدی ہے شادی کی۔"

اسکی حیرت ذدہ آواز پہ وہ اپنی شکلوں کو اور بھی مسکین بنا گئے۔

"اسلام علیکم۔"

ضشیم کی آواز پر وہ اچل کر رہ گئی۔ گود میں رکھا لیپ ٹوپ بھی گر گیا شکر تھا ٹوٹا نہیں۔ ٹی ٹی اور ضشیم کے ساتھ آیا صیان بھی ہنسی ضبط کرتے رہ گئے۔ اور وہ خود افسوس سے صرف سر ہی ہلا سکا تھا۔

www.Novelshub.pk

”کیا ہو جاتا ہے تمہیں بیٹھے بیٹھائے۔“

سپاٹ نظروں سے اسے دیکھتے سنجیدگی سے بولا۔

”آپ اچانک سے آجاتے ہیں۔“

وہ اسکے سامنے کھڑی سر جھکائے منمنائی۔

”آئی ندہ سے بتا کر آیا کرونگا۔“

اسکے طنز پر وہ سب کے سامنے خفت سے سرخ پڑھ گ ئی۔ایک تو بد حواسی اوپر سے اسکی سنجیدہ صورت۔

”اسلام و علیکم کیسی ہو ادیوا“

ماحول کو گرم ہوتے دیکھ صیان آگے آیا۔

”وعلیکم اسلام الحمد اللہ آپ کیسے ہیں۔“

وہ اس دن کے بعد سے آج آیا تھا۔

”ٹھیک الحمد للہ۔“

وہ دھیمے سے بولتی بے وجہ سر پر دوپٹ سہی کرنے لگی۔وہ گھر میں حجاب نہیں کرتی تھی۔دوپٹہ ہی سر پر لیتی۔

اب ضشیم کے اس رویے پر اسکے سامنے بے وجہ شرمندہ سی ہو رہی تھی۔

”چائے کا بول دو ادیوا ہم پی کے تھوڑی دیر میں نکلیں گے۔“

www.Novelshub.pk

اسی انداز میں کہا گیا۔

"جی میں کہتی ہوں۔"

اسے بس بہانہ چاہی ئے تھا وہاں سے ہٹنے کا اسکی بات سنتی وہ سرعت سے اندر بڑھ گ ئی۔

"تم دونوں کو فون کے علاوہ بھی کچھ سوجتا ہے۔"

انکو باتوں میں مصروف دیکھ کر وہ دونوں پھر سے فون میں لگ گ ئے تھے۔ صیان نے انہیں ڈپٹا لیکن آگے سے کوئی رسپونس نہیں۔ کہ بھ ئی تم کون میں کون۔

"چلو اندر لاونج میں چل کر بیٹھتے ہیں۔"

"نہیں یار ادھر ہی چائے پی کر نکل جائی یں گے۔ دیر ہو رہی ہے۔"

صیان بولتا ادھر رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"پھر میں فائی ل لے کر آتا ہوں۔"

وہ کہہ کر اندر چلا گیا۔ کمرے کی طرف جاتے کچن میں جانکا تو وہ خود چائے بنانے میں مصروف تھی۔

"خود کیوں بنا رہی ہو۔ بٹلر کہاں ہے۔"

اندر آتے اسنے بٹلر کا پوچھا۔

"انکے بیٹے کی طبیعت خراب تھی سو چھٹی پر ہے۔"

www.Novelshub.pk

دودھ میں پتی ڈالتے وہ سنجیدہ تھی۔

"کس نے چھٹی دی۔"

"م میں نے۔"

"کس سے پوچھ کر۔"

وہ خاموش رہی۔

ضشیم ماتھے پر بل لئے اسکے جواب کا منتظر تھا۔ ادیوا کی پیٹھ تھی اسکی طرف وہ اسکے پیچھے کھڑا تھا۔ معاً اسکی نم گیلی آواز پر چونک گیا۔

"آپ مسلسل مجھے ہرٹ کر رہے ہیں۔"

ضشیم نے تعجب سے اس کی پشت کو دیکھا پھر بے ساختہ گردن پر ہاتھ پھیر کر گہری سانس بھری۔

وہ رو رہی تھی۔ آہ۔۔۔۔ وہ اسکی وجہ سے رو رہی تھی۔ وہ مڑا اور پھر کچھ بھی کہے بغیر ہی کچن سے نکل گیا۔

ادیوا نے بھاری دل لئے آنکھ کے کونے سے آنسو چنا تھا۔

"میرا گزرا اب مشکل ہو رہا ہے بھائی۔"

www.Novelshub.pk

وہ لڑکی کمرے کے کونے میں دبکی فون کان سے لگائے خوف زدہ سی دوسری طرف موجود بندے سے مخاطب تھی۔اس کا چھ سال کا بیٹا بیڈ پر پر سکون سو رہا تھا۔

”تم میری بات کیوں نہیں مان لیتی بچے چھوڑ دو اس انسان کو۔“

وہ لڑکی اپنے بھائی کی بات سنتی بے ساختہ آنکھیں میچ گ ئی۔یہ سوچنا ہی سوہان روح تھا۔

اور میرا بچہ اسے کیسے چھوڑ دوں۔“

فون کے دوسرے طرف شخص ایک پل کو خاموش ہوا تھا۔

”میں نے دل کی گہرائیوں سے اسے چاہا ہے بھائی۔اس مار پیٹ کے بعد بھی میں سات سال تک صبر کے ساتھ اسکا ساتھ نبھاتی رہی۔اب آہستہ آہستہ یہ صبر ختم ہو رہا ہے۔میں اسے چھوڑنے پر آمادہ ہو بھی جاوں۔تو میرا بچہ اسکا کیا ہو گا۔میں اسے اس کے سائی کو باپ کے پاس کیسے رہنے کیل ئے چھوڑ سکتی ہوں۔“

اسنے بشمکل اپنی سسکیاں روکی تھی۔

”تم چھوڑ دو اسے میں ہوں ناں۔بھائی ہے ناں۔بھائی لے کر آئے گا تمہارا بچہ تم ماں ہو اسکی کوئی تمہیں اس سے الگ نہیں کر سکتا۔“

وہ شخص مضبوط لہجے میں اپنی بہن کو تسلی دے رہا تھا۔لیکن وہ جانتی تھی وہ اپنے شوہر کے اثر ورسوخ سے واقف تھی۔وہ کبھی بھی اپنا بیٹا اسکے حوالے نہیں کرے گا۔وہ اپنے وارث کو خود سے دور کبھی بھی نہیں کرے گا۔

www.Novelshub.pk

"سوئی نہیں ابھی تک۔"

رات بارہ بجے اسکی آمد ہوئی تھی۔اور سامنے صوفے پر سوئی جاگی کیفیت لئے بیٹھی اپنی بیوی کو دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا۔وہ عام طور پر دس تک سو جاتی تھی۔

وہ اسکی بات کا جواب دیئے بغیر سیدھا جا کے بیڈ پہ اپنی جگہ پر لیٹ گئی۔

"یہ کیا تھا۔"

اس کے ائی بروا وپر کو شوٹ کر گئے۔وہ تو آج اسے جھٹکے پہ جھٹکے دیئے جا رہی تھی۔اسنے سب سے پہلے ڈریسنگ روم جاکر آرام دہ سوٹ پہنا پھر آکر اپنی سائیڈ پہ لیٹ گیا۔تھوڑی دیر گزری جب اسکے وجود میں کوئی ہلچل نہیں ہوئی۔تو وہ زرا سا اس کے نزدیک ہوا اور اسے اپنی طرف کر کے اسکا سر اپنے بازو پر رکھ دیا۔وہ گہری نیند میں تھی۔اس نے گہری سانس بھرتے اس دلفریب چہرے کو دیکھا تھا وہ اس سے جتنا دور رہنے کی کوشش کرتا وہ اسے اور اپنی سمت متوجہ کرتی۔

معاًوہ کسمساتی اپنی آنکھیں ہلکی سی کھول گئی۔

"ناراض ہو میرے سے۔"

www.Novelshub.pk

"نہیں۔"

نیند ابھی حواسوں پہ چھائی ہوئی تھی۔ لحاظ یہ نزدیکیاں یہ قربت اور اسکا بھاری گھمبیر لہجہ ابھی دماغ ڈی ایکٹویٹ نہیں کر پایا تھا۔ آنکھیں دوبارہ موندتی وہ سرگوشیوں میں اسے جواب دے رہی تھی۔

"پھر میرے سوال کا جواب کیوں نہیں دیا۔ اگنور کیوں کر رہی ہو۔"

وہ بے ساختہ جھکا اسکی سپیح پیشانی پر بوسہ دیتے وہ اس وقت دنیا بھولائے ہوئے تھا۔ یا شاید اس پاکیزہ رشتے کا اثر تھا جو انھیں جوڑے ہوئے تھا۔

"نہیں کیا۔"

"کیا نہیں کیا۔"

وہ سمجھ نہیں سکا۔

"اگنور۔۔۔ اگنور نہیں کیا آپ کو۔"

وہ اسکے اور نزدیک ہوتی اسکے سینے پر سر رکھتی مقابل کی ٹھہری دھڑکنوں میں بھونچال بھرپا کر گئی تھی۔ اس کے لبوں کے کونوں میں تبسم نے اپنی جھلک دکلائی تھی۔ وہ جانتا تھا وہ نیند میں تھی۔ حواسوں میں ہوتی تو یہ جرات کبھی نہ کرتی۔

پھر میرے سوال کا جواب کیوں نہیں دیا۔

www.Novelshub.pk

اس کے گیسوں سے اٹھتی خوشبو میں سانس بھرتے وہ مخمور لہجے میں بولا۔

"آپ نے آنے میں۔۔۔۔۔۔ دیر کر دی۔۔۔۔ مجھے نیند آ رہی تھی بہت۔ آپ کے آتے ہی۔۔۔۔ سو گ ئی۔"

اے سی کی خنکی سے بچنے کیل ئے چہرہ اسکی گردن میں گھسا کر ہاتھ اسکی کمر کے گرد باندھ دی ئے۔ یہ نزدیکیاں اس کیل ئے مشکلیں پیدا کر رہی تھی۔

"سر سر۔"

وہ ایکدم اٹھا۔ تھوڑی دیر پہلے ہی وہ کام کرتے کرتے سر ٹیبل پر رکھے ہی سو گیا تھا۔

سامنے انعم کھڑی تھی۔ اس نے ناسمجھی سے انعم کو دیکھا۔ وہ یہاں کیا کر رہی تھی وہ تو اپنی بیوی کے ساتھ تھا ناں۔

"ضشیم سر آپ کو سٹوڈیو میں بلا رہے ہیں۔"

اسود نے سر ہلایا۔ انعم شکر کرتی چلی گ ئی۔ وہ تو گن چکر بن کر رہ گ ئی تھی تین تین بوسز کی ایک سکٹری کیا کیا کرتی رہے بیچاری۔

"کیا میں خواب دیکھ رہا تھا۔"

گدی پر ہاتھ پھیرتے اسود حنیف کی بڑبڑاہٹ آفس کی دیواروں نے بخوبی سنی تھی۔

www.Novelshub.pk

"آہ اسود آہ۔ کیا کرتے ہو تم بھی۔۔۔۔ لگتا ہے اب بات کرنی ہی پڑے گی۔"

سرد آہ بھر ہر وہ ضشیم کے آفس کی طرف بڑھا تھا۔

"انعم"

انعم ہمیشہ کی طرح بھاگتی ہوئی آئی تھی۔

"ابھی تک فٹوگرفر یہاں موجود نہیں ہے کیوں۔"

وہ اسود کے ساتھ کھڑی تھی۔ بغور ہر چیز کق جائی زہ لیتی بولی۔

"ہم ایک فوڈ ایڈ کر رہے ہیں اسود آپ کو نہیں لگتا کپڑوں سے زیادہ کھانے پر دھیان دینا چاہی ئے۔"

اسود نے استفہامیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

ضشیم بھی وہی آچکا تھا۔ آئی رہ پاس بیٹھی کام کم اور کھا زیادہ رہی تھی۔

"میر امطلب ہے کہ آپ لوگ ماڈل کے میک اپ اور فگر پہ زیادہ غور کر رہے ہیں۔ ہمیں فوڈ کی ایڈورٹائی زمنٹ کرنی ہے سماٹنس کی نہیں۔"

www.Novelshub.pk

ضشیم نے سنجیدگی سے اس کی بات سنی۔بات میں دم تو تھا لیکن اسکی انا اڑے آگئی۔اب کیا کر سکتے ہیں کہ انا سے بڑھ کر ضشیم حاقان کیلئے کچھ بھی اہم نہیں تھا۔

"ہم اس چیز میں ماہر ہے مسز ادیوا۔ہمیں مت سکھائیں کہ کیا دیکھانا ہے اور کیا نہیں۔آپ کی کمپین ٹائم پر پوری ہو جائے گی باقیات کی فکریں سر پر سوار مت کریں۔"

اسود نے تنبیہی نظروں سے اسے دیکھا۔اسکی بات غلط تو نہیں تھی۔جب کہ ادیوا کو اس کا انداز انتہا کا برا لگا تھا۔وہ اس سے کیسے بات کر رہا تھا۔

"ضشیم صاحب میں صرف یہ کہہ رہی ہوں۔کہ ہمارا زیادہ تر فوڈ فل اف کیلریز ہے۔اور اس ایڈ میں جس ماڈل کو آپ کولڈ رنگ اور موموز کھلا رہے ہیں۔اس کا وزن اس کی چیز کی اجازت ہر گز نہیں دیتا۔آپ کا کام آپ ہی بہتر جانتے ہوں گے۔میں صرف یہ کہوں گی کہ ہمیں ہر ویٹ۔چاہے وہ پتلا ہو یا موٹا اس ایڈ میں شامل کرنا چاہیئے۔تاکہ موٹے لوگوں کو یہ ایڈ دیکھ کر احساس کمتری کا احساس نہ ہو۔وہ کھل کر کھا سکے۔آگے آپ کی مرضی۔"

اسے اسی کے انداز میں جواب دے کر وہ آئیرہ کی طرف بڑھ گئی۔

www.Novelshub.pk

"اسکی بات صحیح ہے ضشیم۔دوسرا اسے پورا حق ہے اعتراض کرنے کا نقص نکالنے کا۔اسی لئے تو وہ یہاں موجود ہے۔سوری ٹو سے لیکن اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتی تو ہنگامہ کھڑا کر دیتی۔وہ پھر بھی تم پہ چھوڑ گئی ہے۔"

ضشیم کی نظریں اس کی پشت پر ٹکی تھی۔اسود کی بات پر بے دھیانی میں سر ہلا دیا۔

جی سر آپ نے بلایا۔

وہ انکے آفس میں انٹر ہوتے بولی۔وہ ابھی ہی ضشیم کے آفس سے ہو کے آئی تھی۔

"سیلمان صاحب ابھی میٹنگ کا کہہ رہے ہیں۔کیا تمہاری ٹیم کی تیاری ہے۔"

انہوں نے فائل بند کرتے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"تیاری تو ہے سر لیکن۔۔۔۔"

وہ خاموش ہو گئی۔وہ چاہیے بہت اچھے ہو لیکن ادیوا انکی نرمی کا بار بار فائدہ نہیں اٹھا سکتی تھی۔

"لیکن کیا۔"

وہ اسکے اچانک چپ ہونے پر بولے۔

www.Novelshub.pk

"کچھ نہیں سر وہ آنا چاہتے ہیں تو موسٹ ویلکم ہماری تیاری مکمل ہے۔"

"سہی پھر میں انہیں اگاہ کرتا ہوں۔"

وہ فون اٹھاتے پی اے کو بلانے لگے۔ ادیوا اجازت لیتی اپنے کیبن میں آگ ئی۔ اور اب بے چینی سے یہاں وہاں چکر لگاتی سوچنے لگی کہ کیا کیا جائے۔ اصل میں آج زین کا رزلٹ ڈے تھا۔ اور اسکی شرکت لازمی تھی کہ اسنے زین سے وعدہ کیا تھا۔ دوسرا وہ نکاح کے بعد سے ملی بھی نہ تھی۔ یوں تو گڈز ہاوس کے بچوں کا اپنا سکول تھا لیکن اس نے زین کو ہائی سٹینڈڈ سکول میں داخل کروایا تھا۔ وہ بچہ ذہین تھا کافی آگے جاسکتا تھا۔ اسل ئے ادیوا اسے خاص توجہ دیتی تھی۔ اسکی سکول فی وہ اپنے سیلری میں دیتی۔ اور کچھ بھائی کے ہوسپٹل ڈیوز میں لگ جاتی۔ عباس صاحب کی جوب تھی لیکن اس کیل ئے الگ سے خرچے تھے۔ جس میں انکی سیلری نکل جاتی۔ انہوں اسے سختی سے منع کررکھا تھا۔ لیکن اس معملے میں ادیوا نے انکی ایک نہ سنی۔ اپنی ضروتوں کیل ئے وہ ضشیم کا دیا ڈیبڈ کارڈ یوز کرلیتی۔ اس نے ہوسپٹل کے ڈیوز خود پے کرنے کی بات کی تھی لیکن ادیوا نے سختی سے منع کردیا وہ خوددار لڑکی تھی اور اس سے زیادہ اس کا بھائی خوددار تھا۔ اسی ل ئے وہ سب کچھ خود ہی کرنا چاہتی تھی۔ آئرہ بھی گاوں گ ئی تھی۔ اور امیرہ کی آج طبیعت خراب تھی۔ وہ آفس آنہیں سکی۔

"اسلام وعلیکم ڈسٹرب تو نہیں کیا۔"

بہت سوچنے کے بعد اسکے ذہین میں ایک ہی شخص آیا تھا۔ جسے کچھ جھجکتے وہ کال ملاگ ئی تھی۔

www.Novelshub.pk

"وعلیکم اسلام نہیں بول ئے آپ۔۔ خیریت تھی۔"

وہ تینوں کوئی ضروری ڈسکشن کر رہے تھے۔ ادیوا کی کال آتے دیکھ اسود حیران ہوا تھا۔ لیکن اب اسکی عجلت بھری آواز اسے ہلکا سا پریشان کر گ ئی۔ پاس بیٹھنے کی وجہ سے ضشیم نے ادیوا کالنگ دیکھ کر نا سمجھی سے اسود کو دیکھا تھا۔

"جی خیریت ہے۔ وہ اک فیور چاہے تھا آپ سے اگر مصروف نہ ہو تو۔"

"آپ حکم کرے۔"

اس نے تابعداری سے کہا۔

"ایک بچہ ہے میرا بیٹا ہی سمجھ لے اس کا آج رزلٹ آنا ہے۔ میری اچانک ایک میٹنگ آگ ئی سو جانا ناممکن ہے میں نے وعدہ کیا تھا اور اب نبھانے سے قاصر ہوں۔ اگر آپ میری جگہ جا سکے تو۔۔۔"

وہ پوری بات اسکے گوش گزار کرتی آخر میں التجائی یہ ہوئی۔ جبکہ میرے بیٹے پہ اسود جو کرسی سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ ایکدم سیدھا ہوا۔ ایک نظر ضشیم کو دیکھا۔

یہ کون سا وجود تھا دنیا میں جسکی انہیں خبر نہ تھی۔ وہ دونوں تعجب سے اس کی حیران شکل دیکھنے لگے۔

"سکول کا نام بتائی یں۔"

www.Novelshub.pk

اسکے پوچھنے پر وہ گہری پر سکون سانس خارج کرتی اسے نام بتانے لگی۔ جبکہ دوسری طرف اسود فون بند ہوتے ہی جلدی سے اٹھا۔

کہاجارہے ہو۔"

"ادیوا کے بیٹے کے سکول۔

اس کی بات پر ان دونوں کو ایک زوردار جھٹکا لگا تھا۔ صیان کی بے ساختہ چینخ پورے آفس میں گونجی۔

"بیٹا۔۔۔ ضشیم تم باپ کب بنے۔"

اسود نے ایک تھپڑ اسکے سر پر مارا تھا۔ پھر ساری بات دونوں کے گوش گزار کی۔ اور گاڑی کی چابی اٹھاتے نکل گیا۔ ضشیم نے ہونٹ آپس میاس پیوست کرتے ہاتھ کی مٹھی بنا کر ان پر جمادی۔ ماتھے کی رگیں ہلکی ہلکی ابھرنے لگی۔ اچانک سے غصے کا لیول بڑھنے لگا تو سگریٹ نکال کے جلائی۔ کوئی بات تھی جو اسے بری لگ رہی تھی۔

جبکہ صیان اسود کے پیچھے بھاگا تھا۔

"رکو میں بھی چلتا ہوں۔ آخر کون اس روئے زمین پر ایسا نکل آیا جسے وہ بیٹا کہہ رہی ہے۔"

---

www.Novelshub.pk

وہاں پہنچتے انہیں ہاتھوں ہاتھوں لیا گیا کہ ساز کمپنی کون نہیں جانتا تھا۔ وہ پرنسپل آفس میں بیٹھے تھے۔ زین سے ملنے کی درخواست کی۔ تو پرنسپل نے جلدی سے زین کو بلوایا۔

کچھ دیر بعد زین نوک کر کے اندر آیا۔

صیان بے ساختہ اسے دیکھ کر کھڑا ہوا تھا۔ وہ نو سالہ بچہ کافی سے زیادہ خوبصورت اور کیوٹ تھا۔

اسود نے بھی اسے دیکھا۔ زین ٹیبل سے پین اور اپنی جیب سے نوٹ بیڈ نکال کر اس پر کچھ لکھنے لگا۔ جبکہ وہ نا سمجھی سے اسکی کاروائی دیکھتے رہے۔

زین نے پرچی اسود کے آگے کی۔

"اسلام و علیکم۔"

پرچی پر نظریں دوڑاتا اسود شاک سے اسے دیکھنے لگا۔ کیا وہ خوبصورت گرے ذہین آنکھوں والا بچہ قوت گویائی سے محروم تھا۔ لیکن پھر جلدی ہی اپنی حیرت پر قابو پاتے سلام کا جواب دیا۔

"و علیکم اسلام۔ تم شاید ہمیں نہیں جانتے ہم۔۔۔۔۔"

وہ بات کرتے کرتے رک گیا۔ زین پھر سے کچھ لکھنے لگا تھا۔ پھر دوسرا صفحہ پھاڑ کر اسکے اگے کیا۔

"میں آپ کو جانتا ہوں۔"

"تم مجھے کیسے جانتے ہوں۔"

www.Novelshub.pk

اسے لگا شاید ٹی وی میں انٹریو دیتے دیکھا ہو۔

"آپ کو ادیوا اپی نے بھیجا ہے۔ وہ کیوں نہیں آئی۔"

"انھیں آفس میں کچھ مصرفیت آگ ئی تھی۔"

اسکی بات پر زین نے سر ہلایا۔

"چلیں پھر فنکشن سٹاٹ ہونے والا ہو گا۔"

پرنسپل کی بات پر اسود نے ہاتھ اس کے آگے کیا۔ زین نے اسکی انگلی پکڑلی۔ جبکہ صیان جو کب سے یہ ساری کاروائی دیکھ رہا تھا ایکدم سے اسے گود میں اٹھالیا تھا۔

"ارے تم ادیوا کے بیٹے ہو۔ اور ہم دونوں اسکے بھائی۔ تو ہمارے بھانجے ہوئے ناں۔"

زین نے ایسے تاثرات سمیت اسود کو دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کہ یہ نمونہ کون ہے۔ وہ قہقہ لگا کر ہنس دیا۔

"مجھے ہمیشہ کی طرح یقین ہے میرا زین فرسٹ آیا ہو گا ایسا ہی ہے نہ۔۔۔"

میٹنگ ختم ہوتے ہی اس نے اسود کو ویڈیو کال ملائی تھی۔

سکرین پر ایک ساتھ زین اسود اور صیان کے چہرے نمودار ہوئے۔

www.Novelshub.pk

زین نے مسکراتے ٹرافی کیمرے کے سامنے کی۔

پھر ہاتھوں سے کچھ اشارے کئے کہ ادیوا اچانک سے قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔ جبکہ وہ دونوں ان کی اشارہ کناروں میں کی جانے والی گفتگو سمجھنے سے قاصر تھے۔ وہ اسے کہہ رہا تھا کہ اگلی بار ہدا کو ساتھ لانا وہ اسے اپنی ٹرافی دیکھائے گا۔

”تم جانتے ہو ہدا تمہاری ٹرافی کا کیا حشر کرے گی۔“

زین نے اثبات میں سر ہلایا جیسے اسے فرق نہیں پڑے گا۔

”میں تم سے ملنے آونگی زین ہدا کو بھی ساتھ لاونگی۔ تمہاری ٹریٹ میری طرف سے۔“

وہ شفقت و محبت سے پر لہجے میں بولی۔

پھر پیچھے بیک گروانڈ پر غور کیا تو کہنے لگی۔

”آپ لوگ ہو کہاں۔“

اسود نے نرمی سے زین کے سر پر ہاتھ پھیرتے کہا۔

”ہم اس پیارے بچے کا دن سیلیبریٹ کرنے میک ڈونلز آئے ہیں۔“

زین نے مسکرا کر صیان اور اسود کی طرف کچھ اشارہ کیا۔

”کیا اس نے میرے بارے میں کچھ کہا ہے۔“

www.Novelshub.pk

صیان بے تابی سے بولا۔

"وہ کہہ رہا ہے آپ کے بھائی یوں کا شکریہ۔ مجھے سپیشل فیل کروانے کیل ئے۔"

ادیوا مسکراتے بولی۔ وہ دونوں بھی مسکرادی ئے۔

"اچھا اب ہم اسے گڈز ہاوس چھوڑنے جارہے ہیں۔"

اسود نے الوداعی انداز میں کہا۔

"میں ایڈرس سینڈ کر دیتی ہوں۔"

اسود بڑا پیار سا مسکراپڑا۔ پھر بولا تو ادیوا کچھ بول ہی نہ پائی۔

"اسکی ضرورت نہیں ہے ادیوا مجھے اپنے گھر کا ایڈریس پتا ہے۔"

آئی رہ اس وقت آموں کے باغ میں کھڑی دونوں ہاتھ کھولے ہوئے مینو سے مخاطب تھی۔ جو اسکی خاص ملازمہ تھی۔

"تومان لے مینو یہاں کا پتا پتا آئی رہ عالم خان کو یاد کر رہا تھا۔ یہ پہاڑ یہ وادیاں لہراتے کھیت میرے بغیر ادھورے ہیں۔"

مینو نے ناک چڑھاتے اپنی لمبی چھوٹی جھٹکی۔ اسکی بی بی جی کو کچھ زیادہ ہی خوش فہمیاں تھی۔

www.Novelshub.pk

”جو جھوٹ ہو وہ بات میں مانو ہی کیوں۔“

آئی رہ نے ایک تیکھی نظر اس پر ڈالی۔

”تم تو بڑی خوشیاں مناتی ہو گی۔ آئی رہ نامی بلا تمہارے سر سے ٹلی۔“

خدا کو مانو بی جی۔ کبھی تمہیں بلا نہیں کہا۔ خان بیگم کے مطابق آپ تو وہ ڈائی ن ہے۔ جو اٹھویں کے بعد نویں گھر پر بھی حملے کی تیاری کرے۔“

مینو جو اپنی ہی دھن میں بولتی جا رہی تھی آئی رہ کا چہرہ غصہ سے سرخ پڑتے دیکھتے ہی دوڑ لگائی۔

”ہنہ اس دنیا کے لوگ آئی رہ عالم خان کی قدر نہیں جانتے۔“

وہ دانت پیستی رہ گ ئی۔ پھر آم کے تنے کے گلے لگتی نخرے سے بولی۔

”کاش اس وقت ادیوا جان اور میر و ہوتے میں انہیں درخت پہ چھڑ کر آم توڑ کے دیتی۔“

وہ بری طرح ان دونوں کو یاد کر رہی تھی۔

اسی وقت ملازم نے آکر اطلاع دی۔

”آئی رہ بی بی خان بیگم کا حکم ہے عصر کی نماز سے پہلے پہلے گھر پہنچ جائی یں گا۔“

”اماں کو کسی حال میں چین نہیں۔“

وہ منہ بنائے گھر کی طرف چل دی۔ کہ عصر کی آذان ہونے ہی والی تھی۔

وہ دیکھ رہی تھی آفس سے آنے کے بعد سے اسکا موڈ خراب تھا۔ڈنر پر ٹی کو ڈانٹ بھی پڑ چکی تھی۔

”افشاں آپا ایک کپ کافی مجھے کمرے میں دے جائے۔“

سنجیدگی سے کہہ کر اسے مکمل طور پر نظرانداز کرتے ہوئے وہ کمرے کی جانب بڑا۔

حاقان صاحب کیلئے چائے بناتی ادیوا نے آہستہ سے ملازمہ کو منع کیا تھا۔

افشاں آپا آپ رہنے دے میں دیکھ لونگی۔

وہ سر ہلا کر اپنے کوٹر میں چلی گئی۔

”ڈیڈ آپ کی چائے۔“

”شکریہ بچے۔“

وہ اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے دعا دینے لگے۔ان کے کمرے سے نکل کر وہ ٹی کے کمرے میں گئی۔جو منہ

لٹکائے اپنے ٹیب میں بزی تھے۔

”چہرے کیوں لٹکے ہوئے ہیں۔“

دودھ کے گلاس ٹیبل پر رکھتی وہ انکے درمیان میں بیٹھ گئی۔

طہٰ ٹیب بیڈ پر پٹخ کر بولا۔

www.Novelshub.pk

”آج تو ہمارا کوئی قصور بھی نہیں تھا۔ بے وجہ ڈانٹ دیا آپ کے شوہر نے۔“

”اچھا انہوں نے ڈانٹا تو میرا شوہر ہو گیا۔ میرے شوہر تم دو کے کچھ لگتے نہیں کیا۔“

طلحہ نے افسردہ سی صورت بنائی۔

”بھابھی وہ پہلے اتنے کھڑوس نہیں تھے۔ تین سال ہو گئے وہ ہم پر ایسے ہی برستے رہتے ہیں۔“

ادیوا نے دونوں کے کندھے پر ہاتھ رکھے خود سے لگایا۔

”وہ تم دونوں سے بہت محبت کرتے ہیں۔ بس کبھی کبھی موڈ خراب رہتا ہے۔ تم لوگ دل پر نہ لیا کرو۔ ضشیم حاقان بدل سکتا ہے۔ پر اس کی فطرت نہیں بدل سکتی۔“

طہ نے بے ساختہ آمڈتی مسکراہٹ دبائی۔ پھر شرارتی نظروں سے اسے دیکھا۔

”آپ اپنے شوہر کی سائیڈ لے رہی ہے۔“

”نہ نہیں میں تو صرف۔“

وہ سٹپٹاتی جلدی سے اٹھنے لگی۔

”ہاں ہاں ہم سمجھ گئے۔ آپ کو اپنے شوہر سے بہت محبت ہے۔ اور ایک مشرقی عورت ہونے کے ناطے آپ کسی کو ان سے ناراض نہیں دیکھ سکتی۔“

طہ نے بھائی کے سر پر ایک مارا تھا۔

www.Novelshub.pk

”عورت نہیں لڑکی۔“

ادیوا نے زرا رعب جھاڑنے کی کوشش کی۔

”زیادہ باتیں بگھارنے کی ضرورت نہیں۔چپ چاپ یہ دودھ پیو۔اور سوتے نظر آو۔“

وہ دونوں جلدی سے تعبداری سے سر ہلانے لگے۔ادیوا دونوں کے ماتھے پر بوسہ دیتی روم سے نکلی۔

کچن میں آکر جلدی جلدی ہاتھ چلاتے کافی بنائی۔اور روم میں آگئی۔

وہ بالکنی میں بیٹھا لیپ ٹاپ گود میں رکھے سگریٹ پی رہا تھا۔آہ ضشیم اور اسکی بالکنی۔

”آپ کی کافی۔“

”میں نے تمہیں نہیں کہا تھا۔“

”پر میں نے بنا دی۔“

ضشیم نے لب بھینچے۔

وہ مڑی جب اس کی سراسراتی آواز پر دوبارہ رکنا پڑا۔

”تم نے مجھے کال کیوں نہیں کی اسود کو کیوں کی۔“

”کس بارے میں بات کہہ رہے ہیں۔“

وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

www.Novelshub.pk

”تم اتنی انجان کیوں بن جاتی ہو۔“

اس نے سگریٹ بجھائی لیپ ٹوپ ٹیبل پر رکھا اور اس کے سامنے آکر کھڑا ہوا۔

”آج آفس ٹائی منگ میں تم نے اسود کو کال کیوں کی۔۔۔۔“

ادیوا نے جلدی سے اس کی بات کاٹی تھی۔

”میں نے آپ کو کال نہیں کی کیونکہ آپ ہرگز میرا کام نہ کرتے۔“

ضشیم کا دائیں آئی برو اوپر کو اٹھا۔

”تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو۔“

”میں ایسا کیوں نہ کہو۔ آپ اول دن سے مجھ سے سہی سے بات نہیں کر رہے۔ کبھی مجھے یہ اعتماد نہیں دیا۔ کہ میں اپنی پروبلمز آپ سے شئیر کرو۔ ضشیم ہم کوئی نارمل کپل نہیں ہے۔ اور یہ بھی آپ کے رویے کی بدولت ہے۔“

وہ آج پھٹ پڑی تھی۔ اسکا سرد رویہ برداشت کرتے کرتے صبر کی حد تمام ہوگئی تھی۔ وہ چاہتا کیا تھا آخر۔

”آپ مجھے بتائیں ضشیم آپ نے مجھ سے شادی کیوں کی۔ آپ تو۔۔۔۔۔۔۔لینہ کو۔“

ضشیم نے نظریں چراتے اچانک اسے سامنے سے دکھیلا تھا اور پھر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

وہ بالکنی کے دروازے سے لگی۔ دکھ سے مڑ کر اسے جاتا دیکھا۔ جو نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔

www.Novelshub.pk

"جاتے ہوئے میں اماں کے ہاں جاونگی۔"

اگلے دن لانچ بریک کے دوران ادیوا نے اسے میسج کیا۔ آگے سے ضشیم کا رپلائے آیا۔

"بتا رہی ہو کہ پوچھ رہی ہو۔"

اس نے ضبط سے گہری سانس لی۔ یہ شخص اس کے ساتھ اتنا برا کر کے بھی نارمل کیسے تھا۔

"جی بتا رہی ہو۔"

"بہتر نہیں کہ پوچھ لیتی۔ میں نے کون سا منع کر لینا تھا۔"

اس نے ہونٹ کاٹتے جلدی جلدی ٹائی پ کیا۔

"آئی ندہ سے پوچھ لیا کرونگی۔"

آہ کیا فرمانبرداری سے جواب دیا تھا۔ لیکن وہ اور کہہ بھی کیا سکتی تھی۔ کہ یہ شخص باوجود اپنے برے رویے کے بھی اسکے دل میں بستا تھا۔

دوسری طرف وہ اسے جواب دیتا کہ اسی وقت صیان غصے سے آفس میں داخل ہوا۔ پیچھے اسود چلا آرہا تھا۔

"یہ شخص پاگل ہو چکا ہے ضشیم فوری کسی سائی کولجسٹ کا بدوبست کرواو۔"

"کیا ہوا ہے۔"

www.Novelshub.pk

کرسی پر بیٹھتا اسود تحمل سے بولا۔

"میں آئی رہ کیل ئے رشتہ بجھوانا چاہتا ہوں۔"

"سنو کیا کہہ رہا ہے۔"

صیان نے ہاتھ نچائے۔

اس کے ڈرامے پر ضشیم نے کوفت سے آنکھیں گھمائی تھی۔

"تو اس میں تمہیں کیا مسلہ ہے۔"

"ضشیم تم نے ٹھیک سے سنا وہ آئی رہ عالم خان کیل ئے رشتہ بجھوا رہا ہے۔ مطلب شادی کر رہا ہے اس ڈائی ن سے۔"

"وہی تو کہہ رہا ہوں تمہیں کیا مسلہ ہے۔"

اسود اسے مکمل نظر انداز کرتے ضشیم سے کہنے لگا۔

"میں چاہتا ہوں تم ادیوا سے بات کرو۔"

"ادیوا سے کیوں بات کرو۔"

اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ اسود کا دل کیا اپنا سر کسی دیوار میں دے مارے کن پاگلوں میں پھنس گیا تھا وہ۔

www.Novelshub.pk

”کیونکہ ادیوا آئی رہ کی دوست ہے ضشیم جیسے تم میرے دوست ہو ویسے ہی وہ اس کی دوست ہے تو میرا رشتہ بھی وہی لے کر جائے گی کیونکہ اس کی دوست ہونے کے ساتھ ساتھ وہ میرے دوست کی بیوی بھی ہے۔“

اس نے اپنے تئیں بڑی وضاحت سے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔ جبکہ اس کے دوست دوست کی گردان پہ ضشیم نے بیزاری سے کرسی سے ٹیک لگائی تھی۔

”ہاں ٹھیک ہے سمجھ گیا۔“

”تو پھر کرو بات۔“

اس نے ایک پل کو بھنوئیں اچکائی پھر نفی میں سر ہلایا۔

”سوری میں اس سے بات نہیں کر سکتا۔“

”کیوں۔“

”وہ میکے چلی گ ئی ہے۔“

”واپس تو آئے گی ناں۔“

”پتا نہیں۔“

صیان جیسے نظر انداز ک ئے وہ لوگ اپنی میں لگے تھے ضشیم کی بات پر اسود والا معملہ بھول کر حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

www.Novelshub.pk

"اس کا کیا مطلب تھا۔"

"ہماری لڑائی ہو گ ئی ہے۔"

ضشیم سگریٹ جلاتے ایسے بولا تھا جیسے موسم کا احوال سنا رہا ہو۔

"لو جی شادی کو مہینہ بھی پورا نہیں ہوا اور ان کی لڑائی یاں شروع ہو گ ئی"

اسود قطعیت سے بولا۔

"لڑائی ہوئی ہے تو صلح بھی ہو جائے گی۔ میں کچھ نہیں جانتا ضشیم تم اور صیان میری فیملی ہو۔ میری طرف سے تم دونوں ہی جاوگے۔"

صیان چونکا پھر تیزی سے اسکی بات کاٹی۔

"میں بلکل نہیں جاو گا۔"

وہ اسے اگنور کے اپنی بات کہنے لگا۔

"ادیوا تمہاری بیوی ہے اور آئی رہ کی دوست۔ اسکا جانا ضروری ہے لحاظ اپنے مسل ئے سائی یڈ پہ رکھ کر میرا مسلہ حل کرو۔"

"یہ مانتا ہے کہ وہ ایک مسلہ ہی ہے۔"

مسکراتے لہجے میں بولتے صیان کا اشارہ آئی رہ کی طرف تھا۔ اسود نے دانت پیس کر اسے دیکھا۔

www.Novelshub.pk

"بھابھی ہے وہ تمہاری۔"

جبکہ ادیوا بولنے پر ضشیم نے ہمیشہ کی طرح اسے ٹوکا تھا۔

"اسود میں کہتا ہوں یا تو دوستی چنو یا ڈائی ن۔"

وہ اس پر لعنت بھیجنے کا اشارہ کرتے کرسی سے اٹھتا آفس سے ہی نکل گیا۔

"آئی رہ عالم خان۔"

صیان بھلبھلا اٹھا۔

"دیکھ رہے ہو تم محبت آتے ہی دوستی چھوڑ دی اس نے۔"

"وہ آئی رہ سے محبت نہیں کرتا صیان۔"

صیان نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

"تم پاگل ہو وہ اس سے شادی کر رہا ہے اور تم کہہ رہے وہ محبت نہیں کرتا۔ لیکن خیر تمہارا قصور نہیں ہے میں ہی پاگلوں میں رہتا ہوں۔"

خود پر افسوس کرنے والے انداز میں کہتے اس نے بھی باہر کی راہ لی تھی۔

پیچھے ادیوا کے بارے میں سوچتے ضشیم نے سر تھاما تھا۔

"اب کیسے بات کروں میں اس سے۔"

www.Novelshub.pk

وہ اپنے کمرے میں سٹڈی ٹیبل کے سامنے بیٹھی تھی۔ آج بہت دنوں بعد ڈائری اٹھائی ہوئی تھی۔

اب کے ہم بچھڑے تو شاید کبھی خوابوں میں ملیں
جس طرح سوکھے ہوئے پھول کتابوں میں ملیں

ڈھونڈ اجڑے ہوئے لوگوں میں وفا کے موتی
یہ خزانے تجھے ممکن ہے خرابوں میں ملیں

غم دنیا بھی غم یار میں شامل کر دو
نشہ بڑھتا ہے شرابیں جو شربوں میں ملیں

www.Novelshub.pk

تو خدا ہے نہ میرا عشق فرشتوں جیسا

دونوں انسان ہے تو کیوں اتنے حجابوں میں ملیں

آج ہم دار پہ کھینچے گ ئے جب باتوں پر

کیا عجب کل وہ زمانے کو نصابوں میں ملے

اب نہ وہ میں ہوں نہ تو ہے نہ وہ ماضی ہے فراز

جیسے دو سائے تمنا کے سرابوں میں ملیں

"میں سمجھی سو گ ئی ہو گی۔ کیا پیا کے بغیر نیند نہیں آ رہی۔"

بھابھی کی پر تبسم آواز پر اس نے ڈائی ری بند کر کے سائی یڈ پر رکھی اور انکے ساتھ آ کر بیڈ پر بیٹھ گ ئی۔

"تم خوش ہو۔"

وہ اسکے ہاتھ پکڑ کر بولی۔

www.Novelshub.pk

"مطمئن ہوں۔"

"مطلب خوش نہیں ہو۔"

"ایسی بات نہیں ہے بس کچھ الجھی کہانیاں ہے جن پر خوشی منحصر ہے وہ سلجھ جائے تو بات بنے۔"

بھابھی نے سر ہلایا۔

"اللہ تمہاری ہر الجھن سلجھادے۔"

انہوں نے اسے زیادہ کرید انہیں بس اسکے سر پر ہاتھ پھیر کر دعا دیتی بولی۔ وہ ادیوا سے اٹھ سال بڑی تھی۔ لیکن ہمیشہ بچوں کی طرح ٹریٹ کیا تھا۔ کیونکہ وہ اس کے محبوب شوہر کو عزیز تھی تو اسے کیسے نہ ہوتی۔

"ہدا سو گئی۔"

"ابھی کہاں بابا کے پاس ہے انکو بھی جگائے رکھا ہے۔ کہہ رہی تھی آج نینو کیساتھ سوونگی۔"

ان کی بات سن کر ادیوا بھی مسکرا کر رہ گئی۔

ادھر ادھر کی باتوں کے بعد بھابھی نے اچانک سے مدھم آواز میں پوچھا۔ انداز میں ہلکا سا تجسس بھی تھا۔

"وہ کیسا ہے۔"

"ویسے ہی ہے ڈاکٹرز کہتے ہیں وہ سنے لگے ہیں اگر ایسے ہی پروگرس کرتے رہے تو جلدی ٹھیک ہونے کے چانسز ہے۔"

www.Novelshub.pk

ادیوا نے انکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی۔

بھابھی نے بڑی مشکل سے آنسو ضبط کیۓ تھے۔

"آپ چلی جائے ناں ان سے ملنے۔ کوئی تعجب نہیں کہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہو"۔

اسنے التجائی یہ انداز اپنایا۔ تین سال ہو گۓ تھے روحان بھائی کو کوما میں گۓ ہوئے لیکن وہ ایک بار بھی ان سے ملنے نہیں گئی تھی۔ نکاح کے دن بھی دور سے ہی دیکھا تھا۔

"نہیں ادیوا اتنی ہمت نہیں ہے مجھ میں۔"

وہ سر نفی میں ہلاتی بے بسی سے بولی۔ کیسے اسے نیم مردہ حالت میں دیکھ سکتی تھی۔ انکی بے بسی ادیوا کی بھی آنکھیں نم کر گئی۔

"نینو۔"

معاًہدا کی آواز پر ان دونوں نے جلدی سے آنسو پونچھے۔

"نینو می آپ تے ساتھ سو گی۔"

(نینو میں آپ کے ساتھ سوں گی۔)

ہدا اسکی گود میں چڑتی معصومیت سے توتلی زبان میں بولی۔

"آجا میرا کپ کیک۔ آج نینو ہدا کو لوری بھی سنائے گی۔"

www.Novelshub.pk

وہ اسکے گال چٹاچٹ چوم گ ئی۔

”نی لولی تو بچوں کو سناتے می بچی نی ہوں۔“

(نہیں لوری تو بچوں کو سناتے ہیں میں بچی نہیں ہوں۔)

”ہاہاہاہاہاہاہا“۔

اسکے منہ چڑھا کر بولنے پر وہ دونوں قہقہہ لگا کر ہنس دی۔

اگلے دن ادیوا لاونج میں سب کے ساتھ بیٹھی تھی جب طہ اور طلحہ کی آمد ہوئی۔

”آپ کل سے گھر نہیں تھی ہم یاد کر رہے تھے آپ کو اب لینے آئے ہے۔“

سلام دعا کرنے کے بعد طہ اداس سی صورت ل ئے بولا۔

”میں صدقے جاوں مس کیا مجھے۔“

وہ پیار سے اسکے بال بھکیر گ ئی۔

”میں نے بھی مس کیا۔“

طلحہ نے جلدی سے سر آگے کیا کہ اسکے ساتھ بھی یہ عمل دہرایا جائے۔

سب اسکی حرکت پہ ہنس دی ئے۔

www.Novelshub.pk

عباس صاحب اور اماں نے بے ساختہ اللہ کا شکر ادا کیا تھا جو انکی بیٹی کو اتنے محبت کرنے والے لوگ ملے تھے۔

"ڈیڈ کیسے ہیں۔"

وہ آتے ہوئے انکو فون پر بتا چکی تھی۔ جس پر انہوں نے ڈھیروں دعائیں دے کر کہا کہ جتنے دن چاہیے گزرا آئے۔

"ٹھیک ہے وہ آپ کو یاد کر رہے تھے۔ کہہ رہے تھے۔ ادیوا بیٹی کے ہونے سے رونق ہوتی ہیں۔ ورنہ یوں تو بھائی بس اپنی سوتن کے ساتھ مصروف رہتے ہیں۔"

بھابھی سے جوس کا گلاس لیتے طلحہ نے مزے سے بتایا۔

وہ مسکرائی۔ جبکہ طہ اور اماں کی گود میں چھڑی ہدا ایک دوسرے کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہے تھے۔

اس مکین دل کے ذکر پر وہ دل سمبھالتی رہ گئی۔ ایک بار بھی جو اسنے آنے کے بعد پوچھا ہو۔

جبکہ دوسری طرف اگر ضشیم کو دیکھا جائے تو وہ آفس میں بیٹھا فائیلوں میں سر گھسائے ہوئے تھا۔ آنکھوں میں سرخ ڈوریاں واضح تھی۔ جو اس بات کی نشانی تھی کہ ساری رات ایک پل کیلئے بھی اس کی آنکھیں بند نہیں ہوئی تھی۔ کیونکہ خالی کمرہ اور اسکے وجود سے مبرا پہلو شدت سے اسکی کمی کا احساس دلا رہے تھے۔

وہ تھک کر آنکھیں موندے چیئر کی پشت سے ٹیک لگا گیا۔ تصور میں اسکی جھکی بھوری نگاہیں رقص کر رہی تھی۔

www.Novelshub.pk

وہ اسکی عادت بن رہی تھی۔اور عادتیں اسے بہت خوار کرتی تھی۔ لیکن یہ بات وہ کبھی مان نہیں سکتا تھا۔

”آپ نہیں جائے گی ہمارے ساتھ۔“

طہ افسردگی سے کھڑا اس سے استفسار کر رہا تھا۔

”میں کل آونگی ناں انشااللہ۔“

ہدا نے اپنی نینو کی انگلی مضبوطی سے پکڑ رکھی تھی۔مبادا وہ سچ میں ان کے ساتھ نہ چلی جائے۔

”ہم انتظار کرینگے آپ کا۔“

انہوں نے اسے ایک ساتھ ہگ کیا۔اور گاڑی میں بیٹھ گ ئے انکے بیٹھتے ہی ڈرائیونے گاڑی اگے بڑھادی۔وہ وہی کھڑی رہی جب تک وہ چلے نہ گ ئے۔

”تلے نینو۔“

(چلے نینو)۔

ہدا نے اسکا ہاتھ کھینچا۔وہ چونک کر اسکے ساتھ اندر کی طرف ہولی۔

---

www.Novelshub.pk

وہ ایک چھ سال کی بچی تھی اور دوسرا دس سال کا بچہ جو اس وقت ن ئی ے کپڑے پہنے ایک ساتھ صوفے پر بیٹھے تھے۔

”موم کہہ رہی ہے آج کے بعد سے میں تمہارا ہبی ہوں۔“

بچی نے اپنی خوبصورت بڑی بڑی آنکھیں گھماتے بچے کو دیکھا۔

”ہبی کیا ہوتا ہے۔“

بچے نے تھوڑی پر انگلی رکھ کر کچھ دیر تک سوچا پھر بولا۔

”جیسے ڈیڈ موم کے ہبی ہے۔ جیسے تمہارے پاپا تمہاری ممی کے ہبی ایسے ہی۔“

بچی کا منہ حیرت سے کھلا۔ پھر اگلے ہی پل وہ ایکسائی یٹڈ سی نظر آئی۔

”اوہ اسکا مطلب ہم آج سے ساتھ ساتھ رہیں گے۔“

بچہ معصومیت سے سر ہلانے لگا۔

”ہاں آج سے ہم ساتھ ساتھ رہیں گے میں ہمیشہ تمہیں پروٹیکٹ کروں گا۔ تمہیں روز چوکلیٹ بھی بائے کر کے دوں گا۔ کوئی تمہیں ہرٹ کرے گا تو اس کیساتھ فائی ٹ بھی کروں گا۔“

”پرومس۔“

بچی نے چھوٹی سی ہتھیلی دس سالہ بچے کے آگے کی۔

www.Novelshub.pk

"یس پرومس۔"

چولے پر رکھا دودھ ابل کر باہر آنے لگا تو ایکدم وہ چونک کر خیالوں سے نکل آئی۔ جلدی سے چولا بند کیا۔

"آہ۔۔۔ تمہارا ہر وعدہ جھوٹا تھا۔ ہر وعدہ۔۔۔۔ تم یوں غافل ہوئے جیسے کبھی تھے ہی نہیں۔ اور اس پر تضاد تم مجھے اس جرم کی سزا دے رہے ہو جو میں نے کی ئے ہی نہیں۔"

دودھ کو دیکھتی اسکی آنکھیں کب بھیگ گ ئی اسے خبر بھی نہ ہوئی۔ ناجانے اس کی قسمت میں کیا لکھا تھا۔

چار دن ہو گ ئے تھے۔ وہ آ ہی نہیں رہی تھی۔ شام کا وقت تھا وہ لان میں چلا آیا۔ فون نکال کر اسکا نمبر ڈائ ل کیا۔ اب بس ہو گیا تھا۔

ادیو اعباس صاحب کیل ئے چائے بنا رہی تھی۔ فون ہدا کے پاس تھا۔ کال آتے دیکھ اس نے یس کا بٹن دبا دیا۔

"اسم ملیکم"

(اسلام علیکم۔)

بچی کی آواز پہ ضشیم نے حیرت سے فون کان سے ہٹا کر دیکھا۔ یہ کس کا نمبر ملا دیا تھا۔

"وعلیکم اسلام آپ کون بچے۔"

وہ اسی کے انداز میں آئی برو اکھٹے کرتی رعب سے بولی۔

www.Novelshub.pk

”تال آپ کی مد سے کیوں پوچ رہے۔“

(کال آپ نے کی ہے مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں۔)

ضشیم بچارا تو ایک پل کو کچھ بول ہی نہ پایا۔ یہ بچی اسے چونکائے جا رہی تھی۔

”بیٹا آپ ایوا کو فون دو۔“

”تون اوا“

(کون ایوا)

ضشیم نے بے اختیار دو انگلیوں سے ماتھا مسلا۔

”ایوا مطلب ادی ایوا او گوڈ کیسے پرونانس کرتے ہیں۔“

وہ جھجھلا کر رہ گیا۔

”ہدا کس سے بار کر رہی ہو۔“

کچن سے نکلتی ادیوا نے حیرت سے پوچھا۔ جو فون کان سے لگائے ہوئے تھی۔

”اتل سے۔“

(انکل سے۔)

کون سے انکل مجھے دو۔“

www.Novelshub.pk

"ہیلو۔"

اس سے فون لے کر وہ کان سے لگا گ ئی۔

ضشیم بالوں میں ہاتھ پھنسائے جھنجھلا کر بولا۔

"او گاڈ ایوا تم نے ایک بچی کو اپنا فون کیوں دیا ہے۔"

ادیوا ساکت ہوئی تھی کیا یہ ضشیم تھا۔ آج بلا آخر چار دن بعد اس نے فون کر ہی دیا تھا۔

"میں تم سے بات کر رہا ہوں لڑکی سن رہی ہو۔"

"ج جی بول ئے۔ وہ ہدا میرے فون پہ کاٹون دیکھ رہی تھی۔"

اس نے آہستہ سے وضاحت دی۔

"کب آ رہی ہو۔"

"می میں ایک دو دن اور۔۔۔۔۔"

"کوئی ضرورت نہیں دو دن اور رکنے کی۔ میں کچھ دیر بعد لینے آونگا کچھ ضروری بات کرنی ہے۔"

اسود بار بار اسرار کر رہا تھا۔ مجبوراً اسے یہ کہنا پڑا۔

"کیا بات کرنی ہے۔"

"فون پہ نہیں ہو سکتی ہے۔"

www.Novelshub.pk

"ٹھیک ہے پھر۔"

ضشیم نے نا سمجھی سے پوچھا

"کیا ٹھیک ہے۔"

"مطلب ٹھیک آپ آجائیں۔"

اپنی بات کہہ کر اس نے جلدی سے فون کاٹا۔ پتا نہیں کیا چاہتے ہیں۔ اس نے فون کو گھورا جیسے وہی ضشیم ہو۔

دوسری طرف وہ بھی غصے سے فون کو دیکھ رہا تھا۔

"بھابھی آگ ئئئئی۔"

وہ جیسے ہی ضشیم کے ساتھ گھر میں داخل ہوئی۔ سڑھیوں سے اترتے طہ نے اسے دیکھتے چینخ ماری۔

طلحہ بھی اپنے روم سے نکل کر اسکی طرف بھاگا۔

ضشیم نفی میں سر ہلاتے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

وہ دونوں آکر اس سے چمٹ گ ئے تھے۔

"میں جا کے شکرانہ کے سو نفل ادا کروں گا۔ سچی بتا رہا ہوں بھابھی آپ کے بغیر یہ گھر بلکل بھی اچھا نہیں لگتا۔"

"اور بھائی بھی ہر وقت ڈانتے ہیں۔ ان چار دونوں میں تو اور بھی زیادہ ڈانٹا تھا۔"

www.Novelshub.pk

طہ نے بچاری سی مسکین صورت بنائی۔ وہ مسکرا کر انکی شکایتیں سنتی رہی۔

"ادیوا بچے۔"

حاقان صاحب سٹڈی سے نکلے تو اسے دیکھ کر خوشی سے پکارا۔

"اسلام علیکم ڈیڈ۔"

"وعلیکم اسلام۔ شکر ہے بیٹا آگ ئی ہو۔ ورنہ میں لینے آجاتا۔"

انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"اب تو آنا ہی تھا ڈیڈ ورنہ اماں دو دن بعد خود نکال باہر کرتی۔"

اسکی بات پر وہ قہقہ لگا کر ہنس دہ ئے۔

اماں سے کہاں برداشت تھا بیٹی اتنے دن میکے میں رہے۔ ان کے ل ئے بس شوہر کا گھر ہی لڑکی کا گھر ہوتا ہے۔

"چلو اب آرام کرو بچے۔ کھانا کھالیا تھا۔"

"جی ڈیڈ کھانا کھا کر آئے ہیں۔"

وہ سر ہلا کر اپنے روم کی طرف بڑھے۔ ادیوا ٹی سے بولی۔

"تم لوگوں رات کو دودھ لیتے تھے سچ سچ بتانا۔"

طلحہ جلدی سے بولا۔

www.Novelshub.pk

"میں پیتا تھا بھابھی اس نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔"

وہ طہ کو دیکھنے لگی۔ اس نے جلدی سے کہا۔

"آج کے بعد پیو گا ناں۔"

"ایوا۔"

ضشیم اوپر سے چلایا۔ وہ بولی۔

"یہ مجھے ایوا کیوں بولتے ہیں۔"

"کیونکہ انکو آپ کا نام پروناونس کرنا نہیں آتا۔"

اسے حد درجہ حیرانی ہوئی تھی کیا اس کا نام مشکل تھا۔

"کیا ایسا ہے۔"

دونوں نے زور و شور سے اثبات میں سر ہلایا۔

"ایوا۔"

"جای ئے جای ئے اس سے پہلے کہ بم پھٹے اور نزلہ ہم پر گرے۔"

سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ادیوا نے انہیں آنکھیں دیکھائی۔

"ایسے نہیں بولتے۔"

www.Novelshub.pk

وہ کمرے میں داخل ہوئی۔ ضشیم فون کان سے لگائے کسی سے بات کر رہا تھا۔

"یہ لو آگ ئی ہے خود ہی بات کر لو۔"

ضشیم نے فون اسپیکر پر کیا تھا۔

"اسلام علیکم ادیوا کیسی ہو۔"

اسود کی آواز سن کر اس نے کنفوژ ہو کر ایک نظر ضشیم کو دیکھا۔

"وعلیکم اسلام الحمد اللہ آپ سنائی یں۔"

"اللہ کا کرم ہے۔ وہ دراصل بات یہ ہے ادیوا کہ مجھے شادی کرنی ہے۔ چاہتا ہوں رشتہ آپ اور ضشیم لے کر جائی یں۔"

وہ بغیر کسی تمہید کے بولا۔ ضشیم اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ جو اس کی بات پر کچھ حیرانی اور تذبذب کا شکار ہوئی تھی۔

"میں کیسے۔ آپ بہت بڑی زمہ داری دے رہے ہیں مجھے۔"

"ادیوا میری کوئی فیملی نہیں ہے۔ یتیم پلا بڑا ہوں۔ اب اس موقعے پر میرے پاس ضشیم اور صیان کے علاوہ کوئی رشتہ نہیں۔ اور سچ کہوں تو آپ کو دل سے بہن مانا ہے۔ آپ میری طرف سے جای ئے گی۔ یہ میرے ل ئے عزاز کی بات ہے۔"

www.Novelshub.pk

وہ جلدی سے نفی میں سر ہلاتی بڑی معصومیت سے کہنے لگی۔ کہ ایک پل کو تو ضشیم کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ چھا گئی۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔ مجھے اچھا لگے گا۔ لیکن اگر انہوں نے انکار کر دیا تو۔ مجھ سے کوئی غلطی نہ ہو جائے"۔۔

اسود اس کی بات پر ہلکا سا ہنس دیا۔

"وہ بعد کی بات ہے۔ آپ بس جانے کی تیاریاں کرے۔"

"اور لڑکی کون ہے۔"

"وہ آپ کو ضشیم بتائے گا۔"

اصل کام اسکے حوالے کرتے وہ فون بند کر چکا تھا۔ ادیوا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"آئی رہ عالم خان"

"اس کا یہاں کیا ذکر۔"

اس نے نا سمجھی سے کہا۔ لیکن ضشیم کے تاثرات اسے اچھی طرح سمجھا گئے تھے۔ وہ ششدر رہ گئی۔

"آئی رہ۔۔۔۔۔۔ ہماری آئی رہ۔"

اس کی صدماتی کیفیت دیکھتے وہ بس سر ہی ہلا سکا۔

www.Novelshub.pk

وہ جلدی سے اپنے بیگ سے فون نکال کر کسی کا نمبر ڈائی ل کرنے لگی۔ ضشیم نے اچنبھے سے اسکی کروائی ملاحظہ کی تھی۔

دوسری طرف کال اٹینڈ ہوتے ہی وہ بولنا شروع ہوئی تھی۔

"میرو میری جان اسود بھائی چاہتے ہیں ہم اسکا رشتہ لے کر آئی رہ کے گھر جائے۔"

"واٹ۔ آئی رہ کا رشتہ۔"

میرو کی چینخ پر ادیوا نے بے ساختہ فون کان سے ہٹایا تھا۔

"میرو میری بات سنو میں اسود بھائی کو انکار نہیں کر سکتی۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ ارو مجھے جان سے مار دیگی۔ وہ عورت سچ میں ڈائی ن ہے۔"

امیرہ نے کچھ پل بات کو سمجھنے میں لگائے یعنی اسود حنیف کا رشتہ آئی رہ کیل ئے۔ پھر اس نے محظوظ لہجے میں پوچھا۔

"کیا وہ آئی رہ سے محبت کرتا ہے۔"

"مجھے کیا پتہ میرو۔"

بیڈ پر لیٹا ضشیم دلچسپی سے اسکا مارچ دیکھ رہا تھا۔ جس میں اس پل آئی رہ کی روح گھس چکی تھی۔

"کیا صیان کو یہ بات پتا ہے۔"

www.Novelshub.pk

یہی سوال اس نے ضشیم سے پوچھا۔

”کیا صیان کو یہ بات پتا ہے۔“

”ہاں وہ جانتا ہے۔“

وہ امیرہ سے بولی۔

”میر و یہ کہہ رہے ہیں وہ جانتا ہے۔ لیکن تم مجھ سے یہ کیوں پوچھ رہی ہو۔“

ضشیم نے پہلی بار اسکے طرز تخاطب پر غور کیا تھا۔ وہ اکثر اسکا نام نہیں لیتی تھی۔

”کیونکہ میری جان میں حیرت سے زیادہ صدمے میں ہوں۔ صیان اسود اور آئی رہ کا رشتہ کیسے ہونے دے سکتا ہے۔“

”آہ میر و یہ پوائنٹ نہیں ہے۔ اس وقت یہ سوچو۔ کہ آئی رہ کو کیسے منایا جائے۔“

وہ کچھ سوچ کر بولی۔

”میرے خیال سے آئی رہ کو کچھ بتاؤ ہی نہیں۔ جا کے انکل سے بات کرو انکا ماننا ضروری ہے۔ اور مجھے لگتا ہے وہ تمہاری بات نہیں ٹالیں گے۔“

ان سب میں ادیوا نے بس ایک بات پر گرفت کی تھی۔

"کیا مطلب میں اکیلی جا رہی ہوں۔ میرو میری بات دھیان سے سننا۔ تم بھی میرے ساتھ ہی چل رہی ہو میں اکیلی کیوں اس کے عتاب کا نشانہ بنو۔"

یہ اچھی زبردستی ہے۔

وہ منہ بنا کر بولی۔ ادیوا نے پھر ایک دو باتیں کرتے فون بند کیا۔

ضشیم نے کہا۔

"کیا یہ اتنا ناممکن ہے۔"

"آپ کی سوچ سے بھی زیادہ۔"

"خیر اسے بعد میں دیکھیں گے۔ فلحال کل کیلئے تیاری رکھنا تم میرے ساتھ ایک بزنس پارٹی پر چل رہی ہو۔"

ادیوا نے اسکا تحکم بھرا انداز ملاحظہ کیا۔

"یہ ضروری ہے۔"

ضشیم نے سر اثبات میں ہلایا۔ پھر سونے لیٹ گیا۔

وہ لائٹ بن کرتی آکر اپنی جگہ پر لیٹ گئی۔

ساتھ آواز میں بڑبڑاہٹ جاری تھی۔

"مجھے اب بھی بتانے کی کیا ضرورت ہے کرنی تو اپنی مرضی ہی ہے۔"

www.Novelshub.pk

تھوڑی دیر گزری ہو گی جب وہ نیند میں جانے والی تھی کہ اسے اپنی کمر پہ آہنی بازو کی گرفت محسوس ہوئی۔

چونک کر چہرہ اسکی طرف مڑا۔ وہ آنکھوں میں خمار سال ئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ ادیوا کانپ سی گ ئی۔

”جو شکایت ہے سینے سے لگ کر کرو۔“

”ک کیا ہو گیا ہے آپ کو۔“

ضشیم نے سختی سے اپنا نچلا ہونٹ کاٹا تھا۔ پھر جب بولا تو لہجے میں بے بسی سی تھی۔

”خدا کی قسم مجھے خود نہیں سمجھ آ رہا۔“

گرفت مضبوط کرتے اسے نزدیک کیا۔ اس کی ہتھتلیوں پر پسنا آنے لگا۔ دل اس قربت پر سینے سے سر پٹخنے لگا۔ جبکہ وہ سرگوشیانہ اسکے کان میں بول رہا تھا۔

”کیا یہ دھڑکنیں میری قربت پر احتجاج کر رہی ہے۔“

”س سو جانا چاہی ئے۔“

اس نے کسمساتے لڑکڑاتے لہجے میں کہا۔

”لیکن مجھے تو نیند نہیں آ رہی۔“

ادیوا نے بمشکل اسکی آنکھوں میں جھانکنے کی کوشش کی۔ لیکن پھر ناکام ہوتے پلکیں واپس عارضوں پر گرا دی۔ اس منظر نے ضشیم حاقان کے ضبط کی طنابیں توڑی تھی۔

www.Novelshub.pk

وہ بھاری گمھبیر لہجے میں بڑبڑایا۔

"یہ جو ہو رہا ہے سراسر تمہارا قصور ہے۔ ضشیم حاقان کا نفس اتنا کمزور ہرگز نہیں لیکن یہ بھی سچ ہے کہ مقابل ادیوا ضشیم حاقان ہے۔"

ادیوا کی ریڑ کی ہڈ میں سنسناہٹ سی ہونے لگی۔ اور پھر جو وہ مہربان ہوا تھا۔ تو ادیوا عباس نے جانا تھا کہ محبت جب خوشبو اوڑھتی ہے تو تن بدن کیسے مہکنے لگتے ہیں۔

رات کے کسی پہر اسکی آنکھ کھلی تو ادیوا اسکے سینے پر سر رکھے سو رہی تھی۔ ضشیم نے دیکھا اس کا چہرہ معمول سے زیادہ پر کشش لگ رہا تھا۔ یہ شاید اس کی قربت کا رنگ تھا۔ وہ آہستہ سے جھکا نرمی سے اس کے ماتھے پر لب رکھتے بڑبڑایا۔

"جانتا ہوں غلط کر رہا ہوں۔ پہلے شاید چھوڑ بھی دیتا لیکن اس رات میں تم پر اپنی ساری شدتیں لوٹائی ہے۔ اب تم چاہو بھی تو بھی ضشیم حاقان کی دسترس سے نکل نہیں سکتی۔"

اگلے ہی لمحے کسی سوچ کے آتے ہی اس کے چہرے پر پتھریلے تاثرات چھاگ ئے۔

www.Novelshub.pk

”کل کی شام شاید تمہاری ل ئے بھاری ہو۔ پر اس کے ل ئے قیامت ہو گی اور میں چاہتا ہوں۔ کہ وہ حشر کا عذاب تمہاری صورت محسوس کرے۔“

جانے وہ کیا سوچ بیٹھے تھا۔ کل کی شام کس کس پر بھاری ہونی تھی یہ تو کل ہی پتا چلنا تھا۔

”میر و مجھے آج جلدی نکلنا ہے۔ کیا میرے پیچھے تم سنبھالو گی سر سے بات کر لی ہے۔“

وہ اسکے پاس آتی بولی۔

”وہ میں دیکھ لو نگی لیکن تم ہالف ڈے میں کیوں جا رہی ہو۔“

”ضشیم کے ساتھ ایک بزنس پارٹی پہ جانا ہے شام کو۔ میرے پاس مناسب ڈرس نہیں ہے۔ سو تھوڑی سی شوپنگ کرتے ہوئے جاونگی۔“

امیرہ نے بغور اسے دیکھتے مشکوک لہجے میں کہا۔

”ادیوا جان تم آج اتنی گلو کیوں کر رہی ہو۔ کیا سکن پولش کروائی ہے۔ لیکن تم تو پالر وغیرہ نہیں جاتی۔“

ادیوا نے حلق تر کرتے گالوں پر دونوں ہاتھ رکھے۔

”نہ نہیں میں تو کوئی گلو نہیں کر رہی۔“

اگلے لمحے میر و کی آنکھیں شرارت س چمکنے لگی۔

www.Novelshub.pk

”پر تم اتنی سرخ کیوں پڑ گئی۔ کیا میں نے کچھ ایسا پوچھ لیا۔ جو نہیں پوچھنا چاہیے تھا۔“

”پت پتا نہیں تم کیا کہہ رہی ہو۔ میں جا رہی ہوں تم دیکھ لینا۔“

وہ جلدی سے باہر کی جانب بڑھی۔ میرو نے پیچھے سے ناک لگائی۔

”ٹھیک ہے پر مجھے اپنی پکس سنڈ کرنا۔“

سب لوگ مڑ کر اسے دیکھنے لگے۔ وہ معذرت خوانہ مسکرا کر جلدی سے اپنی سیٹ پہ بیٹھی۔

نیٹ کی سفید فروالی میکسی فروک پہنے وہ لاونچ میں تیار بیٹھی تھی۔ اسی کے ساتھ میچنگ سیلک حجاب سے خود کو کور کر رکھا تھا۔

ضشیم ابھی آفس سے آیا تھا۔ تو اسکے تیار ہونے کا ویٹ کر رہی تھی۔

ٹی ٹی اسکے سامنے بیٹھے کب سے نہارے جا رہے تھے۔ اور وہ ان کے مسلسل دیکھنے سے الجھن کا شکار ہو رہی تھی۔

”بھابھی بھائی کا دل پھتر کا ہے۔ لیکن ہمارا موم سے بھی زیادہ نرم تو کیوں ایسی بجلیاں گرانے بیٹھی ہے۔“

طلحہ نے اپنا سلیپر اٹھا کر اسکے سر پر دے مارا۔

www.Novelshub.pk

”تمیز نام کو نہیں بھابھی سے ایسی واہیات گفتگو کرتے شرم نہ آئی۔“

طہ نے غصے سے تلملا کر وہی سلیپر اس پر بجادی۔

ادیوا نے ہونق پن سے یہ لڑائی ملاحظہ کی تھی۔

”چھوڑ کمینے انسان بڑا بھائی ہوں تیرا۔ شرم لحاظ بھول گیا ہے۔“

”تو کچھ زیادہ ہی اپنے بڑے پن کے فائی دے اٹھاتا ہے آج یہ اکھڑ ختم کر کے ہی رہوں گا۔“

وہ تنک کر بولا تھا۔

ادیوا نے اٹھ کر جلدی سے دونوں کو الگ کیا۔

”خدا کی پناہ کیا جنگلی پن کر رہے ہو۔ طہ بس کرو بھائی کا برتا ہی نکال دیا۔“

طہ پیچھے ہوتے ناراضگی سے منہ پھلا گیا۔

”تو اسے بھی ڈانٹے ناں پہلے وار اسی نے کیا تھا۔“

”اور بکواس تو نے کی تھی۔“

ادیوا نے جلدی سے ہاتھ کھڑے ک ئے کہا۔

”اچھا بس اب چپ کر جاو۔“

سیڑھی اترتا ضشیم سنجیدگی سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ قریب آ کے درشتی سے انہیں ڈپٹا۔

”تم دونوں کو تمیز بھول گئی ہے۔ ہر وقت گھر میں شور مچائے رکھتے ہو۔“

ادیوا نے مڑ کر اسے دیکھا اور پھر دیکھتی ہی رہ گئی۔ وہ گوچی کے ڈنر سوٹ میں بال جل سے سیٹ کیے آج معمول سے ہٹ کر ہینڈ سیم لگ رہا تھا۔

طلحہ نے مسکان چھپاتے اسے ہلا کر ہوش دلایا۔

”بھابھی تاڑ بعد میں لیجیے گا۔ ابھی کیلیے دیوروں کی سائیڈ لے۔“

اسنے ہوش میں آتے جلدی سے نظریں ہٹائی۔

”وہ آپ انکو ناڈانٹے ضشیم بچے ہیں۔“

بچوں نے بتیسی نکالی۔

ضشیم ائی برہ اچکائے بولا۔

”سولا سال کے۔“

”سولا سال کے بچے ہی ہوتے ہیں۔“

اس کی بات پہ وہ سر جھٹک کر رہ گیا۔

”اس پہ بعد میں بحث کریں گے۔ ابھی کیلیے چلو دیر ہو رہی ہے۔“

وہ سر ہلا کر ٹی ٹی کو جلدی سونے کی ہدایت دے کر اسکے پیچھے ہولی۔

www.Novelshub.pk

پی سی ہوٹل کے وی آئی پی لاونج میں ایک شاندار بزنس پارٹی ارینج کی گ ئی تھی۔ جہاں مشہور برنس مین اپنی اپنی عورتوں کے ساتھ موجود تھے۔ وہ ضشیم کے بازو میں دونوں ہاتھ ڈالے انٹر ہوئی۔ تو بے شمار نظروں نے اس کپل کا طواف کیا تھا۔

ضشیم کی ہی طرح ڈریسنگ ک ۓ صیان اور اسود ان دونوں کی طرف آ ۓ۔

صیان نے شوخی سے آنکھیں مٹکاتے ادیوا کو دیکھا۔

"یہ باربی ڈول تو کسی پرستان کی پری لگ رہی ہے۔ اسود کیا تم اسے جانتے ہو۔"

وہ جھینب سی گ ئی۔ وہ پہلے ہی لوگوں کی نظروں سے نروس ہو رہی تھی۔ اس کو نروس ہوتے دیکھ ضشیم صیان کو گھورتے زرا کرخت لہجے میں بولا۔

"کہو تو اسی پرستان پہنچا دو۔"

اسود کا قہقہہ بڑا جاندار تھا۔ پھر صیان کے کندھے پر ہاتھ رکھے کہا۔

"لڑکے تو ضشیم حاقان کی عورت کی تعریف کر رہا ہے دھیان سے۔"

وہ پھر بھی باز نہ آیا افسوس سے سر دھنتے کہنے لگا۔

"ظلم ہوا ہے آپ پر ادیوا جو ایک دیو کے قید میں آگ ئی ہے۔"

www.Novelshub.pk

ادیوا نے نچھلے ہونٹ کا کونا دباتے ضشیم کو دیکھا تھا۔ جس نے بڑے غور سے اس کے ہونٹوں کی یہ جسارت نوٹ کی تھی۔

پارٹی کے میزبان انصار فاروقی انکی طرف چلے آئے تو وہ ان کی طرف متوجہ ہوا۔

”ضشیم صاحب مجھے کہنا پڑے گا۔ کہ ماحول آپ کے آنے سے پر رونق ہو گیا ہے۔ پر لوگوں کی نظریں آج آپ سے زیادہ آپ کی مسز پر ہے۔“

وہ ساٹھ سال کے چاک وچوبند آدمی تھے۔ صحت ان کی عمر کو مات دیتی دیکھائی دے رہی تھی۔ ضشیم لب آپس میں پیوست کرتے دل ہی دل میں بڑبڑایا تھا۔

”یہ سب لوگ اسکی تعریف کیوں ک ئے جا رہے ہیں۔“

جبکہ انہں بغیر کسی لگی پٹی کے جواب دیا تھا۔

”اور مجھے اپنی عورت پر لوگوں کی نظر انتہائی ناگوار گزر رہی ہے۔“

اسود اور صیان نے بے ساختہ امڈ آنے والی ہنسی دبائی تھی جو انصار فاروقی کی شکل دیکھ باہر آنے کو مچل رہی تھی۔

جبکہ ادیوا نے ششدر نظروں سے اسے دیکھا۔ وہ ایسا شدت پسند تو نہیں تھا۔ لیکن اس وقت جیسے وہ جیلس ہو رہا تھا یا پھر پروٹیکٹو۔

www.Novelshub.pk

"اوہ خیر آئی یں میں آپ کو اپنے بیٹے اور ہونے والی بہو سے ملواتا ہوں۔ انکی ابھی ہی بات پکی ہوئی ہے۔ اور آگے میرا بزنس وہی سنبھالیں گے۔"

وہ تھوڑا دور کھڑے ایک کپل کے پاس چلے آئے۔ جو کچھ لوگوں کے ساتھ بات کرنے میں مصروف تھے۔ انصار فاروقی نے دونوں کو پکارا۔

وہ دونوں مڑے تھے۔ اور ان کا مڑنا قیامت ہی تو ثابت ہوا تھا۔ صیان اور اسود کے چہروں پر ایک سایہ سا آکر گزرا دونوں نے کچھ گھبرا کر ادیوا کو دیکھا۔ جو گویا پتھر کی ہوگئی تھی۔ پھر اس نے مڑ کر عجیب سی نظروں سے ضشیم کو دیکھا جو بلکل نارمل تھا۔ تو کیا وہ پہلے سے جانتا تھا۔ جبکہ مقابل کا بھی حال کچھ مختلف نہ تھا۔ ادیوا عباس ضشیم خاقان کے بازو میں استحاق سے ہاتھ ڈالے اسکے سامنے کھڑی تھی۔ کیا وہ جو دیکھ رہی تھی وہ حقیقت تھی یا اسکا الوژن۔

"یہ میرا بیٹا ہے عادل فاروقی اور میری بہو لینہ درانی۔ جو بہت جلد لینہ فاروقی بننے والی ہے۔"

انصار فاروقی نے دونوں کا تعارف بڑے فخر سے کرایا تھا۔ وہ شل سی کھڑی ماوف ذہین کیساتھ معاملہ سمجھنے کی کوشش کررہی تھی۔ معاً اس کے ہاتھ کی گرفت ضشیم کے بازو پہ ہلکی ہوئی تھی۔ جیسے محسوس کرتے ضشیم نے اچانک سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالا۔

"آپ سے مل کر خوشی ہوئی مسٹر عادل فاروقی۔"

www.Novelshub.pk

عادل نے ادیوا کی جانب اشارہ کیا۔

"یہ آپ کی۔"

"My wife Mrs Adeva Zasheem Haqan۔"

لینہ کو لگا فضا میں اکسیجن کی کمی ہوئی ہو۔ کوئی کولتا ہوا لاوا تھا جو ان لفظوں کی صورت اس پر انڈیلا گیا تھا۔ اسے اپنا اگنور کیا جانا بڑا کھلا۔ ایکدم ہی اس کی آنکھوں میں ڈھیروں حقارت نے جگہ لی تھی۔ مصنوعی مسکراہٹ لبوں پہ لاتی ضشیم سے کہنے لگی۔

"کیا آپ کی وائف قوت گویائی سے محروم ہے۔ یا پھر مجھ سے ملاقات خوشگوار نہیں پائی۔"

صیان نے ایک تراش سی نظر اس پر ڈالی پھر طنزیہ مسکرایا۔

"اہاں بلکل بھی نہیں۔ تلوار سے تیز زبان ہے انکی میسز فاروقی زرا بچ کر رہے گا کہی آپ پر نہ چل پڑے۔"

"آپ لوگ باتیں کرے ہم زرا ریفرشمنٹ لے لےئے۔ آپ بھی آئیں بھابھی۔"

اسود کو وہ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔ تو منظر سے ہٹانا ہی بہتر سمجھا۔

ادیوا نے ضشیم کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس نے جھک کر اسکے ماتھے پر لب رکھے۔ ادیوا نے نا جانے کیوں اذیت سی اس سمے اپنے روگ وپے میں محسوس کی۔ البتہ یہ التفات کے مظاہر لینہ درانی کو جیسے کانٹوں پر لوٹا گ ئے۔

"تم جاو میں آتا ہوں"

اسکے کان میں سرگوشی نما کہہ کر اسے اپنی آہنی گرفت سے آزادی بخشی۔وہ بھاری قدموں کیساتھ ان دونوں کے ساتھ ریفریشمنٹ ائی ریا کی طرف چل دی۔

یہ ایک بارسٹائی ل کی بنی جگہ تھی۔جہاں ایک طرف مہنگی شراب اور دوسری طرف سوفٹ ڈرنکس رکھی گ ئی تھی۔

"کیا پی ئے گی بھابھی۔"

صیان نے مختلف سوفٹ ڈرنکس دیکھتے پوچھا۔

وہ چی ئی رپر بیٹھی گہری سانس لیتے خود کو پرسکون کرنے میں مصروف تھی۔چونک کر اسے دیکھا۔

"کچھ سٹورنگ سام مطلب۔۔۔۔سٹرنگ۔"

اسود نے ایک نظر اسے دیکھا پھر پیچھے جہاں ضشیم اور لینہ اب اکیلے کھڑے تھے۔

"تم نے ادیو اعباس سے شادی کیوں کی ضشیم۔"

www.Novelshub.pk

اس کے لہجے میں کوئی چبھن سی تھی۔ ضشیم نے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ پھنسائے۔ نظریں ادیوا کے چہرے کا طواف کر رہی تھی۔

”وہ اس لائق ہے کہ اسے نکاح میں لیا جائے۔ تمہیں ایک بات بتاو۔۔۔۔وہ دھوکہ نہیں دیتی۔“

لینہ نے بڑی تکلیف محسوس کی اس طعنے پر۔ لیکن ضشیم حاقان اسکی طرف متوجہ نہیں تھا۔

”وہ عشق زادی ہے لینہ درانی۔ محبتیں بھانٹنا اسکی فطرت ہے۔ میں اپنی زندگی میں کبھی اس جیسی عورت سے نہیں ملا۔ یہ پہلی ہے۔“

اس کے الفاظ لینہ درانی کو آگ لگانے کیلئے کافی تھے۔ وہ اس کے تاثرات سے محظوظ ہوتا جانے کیلئے مڑا لیکن پھر رک کر اسے دیکھا۔

”وہ مجھے اتنی عزیز ہے کہ میں نے اپنی ساری جائیداد اسکے نام کر دی۔ اور کوشش ہے دنیا اس کے قدموں میں ڈھیر کرنے کی۔“

لینہ نے بمشکل اندرونی فشار کو قابو کیا تھا۔ ایک جلتی سلگتی نظر اس کی پشت پر ڈالی۔ ادیوا عباس سے جو بے وجہ نفرت اسے تین سال پہلے تھی۔ آج اس نفرت کو وجہ مل چکی تھی۔

---

www.Novelshub.pk

وہ دنوں حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔جو کوک کی دو بوتلیں پینے کے بعد ان سے التجائی یہ لہجے میں بول رہی تھی۔

”کیا میں گھر جاسکتی ہوں۔ایسا نہیں ہے کہ مجھے کوئی چیز بری لگی ہے۔لیکن یہاں کا ماحول مجھے سوٹ نہیں کر رہا ۔یہ فضا کچھ عجیب سی ہے۔گھٹن زدہ سی یا شاید مجھے سانس لینے میں مسلہ ہو۔“

معاً اسے اپنا وجود کسی کے حصار میں محسوس ہوا تھا۔وہ ضشیم تھا جو اسے پیچھے سے بازو میں جکڑے خود میں چھپا گیا تھا۔وہ پوری طرح اسکے سینے میں چھپ سی گ ئی تھی۔

”جس فضا میں ضشیم خاقان سانس لے رہا ہو۔وہ ادیوا خاقان کیل ئے عجیب اور گھٹن زدہ کیسے ہو سکتی ہے۔“

صیان بڑبڑایا۔

”جس فضا میں ضشیم حاقان کی ایکس بھی سانس لینا شروع کر دے وہ عجیب کہلانے کے ہی لائ ق ہے۔“

اسود سوفٹ ڈرنک کے ہلکے ہلکے سپ لیتا مسکراتی نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔وہ ساتھ میں کمال کے لگ رہے تھے۔اس نے بے ساختہ نظروں ہی نظروں میں ان کی نظر اتاری تھی

ادیوا نے مسکارے سے بھاری ہوتی پلکیں اسکی جانب اٹھائی۔ضشیم کو لگا وہ کبھی سانس نہیں لے پائے گا۔

”تم کیوں مسکرائے جا رہے ہو۔“

صیان نے تڑخ کر اسود سے کہا۔

www.Novelshub.pk

"آں آں کہی تم ڈائی ن کو تو امیجن نہیں کر رہے۔"

اس نے گہری مسکراہٹ اسے پاس کی۔ جو صیان کو چڑھاتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

"مجھے آج کل اس کے خواب بھی آنے لگے ہیں صیان۔ تم آئی ندہ اس کو ڈائی ن نہ کہنا۔"

و منہ بنا کر پھر سے بڑبڑایا۔

"یہ دونوں ہی پاگل ہو گ ئے ہیں۔"

"گھر چلے۔"

اس لہجے پر وہ قربان ہی نہ ہو جائے۔

ضشیم نے سر ہلایا۔ پیچھے ہو کر دونوں سے کہا۔

"تم دونوں کب تک نکلو گے۔"

اسود نے کچھ نہیں کہا۔ البتہ صیان کے لہجے میں بھرپور ناراضگی تھی۔

"ہم چلے جائی یں گے۔ تم اپنی کرو۔"

وہ اسکی ناراضگی کو کسی خاطر میں لائے بغیر ادیوا کا ہاتھ پکڑے بولا۔

اپاٹمنٹ پر ملتے ہیں۔

”وہ کیوں آئی میرے سامنے۔اسے یوں نہیں آنا چاہیے تھا۔“

وہاں سے آکر وہ بالکنی میں بیٹھی بس چاند کو دیکھے جارہی تھی۔

ضشیم حاقان جو کل سے اس پر مہربان ہو رہا تھا۔ گاڑی میں بیٹھے یکثر بدل گیا۔ ایسا بیگانہ ہوا۔ کہ وہ سوال تک نہ کر پائی۔وہ سمجھ نہیں پائی۔ کیا وہ لینہ کو دیکھ کر ڈسٹرب تھا۔یا پھر کوئی اور بات۔ اسے گھر چھوڑ کر جانے وہ کہاں غائب ہو چکا تھا۔

الفاظ کے جھوٹے بندھن میں

آغاز کے گہرے پردوں میں

ہر شخص محبت کرتا ہے۔

حالانکہ محبت کچھ بھی نہیں

سب جھوٹے رشتے ناطے ہیں

سب دل رکھنے کی باتیں ہیں

کب کون کسی کا ہوتا ہے

سب اصلی روپ چھپاتے

احساس سے حالی لوگ یہاں

www.Novelshub.pk

لفظوں کے تیر چلاتے ہیں

ایک بار نظر میں آ کے وہ

پھر ساری عمر رلاتے ہیں

خلوص و محبت مہر و وفا

سب رسمی رسمی باتیں ہیں

ہر شخص خودی کی مستی میں

بس اپنی خاطر جیتا ہے۔

"یہ نہیں ہو سکتا۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔"

آخری شو پیس بھی اٹھا کر دیوار پر دے مارا لیکن اندر کی کھولن ختم نہ ہوئی۔ غصہ نفرت جلن حسد حقارت کہی جذبے ایک ساتھ وراد ہوئے تھے۔ کمرے کی حالت کسی کنڈر کی سی معلوم ہو رہی تھی۔ ہر چیز زمین پر ٹوٹی بکھری پڑی اپنی حالت زار پر ماتم کنا تھی۔

"ادیوا عباس تم میری محبت پر قابض نہیں ہو سکتی اتنی آسانی سے تو نہیں۔"

www.Novelshub.pk

ایک عظم آنکھوں میں ل ئے وہ نفرت امیز لہجے میں بولی تھی۔ جسم جیسے غصے سے کانپ رہا تھا۔ ادیو اعباس کو ضشیم حاقان کے پہلو میں دیکھنا لینہ درانی کیل ئے کسی دھچکے سے کم نہیں تھا۔

ادیوا کو گھر چھوڑے وہ سیدھا اسود کے اپاٹمنٹ آیا تھا۔ اندر داخل ہوتے صیان کی جھنجھلاتی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی۔

”میری کچھ سمجھ میں نہیں آرہا اسود۔ یہ لڑکا چاہتا کیا ہے۔۔۔ اب ہم اس آدمی کے ساتھ کام کریں گے جس کی بہو ہمارے پیارے بھائی کی ایکس رہ چکی ہے۔Han ridiculous“

وہ سیدھا کچن میں چلا گیا جبکہ کھر درے لہجے میں صیان سے بولا تھا۔

”تم سوچ کے نہیں بول سکتے۔“

وہ مڑ کر اسے دیکھتے ہڈ ھرمی سے کندھے اچکا گیا۔

”نہیں۔ میں سوچ کے نہیں بول سکتا تو۔“

اسود نے سنجیدگی سے اسکا چہرہ دیکھا۔

”تمہیں اس وقت اپنی بیوی کے ساتھ ہونا چاہی ئے تھا۔“

www.Novelshub.pk

اوپن کچن کے کانٹر پر رکھے کافی مشین کے نیچے کپ رکھتے ضشیم کو اس کی الجھی صورت یاد آئی۔

"میری بیوی سمجھدار ہے۔"

وہ کیا انکے رویے پر طنز کر رہا تھا۔

اگلے ہی پل صیان تلملایا۔

"وہ سمجھدار نہیں انتہا کی بے وقوف ہے۔ لیکن میں ہر گز نہیں ہوں ضشیم۔"

اسود کہنے لگا۔

"انصار فاروقی کا کہنا ہے کہ اب اسکا بزنس بیٹا اور بہو سنبھالیں گے۔ مطلب ہمارے ساتھ انکا پروجیکٹ بھی وہ دونوں ہی دیکھیں گے۔ اور لینہ کا آفس آنا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ دوسری طرف ہم وہاب صاحب کے ساتھ بھی کام کر رہے ہیں۔ جو ادیوا کے حوالے ہیں۔ اس کا آفس آنا جانا بھی لگا رہتا ہے۔ تو ضشیم خاقان ایسے میں دونوں کا بار بار آمنا سامنا ہونا بھی طے ہیں۔"

صیان نے جتاتی نظروں سے اسے دیکھا۔

ضشیم کافی لئے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھتے بیٹھتا پرسکون لہجے میں گویا ہوا۔

"بھابھی ہے وہ تمہاری۔"

www.Novelshub.pk

”یہی۔یہی بکواس کرنے کی میں کب سے کوشش کر رہا ہوں۔ کہ بھابھی ہے وہ ہماری اور تمہاری بیوی۔ لیکن سوری ٹو سے مسٹر ضشیم حاقان جو تمہاری حرکتیں ہے جلد ہی وہ بھابھی رہنے والی نہیں ہیں۔ اسود تم ہی بتاو آخر اس نے ادیوا سے شادی کیوں کی تھی۔“

اخر میں وہ جھنجھلا گیا۔ پھر کافی میکر کی طرف بڑھا۔

”آہ گوش مجھے کافی کی ضرورت ہے۔“

ضشیم اسود کو دیکھتے ہلکا سا مسکرایا۔

”یہ جس تواتر سے یہ سوال پوچھتا رہتا ہے بہت جلدی ہی مجھے کچھ یوں سنائی دے گا۔ آخر مجھے کیوں نکالا۔“

اسود نے لب بھینچے۔ کیا وہ پاگل تھا یا انہیں بنا رہا تھا۔

”کل تیار رہنا چھ بجے نکلے گے سوات کیل ئے۔“

وہ بولا تو اسود سے تھا پر صیان کچن سے چلایا۔

”اب وہاں کیوں جانا ہے کیا ادھر بھی کوئی ایکس ہے جسے بیوی سے ملوانا باقی ہے۔“

اب تو اسے بھی غصے آ گیا ایکس ایکس کی گردن سن کر۔

”صیان میں تمہارا منہ توڑ دوں گا۔“

www.Novelshub.pk

”توڑ دے۔ لیکن مجھے سچ کہنے سے روک نہیں سکتے۔ اور تم بھی سن لو اسود حنیف آئی رہ کا باپ تمہیں بیٹی دینے والا ہے نہیں۔ وہی سوات میں کسی پھٹان سے بیاہ دیں گے۔“

اسود نے سو گالیاں منہ سے نکالی تھی۔

”نہ مانے تو تمہیں گروی رکھوا کر ہاں کروالونگا۔“

وہ بڑبڑا کر رہ گیا۔

”اتنی ہی سستی ہے ناں صیان یاسین چودھری کی جان۔“

شیر گل کی واپسی رات کو ہی ہو گ ئی تھی۔ ضشیم کے آنے سے پہلے وہ سب سے مل کر اپنے کوٹر میں آتے سو گیا تھا۔ اب دن کے ساتھ بجے اس کی آنکھ کھلی تھی۔ تو منہ ہاتھ دھو کر سیدھا کچن میں ہی چلا آیا۔ لیکن پھر اسے چوکٹ پر ہی رکنا پڑا تھا۔ اسکے چہرے پر حیرت ابھری پھر بے یقینی اور اگلے ہی لمحے وہ لاونچ کی جانب دوڑا تھا۔ جہاں ضشیم صوفے پر بیٹھا آفس کا کام کر رہا تھا۔ جبکہ ٹی ٹی لڈو کھلنے میں مصروف تھے۔ حاقان صاحب آفس کے کام سے اوٹ آف کنٹری گ ئے تھے۔ شیر گل بدحواسی میں لاونچ کے اندر داخل ہوتے پھٹی آواز میں اندر بیٹھے افراد سے بولا۔

”کچن میں ایک عورت ہے“۔

www.Novelshub.pk

"وہ عورت نہیں لڑکی ہے۔"

طلحہ نے سر اٹھائے بغیر اسکی تصیح کرنا ضروری سمجھی۔

"وہ کھانا بھی بنا رہی ہے۔"

ضشیم نے ایک پل کو سر اٹھا کر تعجب سے اسے دیکھا یہ کب آیا۔ پھر سر جھٹک کر دوبارہ سے ٹائی پنگ میں مصروف ہوا۔ جبکہ طہ نے آنکھیں گمائی تھی۔

"تو"

"تو یہ کہ کچن میں ایک عورت ہے وہ کھانا بنا رہی ہے۔ جو کے میرا کام ہے۔ کیا میں یہ سمجھو کہ آپ نے ن ئی کک رکھ لی ہے۔ کیا ایسا ہی ہے۔"

شیر گل کے لہجے میں بھلا کی بے یقینی اور صدمہ تھا۔ حاقان ولا کے لوگ اسکے ساتھ زیادتی کیسے کر سکتے تھے۔

جبکہ اپنی پیاری سی من موہنی سی بھابھی کیل ۓ کک کا لقب

سن کر طہ کی آنکھیں باہر کو نکل آئی۔ وہ بے ساختہ جوش میں آکر اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔

"استغفر اللہ شیر گل وہ میری بھابھی ہے۔"

"اور میں کتنی بار بتاو کہ وہ عورت نہیں لڑکی ہے ایک پچیس سال کی لڑکی۔"

طلحہ نے جھنجھلا کر کہا پھر چونک کر بھابھی کے شوہر سے پوچھنے لگا۔

www.Novelshub.pk

"وہ پچیس سال کی ہی ہے ناں۔"

ضشیم نے بغیر سر اٹھائے لاعلمی کا مظاہرہ کرتے کندھے اچکائے۔ شیر گل ہکا بکا کھڑا بھابھی لفظ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ بھابھی سے کیا مراد تھا۔ وہ کس کی بیوی تھی۔ انکا بھائی کون تھا۔۔۔ ضشیم۔۔۔ہاں ضشیم۔ تو کیا وہ ضشیم حاقان راو کی عورت تھی۔

پھر اس نے ضشیم کو دیکھا بے یقینی سے۔

"آپ۔۔۔۔ آپ نے شادی کر لی۔"

اس نے دیکھے بغیر سر اثبات میں ہلایا۔

"یہاں کیا ہو رہا ہے۔"

ادیواٹرے میں کافی ل ئے لاونج کے دروازے میں نمودار ہوئی۔ حیران کن تاثرات سے ان تینوں کو دیکھا۔ شیر گل مڑا۔ اب وہ طلحہ کی بھابھی کو دیکھ رہا تھا۔ آنکھیں پھاڑے عجیب نظروں سے جیسے وہ کوئی عجوبہ ہو۔

"بھابھی یہ شیر گل ہے۔ بلٹر بابا کا بیٹا اور ہمارا یار۔ بابا بیمار ہے اور بد قسمتی سے شیر گل ان کا رپلیسمنٹ ہے۔ کچھ دونوں کیل ئے یہ اپنے گاوں گیا تھا ویسے تو اب ہم نے نیا بلٹر رکھ لیا ہے لیکن یہ پھر بھی ہماری جان نہیں چھوڑے گا۔"

www.Novelshub.pk

طہ نے تعارف کا فریضا سر انجام دیا تھا۔ شیر گل اسکی بات پر ریکٹ کیۓ بغیر جاکے ضشیم کے ساتھ بیٹھ گیا۔ نظریں اب بھی ادیوا پر تھی۔

"یہ آپ کی بیوی ہے۔"

ضشیم نے پہلے تو گھور کر اسے دیکھا۔ پھر دوبارہ کام کی طرف متوجہ ہوتے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہاں۔"

ٹی ٹی واپس اپنی جگہ پہ بیٹھ گۓ۔ جبکہ ادیوا کھڑی رہی۔ وہ شیر گل کی نظروں سے حجالت کا شکار ہونے لگی تھی۔ کیا کرے کھڑی رہی یا جاۓ۔

"اسکا کیا نام ہے۔"

شیر گل کی سرگوشیاں جاری تھی۔

"ایوا۔"

اسکے منہ سے بے اختیاری میں پھسلا تھا۔ شیر گل نے چونک کر اپنے غصیلے بھائی جیسے صاحب کو دیکھا۔ پھر اپنی نئی بیگم صاحبہ کو۔

"یہ کیسا نام ہے۔"

ضشیم نے سنبھل کر وضاحت دینے لگا۔ نظریں اب بھی لیپ ٹاپ پر تھی۔

www.Novelshub.pk

”آں۔۔۔نام تو کچھ اور ہے۔ مشکل سا ہے اد۔۔ادایوا۔“

شیر گل نے حیرانی سے نام دہرایا۔ یہ کیسا نام تھا۔

”ادایوا۔“

”نہیں یہ نہیں۔ ادیوا۔ ہاں یہی ادیوا۔“

”تو آپ ایوا کیوں بول رہے ہیں۔“

ضشیم نے منہ بنایا۔

”مجھ سے بولا نہیں جاتا۔“

”اتنا مشکل ہے۔“

”ہاں۔ مشکل ہے۔ میں صرف ایوا بول پاتا ہوں۔“““

وہ دونوں وہاں انکی موجودگی بھولائے ایک اہم بحث میں لگے تھے۔ ضشیم شیر گل کے ساتھ اپنی بیوی کے نام پر الجھا ہوا تھا۔ جبکہ ادیوا حیرت سے اپنے کھڑوس اکڑ مزاج شوہر کو دیکھ رہی تھی۔ جو ایک ملازم کیساتھ سرگوشیوں میں ناجانے کیا راز و نیاز کر رہا تھا۔ یا پھر وہ ملازم سے بڑھ کر ان کیل ئے اہم تھا۔

وہ ہوش میں آتی کافی ل ئے ضشیم کے پاس آکھڑی ہوئی۔ اس نے چونک کر سر اٹھایا۔ شیر گل سانس روکے اپنی بیگم صاحبہ کو دیکھتا رہا۔

www.Novelshub.pk

"آپ کی کافی۔کچھ دیر میں ناشتہ بن جائے گا۔پھر نکلتے ہیں اسود لوگ ادھر ہی آئی یں گے۔"

اس کے سوال پر ضشیم نے کپ پکڑتے کہا۔

"ہاں ادھر ہی آئی یں گے ایک ہی گاڑی میں جائی یں گے۔"

وہ سر ہلاتی شیر گل سے مخاطب ہوئی۔

"آپ کچھ لوگے شیر گل۔"

وہ ٹی ٹی کی عمر کا ہی لگا اسے تو اسی کی طرح مخاطب کر گ ئی۔مگر شیر گل بچارا ایسا گڑبڑایا جیسے کسی انجان لڑکی نے پرپوز کر دیا ہو۔

"نہی نہیں میں۔میں۔پانی۔۔۔پانی دے دے۔"

طہ نے کھیل روک کر سر اٹھا کر اسے گھورا۔وہ اسکی بھابھی سے کام کروا رہا تھا۔جن سے وہ خود نہ کروائے۔البتہ شیر گل پر اس گھوری کا خوب اثر ہوا تھا۔

"نہیں آپ رہنے دے۔میں خود لے لوں گا۔"

ادیوا نرمی مسکرا دی۔

"کوئی بات نہیں ہے۔میں دے دوں گی۔"

www.Novelshub.pk

ٹیبل پر پڑے جگ سے پانی گلاس میں انڈیل کر اسکی طرف بڑھایا۔ ضشیم نے زرا کی زرا نظر اس پر ڈالی تھی۔ نرمی ادیوا کے لہجے کی خاصیت تھی۔ وہ دوسروں کو عزت دے کر خرید لیتی تھی۔ سامنے چاہے کسی بھی طبقے کا شخص ہو۔ یہ بات وہ جانتا تھا۔

جبکہ شیر گل کی مسکراہٹ دیکھنے لائق تھی۔ پانی کے چند گھونٹ بھر کر وہ ضشیم سے بولا۔

"بھابھی بہت اچھی ہے بھائی۔"

"میں جانتا ہوں شیر گل تمہاری بھابھی بہت اچھی ہے۔"

اسکی آواز بڑبڑاہٹ سے کم نہ تھی۔

"آج میں آئی رہ کو اسود بھائی کیلیے مانگنے جا رہی ہوں۔ مجھے ہنسی بھی آرہی ہے بھائی وہ میری دوست ہے لیکن آج نند کی حیثیت سے جا رہی ہوں۔"

وہ چھ بجے نکلے تھے۔ راستے میں ادیوا نے بھائی سے ملنے کی خواہش کی تو پہلے ہوسپیٹل چلے آئے۔

باقی گاڑی میں تھے۔ ضشیم اسکے ساتھ اندر آیا تھا۔

"آپ دعا کریں گا انکل مان جائے۔ اسود بھائی بہت اچھے ہیں آئی رہ خوش رہے گی انکے ساتھ۔"

www.Novelshub.pk

پھر وہ خاموش ہوئی۔ آنکھوں میں نمی سی چمک گ ئی۔ اس مضبوط توانا مرد کو یوں مردوں کی حالت میں دیکھنا اس بہن کیل ئے کتنا جان جوکھوں کا کام تھا۔ کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا۔

پھر وقت کا احساس ہوتے جلدی سے آنسو صاف ک ئے اور ان کے ماتھے پر بوسہ دیتی باہر آئی جہاں ضشیم اسی کا انتظار کر رہا تھا۔ بغور اسکی سوجی آنکھیں دیکھی پر کہا کچھ نہیں۔ وہ خاموشی سے اسکے ساتھ چلنے لگی۔

”ادیوا آئی رہ کو بتا دیا تھا۔“

اسود نے ڈرائی یو کرتے فکر مندی سے پوچھا۔ فرنٹ سیٹ پر صیان موجود تھا۔ جبکہ پیچھے ضشیم ادیوا اور اسکے ساتھ امیرہ بیٹھی تھی۔

”میں نے انٹی کو کال کر دی ہے۔ باقی آئی رہ کو سرپرائز دینے کا سوچا ہے۔“

صیان استہزائیہ مسکرایا۔

”آپ کو دیکھ کر سرپرائز ہو گی ہمیں دیکھ کر تو صدمہ ہی لگ جائے گا۔“

امیرہ نے بمشکل ہنسی روکی تھی کہہ تو وہ ٹھیک رہا تھا۔

اسود نے تیزی سے کہا۔

”ہمیں نہیں تمہیں۔“

www.Novelshub.pk

ضشیم نے اسے تنبیہہ کی تھی۔

"اگر تم نے کوئی چول بازی کی صیان یاسین تو وہی سوات کے جنگلات میں چھوڑ آونگا۔"

اسود نے ترچھی نظر اس پر ڈالی۔

"یہ ضرور میرا رشتہ تڑوائے گا۔"

"ہنہ اسے دیکھو کیسے یقین سے کہہ رہا ہے۔ جیسے وہ جاتے ہی تمہاری آرتی اتارنا شروع کر دی گی۔ کہے گی ابا جی شادی کروں گی تو بس اس اسود حنیف سے ورنہ کنواری مر جاوں گی۔"

وہ آئی رہ کی نقل کرتے بگھڑ کر بولا تھا۔ ادیوا کی ہنسی نکل گ ئی تھی اس کے انداز پر۔ اور اس ہسنی کی کھنکھار کسی کے دل کے تار بڑی راز داری سے چھڑ گ ئی تھی۔ ضشیم نے آہستہ سے اسکا ہاتھ گرفت میں لیا تھا۔ انگلیاں اسکی انگلیوں میں الجھائی۔ ادیوا نے چونک کر اسے دیکھا لیکن وہ اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔ وہ ونڈو سکرین سے باہر متوجہ تھا۔ پھر اس نے باقی افراد پر نظر دوڑائی۔ کسی نے یہ حرکت دیکھی تو نہیں۔ لیکن اسود اور صیان اپنی بحث میں لگے ہوئے تھے۔ میر و باہر کے دلفریب نظارے دیکھنے میں مگن تھی۔ ادیوا نے آہستگی سے ہاتھ دونوں کے درمیان چھپا لیا۔ تا کہ کسی کی نظر ان پر نہ پڑ سکے۔ ایک گہری خوش نما مسکراہٹ نے ضشیم حاقان راو کے لبوں کا احاطہ کیا تھا۔

www.Novelshub.pk

”ارے جیتی جیتی صفائی کرو۔“

خان بیگم ملازموں کو حکم دیتی بولی۔ پھر دیورانی سے کہا۔

”ارمین جاکے گسٹ رومز دیکھون ئے پردوں بیڈ شیٹس کی ضرورت محسوس ہو تو تبدیل کروادو۔“

پھر سیڑھیاں اترتے شوہر کی جانب متوجہ ہوئی۔

”سردار صاحب زرا مردان خانے پر بھی نظر کرم کیجئے گا۔ مہمانوں کے بیٹھنے کے لائق ہے کہ نہیں۔ کیونکہ نوکر بھی تو آپ نے رج کے لاپراوہ رکھے ہیں۔“

”ہو جائے گا بیگم۔ پہلے سانس لے لیں مہمانوں کے چکر میں آپ بیمار پڑھ گئی تو انکا استقبال کون کرے گا۔“

سفید شلوار قمیص پر مردانہ چادر لئے وہ نرمی سے بولے تھے۔ نرمی جو انکے لہجے کا حاصہ تھی۔ پر جو چیز انہیں رعب دار بناتی تھی وہ ان کے چہرے کی سنجیدگی تھی۔

نیچے اترتی آئرہ نے ستائش سے چمچماتا ہال دیکھا۔ پھر ماں کی پرتیاں دیکھتی چاچی سے پوچھنے لگی۔

”چاچی کوئی فرشتے آرہے ہیں کیا حویلی میں جو یوں رگڑی جارہی ہیں۔“

”میں کیا جانو بیٹی خان بیگم صبح سویرے اٹھتے ہی صفائی ستھرائی اور کھانوں کے حکم دیئے جارہی ہے۔ تو ہی پوچھ کیا پتا کچھ بتادے۔“

چاچی کی بات سنتی اب وہ ماں کے پاس آئی۔ انداز محتاط سا تھا۔

www.Novelshub.pk

"اماں خیر ہے کیا صفائی یوں کی مہم لگائی ہوئی ہے۔"

"اب تجھے کیا بتاو پتر خاص مہمان آرہے ہیں میرے۔تو بھی جا کچھ حولیہ درست کرلے۔"

ان کا موڈ واقع میں اچھا تھا۔اس لئے بغیر بھڑکے اور طنز کئے اسے کہتے وہ اب کچن کی طرف بڑھ گئی تھی۔جبکہ آئی رہ حیران حیران سی انکو دیکھتی رہ گئی۔

"وہ کس خوشی میں حولیہ درست کرے۔"

عصر کے وقت وہ پہنچے تھے۔بڑی گرم جوشی سے شاندار استقبال کیا گیا ان کا۔سردار عالم اور گھر کے باقی مردوں کے ساتھ وہ تینوں مردان خانے کی طرف بڑھے جبکہ ادیوا اور امیرہ خواتین کے ساتھ اندر کی جانب چلی گئی۔

آئی رہ نے جیسے ہی انہیں ہال میں داخل ہوتے دیکھا اسکی چینخیں نکل گئی۔بھاگ کر دونوں کو گلے لگایا۔وہ بے یقینی اور مسرت کے ملے جلے تاثرات کا شکار ہوئی تھی۔

"تم لوگ سوچ نہیں سکتے میں اس وقت کیا محسوس کررہی ہوں۔اللہ میں کتنی خوش ہوں۔لیکن مجھے بتایا کیوں نہیں۔"

آنکھوں کی نمی صاف کرتی آخر میں خفگی سے دونوں کو دیکھا۔اسکی ایک کزن چہک کر بولی۔

www.Novelshub.pk

”تمھیں پہلے سے بتاتی تو حویلی تمہاری پھٹی آواز سے فیض یاب کیسے ہوتی۔“

وہ سب ہنس دی ئے۔

رات کے کھانے پر دستر خوان انواواقسام سے بھرا ہوا تھا۔یہی حال مردان خانے کا بھی تھا۔سردار عالم انکے تین بھائی اور گھر کے لڑکے جو تعداد میں کل آٹھ تھے۔ان میں سے دو آئی رہ کے بھائی تھے۔ان سب کا انداز بڑا شگفتہ اور مہمانواز تھا۔وہ تینوں انکے ساتھ یوں گل مل گ ئے جیسے پرانی جان پہچان ہو۔

کھانے سے بھرے دستر خوان کو پر نظر دوڑاتے صیان اسود کے کان میں گھس کر بولا۔

”مجھے ایسالگ رہاہے بکرے کی قربانی سے پہلے تواضع ہو رہی ہے۔اسود تو سوچ لے ابھی بھی وقت ہے بھاگ جاتے ہیں۔“

اسود بظاہر مسکرایا تھا لیکن حقیقیت میں وہ دانت پیس کر بول رہا تھا۔

”بعد کا تو نہیں پتا لیکن محفل میں بیٹھ کر کسر پسر کرنے پر سردار صاحب کے لڑکے ضرور تمہارا سر بندوق سے اڑھا دیں گے۔“

معاًوہ دونوں سردار عالم کی آواز پر چونک کر سیدھے ہوئے تھے۔جو اپنے ازلی نرم لہجے میں ان تینوں سے مخاطب تھے۔

”بیٹا کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔“

www.Novelshub.pk

”نہیں انکل بہت شکریہ آپ نے پہلے ہی بہت کر لیا ہے۔“

ضشیم شائستگی سے بولا۔ جبکہ اس کے نرم سلجھے لہجے پر صیان کی زبان میں پھر سے کھجلی ہوئی تھی۔

”ہم کیا اصلی ضشیم خاقان راو کو گھر چھوڑ کر آئے ہیں کیا۔ یہ کب سے اتنا پیارا بولنے لگا۔“

”وہ دوستی نبھا رہا ہے صیان وہ تمہاری طرح بے حس نہیں ہے۔ جسے دوست کا احساس تک نہیں۔ اور اب چپ کر کے بیٹھو تم پکا کچھ گڑبڑ کرواو گے۔“

اسود اب کے عاجز آیا تھا۔ صیان ناک سکوڑ کر خاموش ہوا۔

کھانے کے بعد سبز چائے لائی گ ئی جس کے ساتھ مختلف قسم کے ڈرائی فورٹس بھی تھے۔۔ کچھ لمحے بعد ایک حادم سردار عالم کا حقہ لے کر آیا۔ وہ ضشیم سے بولے۔

”بچے تمہیں اکثر سگریٹ پیتے دیکھا ہے۔ حقہ ٹرائے کرو گے۔“

ضشیم گہرا مسکرا دیا۔ اس کی آنکھیں چمک اٹھی تھی۔ جیسے سردار عالم سمجھ کر ہنس دیۓ حقہ اسکے سامنے کیا۔ اب سب دلچسپی سے اسے دیکھنے لگے۔ صیان نے جلدی سے فون نکال کر ویڈیو بنانی شروع کر دی۔

ایک گہرا کش لے کر اسنے دلکش انداز میں دھواں ہوا میں چھوڑا تھا۔ سردار عالم اور ان کے بھائیوں کا جاندار قہقہہ مردان خانہ میں گھونجا تھا۔

صیان کو یہ سب کچھ زیادہ ہی دلچسپ لگا وہ اشتیاق سے عالم خان سے محاطب ہوا۔

www.Novelshub.pk

"انکل کیا میں بھی ٹرائے کر سکتا ہوں۔"

سر دار عالم کے مجنھلے بھائی جھٹک سے بولے۔

"بیٹے یہ بچوں کا کھیل نہیں ہے۔"

ان کی بات پر اس کی ہونق صورت دیکھ کر اسود اور ضشیم کا دل کیا اونچے اونچے قہقہے لگائے۔ پر بڑی مشکل سے ضبط کر گ ئے۔ جبکہ وہ آٹھ لڑکے دبی دبی ہنسی ہنسے تھے۔ اور صیان اندر تک سلگ کر رہ گیا۔ ایک خوانخوار نظر اسود پر ڈالی جو ادھر ادھر دیکھتے اسے دانستہ نظر انداز کرنے کی کوشش میں تھا۔

"انٹی ہم بہت ضروری بات کرنے حاظر ہوئے ہیں۔ یوں سمجھ لے آپ سے کچھ قیمتی مانگنا ہے۔"

تنہائی ملتے ہی ادیوا نے سر دار بیگم کے ہاتھ پکڑے التجائی یہ لہجے میں درخواست کی۔

وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

"تم پر میری جان بھی قربان بچے۔ آئی رہ سے زیادہ عزیز ہو مجھے۔ لیکن میرے پاس ایسی کیا قیمتی چیز ہے۔ جو تمہیں دے سکتی ہوں۔"

امیرہ نے اسے ٹوہکا دیا۔ ادیوا میں ہمت ہی نہیں تھی آگے بات کرنے کی۔

www.Novelshub.pk

اسی وقت آئی رہ جو کافی بنانے گ ئی تھی۔ ٹرے میں تین مگ ل ئے حاظر ہوئی۔ ادیوا نے آنکھوں ہی آنکھوں میں امیرہ کو اشارہ کیا تھا۔ وہ جلدی سے بولی۔

"ارو میں نے آتے ہوئے صحن میں آم کا درخت دیکھا تھا۔ چلو مجھے کچے آم توڑنے ہیں۔"

"ہاں چلتے ہیں بلکہ پاس ہی ہمارے باغات ہے ادھر چلے جائیں گے چلو ادیوا۔"

"ارے اسے رہنے دو میں نے کچھ بات کرنی ہے اپنی بیٹی سے۔"

سردار بیگم ان دونوں کے اشارے سمجھ گ ئی تھی۔ اسل ئے آئی رہ کو ٹوک دیا۔

"انھیں بات کرنے دو ارو۔ باغات کا چکر کل لگائیں گے۔ ابھی کیل ئے صحن میں چلتے ہیں۔"

امیرہ اٹھتی علجت میں بولی۔ ساتھ ہی آئی رہ کا ہاتھ پکڑا کر اسے روانہ کیا۔ اسے دونوں کچھ مشکوک تو لگی پر پھر سر جھٹک کر اس کے ساتھ چل دی۔

"اب بول بچے۔"

انکے جانے کے بعد سردار بیگم پھر سے اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

"انٹی آپ۔۔۔۔ آپ اسود بھائی سے ملی تھی ناں میرے نکاح پر۔ میرے شوہر کے دوست ہے وہ۔ مجھے اپنی بہن کہتا ہے۔"

"ہاں میں ملی تھی۔ بڑا بھلا بچہ ہے۔ میں دیکھ رہی تھی۔ بڑا حسن اخلاق والا لڑکا تھا۔"

www.Novelshub.pk

ادیوا نے سر ہلایا پھر تھوڑی دیر کو چپ رہی۔

"انٹی وہ۔۔۔وہ آئی رہ کا خواہش مند ہے۔"

خان بیگم نے چونک کر اسے دیکھا۔کچھ پل تو وہ کچھ بول ہی نہ سکی۔دنگ سی اسے دیکھتی رہی۔ادیوا کو انکی خاموشی ڈرانے لگی وہ دل ہی دل میں ورد کرنا شروع ہوئی تھی۔لیکن انہوں نے سنبھال کر کہا۔

"سردار صاحب نہیں مانیں گے بیٹا۔وہ بھی اس صورت میں جب رشتے گھر میں ہی موجود ہو۔"

انہوں اپنی بات نہیں کہیں کی تھی۔مطلب انہیں کوئی اعتراض نہیں تھا۔اسے کچھ امید نظر آئی تھی۔

"انہیں میں منالونگی انٹی بشرطیکہ آپ ساتھ دے تو۔"

وہ مدھم سا مسکرائی۔پھر نرمی سے کہا۔

"کوشش کر کے دیکھ لو بچے۔میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

پھر بات کو مزاح کا رنگ دینے کو کہا۔

"ارے میں تو چاہتی ہی ہوں کسی کو ٹنے لگے یہ لڑکی۔اس حویلی میں میرے نظروں کے سامنے رہے گی۔تو شادی کے بعد بھی یہی حرکتیں دیکھ میرا پارا ہائی ہوتا رہے گا۔ویسے بچے لڑکا ضبط والا تو ہے ناں۔آئی رہ عالم خان کو جھیل تو لے گا ناں۔"

www.Novelshub.pk

وہ آنکھوں کی نمی چھپاتی مزاخیہ انداز میں پوچھ رہی تھی۔ ادیوا نے قہقہ لگاتے سر اثبات میں ہلایا۔ اسے ان پر بے ساختہ پیار سا آیا۔

"یقین مانی ئے انٹی آئی رہ عالم خان کو صرف اسود حنیف ہی جھیل سکتا ہے۔"

دوسرے دن آئی رہ انہیں باغات کی سیر کرانے لے آئی تھی۔ وہاں پہلے سے وہ تینوں آئی رہ کے بڑے بھائی کیساتھ موجود تھے۔ آموں اور سیبوں کے ک ئی ایکڑ پر مبنی باغات خان خاندان کی ملکیت تھے۔

صیان کو دیکھتی آئی رہ کی آنکھیں پھٹ کر جیسے باہر کو نکلنے کو تھی۔ اسے تو لگا تھا وہ دونوں ضشیم کے ساتھ آئے ہوں گے۔ لیکن یہاں تو سارا ٹبر ہی اکھٹا تھا۔

"اس بندر کو کیوں اٹھالائے ساتھ۔"

وہ کلس کر بولی۔ بھائی کا بھی لحاظ نہ رکھا۔ جبکہ وہ بہن کے لہجے پر کیا غور کرتا صیان کی زبان کے جوہر دیکھتا حیرت زدہ رہ گیا۔

"لڑکی زبان سنبھال کر بات کرو۔ تمہاری زمین پر کھڑا ہوں یہ نہ سمجھنا کوئی لحاظ و مروت رکھوں گا۔"

اسود نے بیچارگی سے ضشیم کو دیکھا تھا۔

"اس چیز کی تم سے امید بھی نہیں صیان یاسین چودھری۔ بداخلاقی کی تمام حدیں تم پر آکر ہی تھم جاتی ہے۔"

www.Novelshub.pk

شیر اسید خان آئی رہ کے بھائی نے بظاہر نرمی سے کہتے بہن کو ٹوکا۔

"ارو یہ مہمان ہے ہمارے۔ لہجہ درست کرو بچے۔"

"خان لالا انکا یہ ٹکراہ ہوتا رہتا ہے۔ یہ ان کی دوستی کا اپنا انداز ہے۔ صیان بہن کہتا ہے ارو کو ہے ناں صیان۔"

ادیوا نے جلدی سے بات سنبھالی۔ مڑ کر صیان کو آنکھیں بھی دکھائی تھی۔ وہ دل میں ہزار بار توبہ کرتا مجبوراً سر ہلا گیا تھا۔ آئی رہ نے الگ ہنہ کر کے اس پر لعنت بھیجی تھی۔ جبکہ دل میں وہ بھی لاحول پڑھے بغیر رہ نہ پائی تھی۔ اس دوران ضشیم نے آنکھیں سکیڑ کر بیوی کا انداز ملاحظہ کیا تھا۔ جو بے تکلفی سے آئی رہ کے بھائی سے مخاطب تھی۔

اسید نے سر ہلایا پھر اس کے کہنے پر وہ لوگ آگے بڑھے گ ئے۔

امیرہ نے یاسیت سے اس بے مہر کو دیکھا تھا۔ جو اسے ایسے اگنور کرتا تھا جیسے اسکا وجود آس پاس موجود ہی نہ ہو۔ اس نے ازردگی سے سوچا۔ کیا کبھی خوشیاں اسکی دہلیز پر دستک دے گی۔ اسے محبت محسوس کرنا نصیب ہو گی۔ چاہے جانے کا احساس کیا ہے کیسا ہے کیا کبھی وہ احساس سے اشنا ہو پائے گی۔

ارد گرد سے بے گانہ وہ اپنی سوچوں کے بھنور میں گھم چلتی آم کے درخت کے موٹے تنے سے ٹکرانے والی تھی۔ جب سرعت سے صیان نے تنے پر ہاتھ رکھا تھا۔ میرو کا ماتھا اسکی ہتھیلی سے ٹکرا گیا۔ وہ چونک کر ہوش کی دنیا میں آئی۔ ایک شرمندہ سی نگاہ اس پہ ڈالی پھر آس پاس دیکھا وہ لوگ آگے جا چکے تھے۔ وہ سٹپٹائی۔ اور

www.Novelshub.pk

جانے کیل ئے قدم آگے بڑھائے۔صیان نے ماتھے پر شکینں لاتے اس کی کلائی اپنی مضبوط گرفت میں جھکڑی تھی۔وہ اسے اگنور کر رہی تھی اسے یعنی صیان یاسین چودھری کو۔

وہ کھردرے لہجے میں بولا تھا۔

"امیرہ وقاص اتنی اکڑ کس بات کی ہے کہ پاس کھڑا بندہ بھی دیکھائی نہ دے۔"

امیرہ نے زخمی نگاہیں اسکی گھورتی نظروں سے ملائی۔

"یہ بات تم کر رہے ہو صیان یاسین چودھری۔دیکھائی مجھے نہیں دیتا یا پھر آنکھیں تم نے بند کی ہے۔"

اس کا انداز اسے طیش دلا گیا۔اچانک سے اس کی کلائی پر گرفت مضبوط کرتے وہ غرایا۔

"بکواس نہیں امیرہ وقاص بکواس بلکل نہیں۔ہاں بند ہے میری آنکھیں نہیں دیکھائی دیتا مجھے تمہارا وجود اور جانتی ہو ایسا کیوں ہے۔"

وہ لھٹے کی مانند سفید پڑھ گ ئی یہ نفرت اسے ایک دن زندہ درگور کر دے گی۔جبکہ وہ کرخت لہجے میں کہہ رہا تھا۔

"کیونکہ جب جب میں تمہیں دیکھتا ہوں تو مجھے تمہارے ادرگرد وہ منافق عورت دیکھائی دینے لگتی ہے۔جس کو تمہارے گھر میں پناہ حاصل ہے۔جس دن تم نے اپنا ہر تعلق ان سے ختم کر لیا۔اس دن مجھے تمہارا وجود ہر جگہ دیکھائی دینا شروع ہو جائے گا۔"

www.Novelshub.pk

امیرہ نے بے ساختہ نظریں چرائی۔ وہ کیسے اپنی سگی پھپھو کو چھوڑ دیتی وہ بھی اس حالت میں جب انھیں ان کی ضرورت ہو۔ بالفرض چھوڑ بھی دیتی لیکن دل سے ان کی محبت کیسے نکال پاتی۔ جنہوں نے اپنے ہاتھوں میں اسے بڑھا کیا تھا۔

جبکہ اس کی جھکی نظریں صیان یاسین چودھری کو بہت کچھ سمجھا گئی تھی۔ وہ اذیت چھپاتا اسکا ہاتھ جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔

"آئی رہ جو میں تمہیں بتانے والی ہوں۔ وہ تھوڑا عجیب ہو گا تمہارے لئے لیکن خدا کے واسطے تم چینخنا مت۔"

ادیوا اسکا ہاتھ پکڑ کر ان سے تھوڑا دور ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئی۔ آج وہ عالم خان سے بات کرنے والی تھی اس سے پہلے آئی رہ کے علم میں یہ بات آنا ضروری تھا۔ وہ رشتے والی بات جلد از جلد اس تک پہنچانا چاہتی تھی۔ جبکہ آئی رہ نے حیرت سے اسکی الجھی صورت دیکھی۔ امیرہ بھی خود کو سنبھالتی انکے پاس آگئی۔

"تم بولو ادیوا چینخنا تو میری عادت ہے۔ نارمل اور عجیب دونوں بات پہ یہ کام میں بخوبی کرتی ہوں۔"

ادیوا نے اسکا دوسرا ہاتھ بھی پکڑا۔

"اروجان تم مجھے بہت عزیز ہو۔"

www.Novelshub.pk

"ہاں میں جانتی ہوں۔"

ادیوا نے امیرہ کو دیکھا۔ وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی کہ بھ ئی مجھ سے کوئی امید نہ رکھی جائے۔

"اور اسود کیسا لگتا ہے تمہیں۔"

آئی رہ اب چڑگ ئی اس کی تمہید سے۔

"اسود مجھے اسود ہی لگتا ہے ادیوا جان۔"

امیرہ کی ہنسی نکل گ ئی۔ ادیوا نے بے ساختہ اسکے سر پر چت لگائی۔

"بے وقوف۔۔۔۔ ٹھیک ہے میری غلطی ہے میں نے صیحح سوال غلط لڑکی سے پوچھ لیا۔ اچھا تو اب میں سیدھی سی بات کرتی ہوں۔ آئی رہ اسود تم سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ ہم انکل سے اسی سلسلے میں بات کرنے آئے ہیں۔"

وہ ایک ہی سانس میں بولتی اب خاموش ہو کر آئی رہ کو ڈرتے ڈرتے دیکھنے لگی۔ جس نے ایک نظر ان دونوں پر ڈالی پھر دور کھڑے اسود پر پھر دوبارہ ان دونوں کو دیکھا۔ اور پھر اچانک سے دوپٹے کا کونا منہ میں ڈال کر شرماتے ہوئے بولی۔

"اس لڑکے پر تو میری پہلے سے سی ہی نظر تھی۔"

www.Novelshub.pk

وہ دونوں ہونق رہ گ ئی۔ یہ کیا تھا۔ اس کا ریکشن ان کی توقعات کے بر عکس آیا تھا۔ جو کسی صدمے سے کم نہ تھا ان کیل ئے۔ معاً امیرہ غصے میں آتی اسے پیٹنے لگی۔

"ڈرامے نہیں ختم ہوتے لڑکی کے ڈرامے نہیں ختم ہوتے۔ ہم تین دن سے چین کی نیند نہیں سوئے کہ جانے آئی رہ کا کیا ریکشن ہو اور یہاں محترمہ پہلے سے ہی لڑکے پر نظریں جمائے بیٹھی تھی۔ لعنت ہو تم پہ آئی رہ عالم خان لعنت۔"

ادیوا اب بھی مطم ئی ن نہ ہوئی تھی۔ فکر مندی سے کہا۔

"ارو تم سچ میں ایسا چاہتی ہو۔ مجھے صحیح سے بتاو جان۔ ہم بات کرے انکل سے۔"

آئی رہ ایکدم سنجیدہ ہوئی۔

"مجھے نہیں پتا ادیوا میرو۔ لیکن جب سے میں یہاں آئی ہوں۔ بری طرح تم لوگوں کو مس کیا یے۔ آدھی پہر کو اٹھ کر رونا آجاتا ہے۔ ہم نے بہت سارا وقت ایک ساتھ گزارا ہے۔ اسود سے شادی ہوتی ہے تو میں تم دونوں کے پاس تو رہو گی ناں۔ ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا لگا رہے گا۔ میں تم دونوں کے پاس ہوں گی۔ مجھے تم دو کو مس تو نہیں کرنا پڑے گا ناں۔"

www.Novelshub.pk

وہ دونوں اسے استعجاب سے دیکھنے لگی۔ یہ لڑکی پاگل تھی اسے اسود حنیف سے شادی سے کوئی پروبلم نہیں تھی صرف اس لئے کہ وہ ان کے قریب رہتی۔ وہ دونوں جھپٹ کر اس کے گلے لگ گئی۔ ہاں آئرہ عالم خان پاگل تھی۔ بلکل پاگل۔

ادیوا نے نم لہجے میں کہا۔

"ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے۔ پیاری میرو میں تمہارا لئے بھی ایسا لڑکا ڈھونڈونگی جو تمہیں ہم سے دور نہ لے جائے۔"

میرو نم آنکھوں سے دل کا درد چھپاتی مسکرا کر زور زور سے سر ہلانے لگی۔ اب وہ کیا بتاتی کہ کوئی ہے جو اسے پہلے سے ہی اپنے نام کر چکا ہے۔

وہ چاروں انہیں دور سے دیکھ رہے تھے۔ جو ایک دوسرے کے گلے لگی پاگلوں کی طرح ہنس رہی تھی۔

شیر اسید خان مسکرا کر بولا۔

"یہ بچیاں پہلی بار سوات آئی ہے۔ لیکن ان کا ذکر ہمیشہ حویلی میں ہوتا آیا ہے۔ اب تو حویلی کے ملازم تک غائبانہ انہیں جانے لگے ہیں۔ آئرہ عالم خان نے سوات کو ان سے غائبانہ متعارف کروایا ہے۔"

ضشیم نے سر ہلا کر اسکی تائید کی۔

www.Novelshub.pk

"ہاں ان کی دوستی یونیورسٹی سے مشہور ہے۔"

صیان کے منہ سے برجستہ نکلا تھا۔

"پر ان میں سب سے زیادہ خطرناک آئی رہ چڑیل ہے۔"

اسود نے تلملا کر اسے دیکھا۔ پھر آئی رہ کے بھائی کو لیکن وہ مسکر رہا تھا۔

"مجھے اپنی بہن سے محبت ہے یقین جانو وہ میرے دل کا ٹوٹا ہے۔ لیکن۔۔۔۔۔ لیکن میں تمہاری بات سے مکمل اتفاق کرتا ہوں صیان۔"

صیان نے جتاتی نظروں سے اسود کو دیکھا تھا۔ جیسے کہہ رہا ہو دیکھا ہر کوئی اس چڑیل سے تنگ ہے۔ اسود سر جھٹک کر رہ گیا۔

"کیا تمہارے پاس سگریٹ ہو گی اسید۔"

ضشیم نے لاکھ کوشش کی تھی۔ لیکن اب اور گزرانا ممکن تھا۔ اسکی سگریٹ کل رات سے ختم تھی۔ صیان پیتا تھا لیکن اتنی نہیں کہ نہ ہونے پر بے چین رہے۔ پر ضشیم حاقان پانی کے بغیر تو رہ سکتا تھا لیکن اسکے بغیر نہیں۔

"میں نہیں پیتا لیکن تمہیں منگوا دیتا ہوں۔"

وہ حادم کو آواز دیتا سگریٹ کا پیکٹ لانے کا کہنے لگا۔

"آپ نہیں پیتے میں نے تو یہاں تقریباً سب کو پیتے ہوئے دیکھا ہے۔"

www.Novelshub.pk

اسود کے سوال پر شیر خان مسکرایا۔ پھر گدی پر ہاتھ پھیرتا کہنے لگا۔

"اسود صاحب جس عورت سے محبت ہو انکی ہر بات سر آنکھوں پر رکھنی پڑتی ہے۔"

اسکی معنی خیز بات پر وہ تینوں مسکرا کر رہ گ ئے۔

صیان چہک کر بولا۔

"کہی آپ اپنی زوجہ کی بات تو نہیں کر رہے۔"

"یقین مانی ئے انداز ے بڑے کھڑک لگاتے ہیں۔"

ان کے شوخی سے کہنے پر صیان کا قہقہ سوات کے ان باغات میں اپنی پوری آب و تاب سے گونجا تھا۔ وہ دونوں بھی ہنس دی ئے۔

سادا دن گھومنے کے بعد وہ لوگ حویلی واپس آئے تھی۔ خان بیگم نے پچھلی رات کو شوہر کے کان میں بات ڈال دی تھی۔ اب ادیوا نے بیغام بھیجا کہ وہ ان سے بات کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے مردان خانہ خالی کروایا۔ اور ادیوا کو وہی بولا لیا۔ سردار بیگم بھی اسکے ساتھ آئی تھی۔ جہاں اسود ضشیم اور صیان پہلے سے ہی موجود تھے۔ امیرہ نے صاف منع کر دیا تھا آنے سے۔ اسے ویسے بھی ان دے زرا ڈر لگتا تھا۔ اور اب وہ آئی رہ کیساتھ مردان خانے کے دروازے سے کان لگائے اندر کی کہانی جاننے کی کوششوں میں تھی۔

www.Novelshub.pk

سربراہی کرسی پر سردار عالم خان براجمان تھے۔ ان کے ساتھ ہی خان بیگم بیٹھی تھی۔ ادیوا دائیں طرف صوفے پر تھی اس کے ایک طرف ضشیم تھا دوسری طرف اسود اور اسکے ساتھ صیان موجود تھا۔

"ادیوا بچے میں جانتا ہوں آپ کیا مدعا لے کر آئی ہے۔ لیکن بیٹا یہ ناممکن ہے۔"

وہ نرمی سے بولے تھے۔ لیکن چہرے کے تاثرات نہایت سنجیدہ تھے۔ جیسے دیکھ اسود کا دل ڈوبے جا رہا تھا۔

ادیوا نے جھکی نظروں سے کہا۔

"انکل میں جانتی ہوں۔ خاندان میں رشتے موجود ہے۔ لیکن آپ سے پھر بھی گزارش ہے ایک بار سوچ ئے گا ضرور۔ آپ مجھے بیٹی کہتے ہیں انکل اور یہ میرا بھائی ہے۔"

وہ اسود کا بازو پکڑ کر بولی۔

وہ سارے خاموش تھے۔ سردار عالم خان بس ادیوا کو سن رہے تھے۔

"میں صرف ایک بات کہنا چاہوں گی انکل۔ کوئی آپ کو آئی رہ کی خوشیوں کی زمانت نہیں دے گا۔ پر میں خدا کی قسم کھاتی ہوں جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ ارو کو اسود حنیف سے زیادہ کوئی خوش نہیں رکھ سکتا۔"

انہوں نے ادیوا کی بات سنی تھی۔ پھر بغور اسود کو دیکھتے سوال کیا۔

"کیا یہ محبت کا معاملہ ہے۔"

اسود احترام سے نظریں جھکائے ہوئے تھا مضبوط لہجے میں بولا۔

www.Novelshub.pk

”جی سردار صاحب میری طرف سے یہ محبت کا معاملہ ہے۔“

صیان نے آنکھوں ہی آنکھوں اسے داد دی تھی۔

واہ اسود حنیف اتنی بہادری۔

سردار صاحبنے اپنی بیگم کو دیکھا۔وہ آہستہ سے جتاتے لہجے میں بولی۔

”یاد کیجئے سردار صاحب ایک دن آپ بھی اسی طرح میرے ابا کے سامنے سر جھکائے بیٹھے تھے۔“

وہ سٹپٹاتی نظر بیوی پر ڈال کر منہ ہی منہ میں بڑبڑائے تھے۔

”میں اسی وقت سمجھ گیا تھا۔جس وقت آپ بچی کیساتھ یہاں تشریف لائی تھی۔“

انکا اشارہ بیوی کی حمایت کی طرف تھا۔

انہیں شش وپنج میں دیکھ کر ادیوا اٹھ کے ان کے ساتھ بیٹھتی ان کے ہاتھ تھام گ ئی۔

”پلیز انکل انکار مت کیجئے گا۔ارو مجھے بہت عزیز ہے میں ہمیشہ اسے پاس رکھنا چاہتی ہوں۔پلیز مان جائے۔اتنی دور سے آپ کی بیٹی ایک امید لے کر آپ کے پاس آئی ہے آپ حالی ہاتھ جانے دیں گے اسے۔“

وہ منتوں پہ اتر آئی۔

ضشیم نے ستائی ش سے بیوی کا انداز دیکھا تھا۔

ادیوا کی بات نظر انداز کرتے انہوں اسود سے پوچھا۔

www.Novelshub.pk

"کیا کرتے ہو۔"

"بزنس مین ہوں۔ ہم تینوں ایک ہی کمپنی چلاتے ہیں سردار صاحب۔"

پھر انہوں نے ادیوا کو دیکھا۔ جس کی آنکھوں میں امید تھی۔

"مجھے اپنے بھائی یوں سے بات کرنی پڑے گی۔"

ان کی مبہم بات پر ان سب کے چہرے جیسے کھل اٹھے تھے۔ ضشیم نے پہلی دفعہ گفتگو میں حصہ ڈالا تھا۔

"ہم صرف بات کرنے آئے تھے سردار صاحب۔ آپ گھر میں بات کرلے ہم دوبارہ بڑوں کو ساتھ لائی یں گے۔"

انہوں نے سر ہلایا۔ پھر ادیوا کے سر پر ہاتھ رکھ کر ان تینوں سے کہنے لگے۔

"میں بیٹی کو اتنی دور بیاہنے کا قائی ل نہیں ہوں۔ لیکن آپ سپورٹ بڑی مضبوط لے کر آئے تھے۔"

وہ تینوں سمجھ کر مسکرادی ئے۔ اسود کی مسکراہٹ دیکھنے لائی تھی۔ اس نے ممنون نظروں سے ادیوا کی جانب دیکھا تھا۔ وہ بھی آنکھیں چھپک کر مسکرادی۔

پھر دو تین دن سوات گھوم کر وہ لوگ واپس آگ ئے۔ ایک طرح سے سردار عالم خان کی طرف سے ہاں ہی تھا۔ تیسرے دن عباس صاحب یاسین چودھری اور حاقان راو شگن لے کر وہاں پہنچے۔ تو انکی طرف سے

www.Novelshub.pk

باقائدہ ہاں ہوئی۔ فلحال صرف نکاح ہونا طے پایا گیا تھا۔ سب کچھ آناً فاناً ہوا تھا۔ ایک ہفتے بعد نکاح کی تاریخ رکھ دی گ ئی تھی۔ آئی رہ ابھی گھر ہی تھی۔ جبکہ یہاں امیرہ اور ادیوا نے مل کر نکاح کی تیاریاں شروع کر دی تھی۔ آج وہ دونوں اسی سلسلے میں آفس سے ہاف ڈے ل ئے کر شوپنگ پہ نکلی تھی۔

ادیوا نے گاڑی ضشیم کے آفس کی بلڈنگ کے سامنے روکی۔ میرو کی سوالیہ نظروں پہ وہ بولی۔

”رات انہوں نے کہا تھا۔ میرے ل ئے ڈیبڈ کارڈ بنوایا ہے۔ کل آفس آ کر لے لینا۔ چلو اندر چلتے ہیں۔ کارڈ لے کر پھر نکل جائی یں گے۔“

دوسری طرف ضشیم کے کیبن میں اسکے سامنے لینہ درانی ایک ایلیگنٹ بزنس وومن کا لک اختیار ک ئے ایک انداز سے بیٹھی تھی۔ دائی یں سائیڈ پر فائلز کی ریک کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا صیان مسلسل اسے گھور رہا تھا۔ جبکہ اسود لینہ سے تھوڑا دور بیٹھا تھا۔

وہ نزاکت سے بول رہی تھی۔

”آج کے بعد فاروقی گروپ اوف کمپنی کی طرف سے پروجیکٹ میں لیڈ کروں گی۔ اور جیسے انہوں نے پہلے ہی یہ بات کیلر کروادی تھی کہ اس پروجکٹ کی ماڈل میں ہوں گی تو۔۔۔۔۔۔“

اس نے ایک اداسے بال جھٹک کر بات دانستہ بات ادھوری چھوڑی۔ ضشیم نے سر ہلایا۔

www.Novelshub.pk

”ویل مس لینہ بزنس کوئی بچوں کا کھیل نہیں ہے۔ کیا آپ یہ بات جانتی ہے۔ یقیناً نہیں جانتی ہو گی۔ جانتی ہوتی تو تیاری کر کے آتی۔“

”کیا مطلب۔“

اسکی ساری نزاکت اس بات پہ اڑنچھو ہوئی تھی۔ وہ سیدھی ہو کر بیٹھی۔

اسود نے بات کو آگے بڑھایا۔

”مطلب مس لینہ کوئی بھی منہ اٹھا کر آجائے اور کہے کہ میں پروجیکٹ لیڈ کرونگا۔ اور ہم خوشی خوشی ویلکم کریں گے۔ ایسا نہیں ہے۔ آپ کو قانونی کروائی کرنی پڑے گی۔“

صیان طنزیہ ہنسا۔

”لگتا ہے آپ نے کسی سے مشورہ نہیں کیا۔ خود ہی مالکن بن کر آگ ئی۔“

لینہ نے غصہ ضبط کیا۔ پھر مصنوعی سا مسکرائی۔

”ایسا ہے تو پھر آپ سے انکل ہی بات۔۔۔۔۔۔۔۔“

اسی لمحے دروازہ ناک کر کے کھولا گیا۔ اندر بیٹھے لوگوں نے مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا تھا۔ سر پر دوپٹہ اوڑھے مہرون چادر کندھوں پر ڈالے وہ ادیوا تھی۔ اور اسکے پیچھے جینز پر لمبی شرٹ اور گلے میں سٹالر ڈالے امیرہ۔ وہ تینوں چونک گ ئے۔ جبکہ لینہ ہنکارا بھرتی طنز سے بظاہر مسکرا کر بولی تھی۔

www.Novelshub.pk

”آہ ادیوا عباس تم کیا اپنے شوہر کے آفس میں نوک کر کے آتی ہو۔“

ادیوا نے سنجیدہ نظروں سے اسکی موجودگی کا نوٹس لیا تھا۔ ایک نظر اپنے شوہر پر ڈالی۔ اور دل کی تکلیف کو سنبھالتی اسے گنور کرتی ضشیم کی طرف بڑھی۔ جبکہ امیرہ جو اسے دیکھتے ہکا بکا کھڑی تھی۔ اسکی بات پر شعلہ جولہ بنی پھنکار کر بولی۔

”ہاں پر کٹی ڈائی ن وہ اپنے شوہر کے آفس میں نوک کر کے آتی ہے۔ کیونکہ وہ۔۔۔ اپنے شوہر کو بے وقت اور بے فضول لوگوں کی طرح ڈسٹرب نہیں کرتی۔“

اسود نے بمشکل مسکراہٹ دباتے چہرے کا رخ پھیرا۔ جبکہ صیان۔۔۔۔ اسے تو پہلی بار وہ دل کے قریب لگی تھی۔

ضشیم اٹھ کر اسکے قریب آیا اسے حصار میں لے کر ماتھے پر بوسہ دیا۔ وہ اذیت سے آنکھیں بند کر گ ئی۔ کیا وہ لوگوں کو دیکھنے کیل ئے یہ التفات برت رہا تھا۔ جبکہ اکیلے میں اسکا رویہ انتہا کی بے گانی ل ئے ہوتا تھا۔ اگر ایسا تھا تو ہاں وہ سب صدقے واری گ ئے تھے۔ سوائے لینہ درانی کے جس کے سینے پر سانپ لوٹ رہے تھے اس منظر کو دیکھتے مٹھیاں بھینچے وہ اپنے اشتعال کو کسی حد تک روکنے میں کامیاب ہوئی تھی۔

”آپ نے ڈیبٹ کارڈ کا کہا تھا۔“

وہ آہستہ سے بولی۔

ضشیم نے سر ہلا کر ڈرا سے ایک لفافہ نکالا جس میں کارڈ اور چیک بک تھا۔

"تمہارا اکاونٹ بنا دیا ہے۔ آج سے وہی یوز کرنا۔"

لہجے کی ایسی نرمی سے وہ پہلی بار آشنا ہوئی تھی۔ لفافہ لیتی خاموشی سے سر ہلا کر وہ بغیر کسی کو دیکھتی آفس سے نکل گ ئی۔

امیرہ لینہ کو گھورتے اسکے پیچھے چل دی۔ دروازے میں رک کر وہ مڑی اور اسود سے کہا۔

"اسود جیجو فاصلہ زرا زیادہ رکھئے۔ آئی رہ عالم خان وہاں سانس لینا بھی گناہ سمجھتی ہے جہاں سے لینہ درانی کا گزر ہوا۔"

اسود اپنی جگہ سے ایسے اچھلا تھا جیسے لینہ درانی کوئی اچھوت ہو۔ اور پھر واقعتاً وہ اپنی کرسی بھی اس سے دور کر گیا تھا۔ جسے دیکھ کر صیان کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ یہاں تک کہ ضشیم کے ہونٹوں پر بھی تبسم بکھر گیا۔ جبکہ اس انتہا کی بے عزت پر لینہ درانی کڑھ کر رہ گ ئی۔ اور بڑے مزے سے امیرہ اسے بائی کا اشارہ کرتی چلتی بنی۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی وہ شروع ہو چکی تھی۔

"This is ridiculous.

وہ لڑکی کیسے ترلے سے تمہارے شوہر کے آفس میں بیٹھی تھی اور تم بغیر کچھ کہے آ گ ئی۔"

www.Novelshub.pk

ادیوا اڈرائی یو کرتی مسکرائی۔ امیرہ نہیں جانتی تھی۔ اس مسکراہٹ کے پیچھے اذیتوں کا کتنا انبار تھا۔

"وہ بزبس ڈسکس کر رہے تھے میرو۔"

"To the hell with this business

اور یہ آئی کب۔ ادیوا تم جانتی تھی۔"

ایکدم اسکی طرف مڑتی وہ بے یقینی سے بولی۔

"سوات جانے سے پہلے ہم پارٹی میں گ ئے تھے۔ وہ اسکے سسر کی تھی۔"

"ہیں شادی ہو گ ئی۔"

وہ خوش ہوئی۔ مطلب لینہ سے خطرہ نہیں تھا۔ لیکن اگلے ہی لمحے اس کی خوشی غارت ہوئی تھی۔

"ایکچلی مجھ سے کہنے میں غلطی ہو گ ئی ہے ہونے والا سسر۔"

"ادیوا میری جان۔۔۔۔۔۔ تم بہت معصوم ہو۔ اور لینہ درانی وہ ناگن ہے جو اپنے ہی بچے کو کھا جائے۔"

اسکے لہجے میں دنیا جہاں کی فکر تھی ادیوا عباس کیل ئے۔ وہ دل سے مسکرائی تھی۔

"جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔"

"ہاں ٹھیک ہے لیکن آئی ہی کیوں ہے وہ۔"

www.Novelshub.pk

ادیوا گہری سانس بھر کر رہ گ ئی۔شاید وہ جانتی تھی۔ کہ لینہ درانی واپس انکی زندگیوں میں کیوں آئی تھی۔اس کا شعور اسے ریڈ سگنلز دے رہا تھا۔لیکن وہ اسے جھٹک رہی تھی اور بار بار جھٹک رہی تھی۔

”کیا سوچ رہی ہیں اماں۔،

بھابھی انہیں گہری سوچ میں ڈوبے دیکھ بولی۔

”سوچ رہی ہوں۔میرا صبر کب تک قائم رہے گا۔ڈر لگتا ہے بیٹے کہ کبھی ممتا نہ حاوی ہو جائے اور میں اللہ کی ناشکری کر بیٹھوں۔“

وہ یاسیت سے بولی۔بیٹے کی حالت اس ماں کے دل پر گراں گزرتی تھی۔لیکن دعا کے علاوہ کوئی راستہ بھی تو نہیں تھا۔

بھابھی کی آنکھوں نمی چمکی تھی۔جسے بڑی مشکل سے پی کر وہ انکے ہاتھ پکڑ کر بولی۔

”وہ جس بھی حالت میں ہے اماں بس یہ تسلی ہے کہ وہ ہے۔چاہے کومے میں لیکن۔۔۔ہے تو سہی ناں۔کیا یہ تسلی آپ کے دل کو کافی نہیں۔“

اماں نے بھری آنکھوں سے بہو کو دیکھا۔اور غم سے پھٹتے لہجے میں بولی۔

www.Novelshub.pk

"تیری جوانی کا غم ستاتا ہے بیٹی۔ شوہر کا دکھ بھری جوانی میں بڑا کاری ہوتا ہے۔ میرا بیٹا تو دنیا سے آنکھیں اوڑھے پڑا ہے لیکن تیرا کیا۔ تجھے دیکھ کر دل جلتا ہے پتر۔ اور میری پوتی جس نے ابھی باپ کا لمس بھی محسوس نہیں کیا تھا۔ اور وہ خاموشی اوڑھ کر بیٹھ گیا۔"

اماں کو جانے آج کیوں صبر نہیں آرہا تھا۔ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

بھابھی انہیں سینے سے لگائے لاکھ کوشش کے باوجود بھی ثبت نہ کر پائی تھی۔

دیوانہ ہوں پھتر سے وفا مانگ رہا ہوں

دنیا کے خداوں سے خدا مانگ رہا ہوں

اس شخص سے چاہت کا صلہ مانگ رہا ہوں

حیرت ہے کہ میں آج یہ کیا مانگ رہا ہوں

الفاظ بھی سادہ ہے میری بات بھی سادہ

ٹوٹے ہوئے تاروں سے ضیا مانگ رہا ہوں

www.Novelshub.pk

پہنے ہوئے نکلا ہوں جو بکھرے ہوئے پتے

ہر شخص سے میں سنگ صبا مانگ رہا ہوں

گر مانگا نہیں میں نے تو کچھ بھی نہیں مانگا

اب مانگ رہا ہوں تو خدا مانگ رہا ہوں

بے نام اندھیروں کی سیاہی میرے پاس

پھر بھی شب ظلمت کا پتہ مانگ رہا ہوں

جاری ہے

www.Novelshub.pk